







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سلطنتِ ہند کے تفصیلی القارک لکھنؤ میں لکھی گئی اور کتب خانہ کتب خانہ کتب خانہ

اعنیٰ بہ

بساط الغنائم

المعروف باسم تلخیصی

خبر بیان مرہط

پتھریج و اہتمام

لوہی صاحب لکھنؤ گورنمنٹ کالج لکھنؤ ریاض آصف لکھنؤ

مطبع نظام المطابع طبع شد

## تاریخ و تہذیب

تاریخ نزل کے دیباچہ میں ہم نے قلمی کتابوں کے متعلق اپنی جستجو اور تلاش کا حال پورے طور سے قلمبند کیا ہے۔ جو ناظرین پرنسجوبی ظاہر ہے۔ چنانچہ اسی تلاش کا ثمرہ یہ دوسری کتاب ہے۔

بہ ان اولوالعزم روسا، مرہٹہ کے حالات سے مملو ہے کہ جنگ ایک زمانہ میں دکن کے معصروں میں پہلے ہونے کا فخر یہ دعوے تھے۔ چنانچہ مرہٹوں کے کارنامے اب بھی زبان زد عوام ہیں۔ اور انکی جرات و بہادری کے فسانے ضرب المثل ہیں۔ ہندوستان کی کوئی تاریخ ایسی نہ ہوگی کہ جس میں اس بہادر قوم کی شجاعت و جوانمردی تذکرہ نہ ہوگا۔ مگر خال خال اور چیدہ چیدہ ہے۔ تفصیلی واقعات سرا کے ساتھ موجود نہیں ہیں۔

یہ کتاب بہت قدیم اور مستند ہے۔ اس میں اقوام مرہٹہ کا تفصیلی بیان اور انکی شاقین۔ اور جنگ و جدال کے کارنامے اور وقتاً فوقتاً ترقی کے حالات۔ قبضہ قلعوں کی تعداد۔ انتظام سلطنت و آمدنی ریاست۔ تعداد افواج وغیرہ پوری پوری صورت کے ساتھ درج ہیں۔ اور ضمیمہ حیدرآباد دکن کے امرا اور دکن کے روسا کے واقعات بھی شامل ہیں۔ سلطنت قطب شاہیہ۔ نظام شاہیہ۔ عادل شاہیہ وغیرہ کے سطوت و جبروت کے کارنامے بھی اس میں نمایاں ہیں۔

اسکی اپنی عبارت مثل تاریخ نزل کے فارسی ہے۔ مگر نہایت ہی سلیس

اور عام فہم۔ جس کے مسائل سے عام معلومات کو وسعت اور تجربہ کو نرتی ہوگی اور پچھلے واقعات اور قیدیہ کارناموں کا نوٹو نظر آئیگا۔  
 اسکا تاریخی نام مصنف نے بساط العناجر رکھا ہے۔ جس کو ہم خیابان  
 سے موسوم کرتے ہیں۔

ناظرین! اسکے دیکھنے سے مرہٹوں کے عظمت کی وسعت اور انکی ریاست کے  
 جد اسل و مخارج کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

یہ وہی مرہٹے ہیں جنکے زبردست ہاتوں سے ایک زمانہ میں سلاطین علی دل نشا  
 و نظام شاہیہ سخت تنگ آگئے تھے۔ اور جن کا استیصال شہنشاہ عالمگیر صی  
 فریس وزگار و مدبر زمانہ سے نہ ہو سکتا تھا۔ آخر اس قوم نے استدر عروج  
 رفعت حاصل کی تھی کہ آج وہ قوم جسکے عظمت و جبروت کے نقارے تمام ہندوستان  
 گونج رہے تھے صفحہ ہستی سے معدوم ہے۔ فاغبیرو یا اولی الابصا

بنہ حقیر  
 غلام صدیقی خان گوہر حیدر آبادی

دارالشفاء - حیدرآباد دکن  
 ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۳۱ھ

## معنون

ہم اس کتاب کو ہمارے قدیم عنایت فراراجہ  
 راجیشور راویہادرستان وکنڈہ کے نام نامی سے  
 اس اعانت و امداد کے شکر یہ میں معنون کرتے ہیں۔ جو  
 راجہ صاحب معزز نے ہمارے ساتھ قلمی کتب کے  
 تلاش و جستجو میں فرمائی ہے۔

گر تبول افتد زہے غر و شرف

بندۃ احقر

غلام صدیقی خان گوہر حیدر آبادی۔

# تذکره

## اللہ اللہ این نفع پیدا ہو گویا میرساند مرد و تازہ سرو

درین اوقات ہمایون داعیان مسرت مشون کہ از شہور سنہ یک ہزار و دصد و  
 چہارہ ہجریہ مقدسہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدر ثلث حصہ سال متعین گشتہ  
 لچہی نراین شفیق اورنگ آبادی الاصل را کہ روشناس ارباب کمال است و  
 لیل و نہار در تسوید و تہیض اوراق حالات ہر ناحیہ و دیار مصروف۔ در خاطر گذشت  
 کہ انموذجی در احوال مرہٹہ تاکہ شریک غالب روسا و دکن بلکہ کل رئیس اندر پودختہ  
 آید۔ و کارنامہ مصفا بہارت سادہ و شستہ در کیفیات نفس الامری ساختہ گردد  
 تا موجب یادگار دور و نزدیک باشد۔ از انجا کہ این خیال از مدت پیرامون دل  
 میگشت شادمانی را وقت خوش شد و خورمی بر خویش بالید۔ آستین ترود بر سادہ  
 شکستہ و کرہمت بر میان جان بہتم۔ چون این نامہ بذکر غنیم است بہ بساط الغنائم کہ  
 از سنہ تالیف خیر مید ہد سوسوم کہوم با اللہ ولی التوفیق۔

### مہتید سخن در تالیف کتاب بیان اقوام مرہٹہ

بر سپاہیہ طرازان سررشتہ اخبار و روزنامہ پودان و فاقر لیل و نہار اللہ من اللہ



و این سن الامس که شیوہ تواریخ نویسی از شیوہ نامے عمدہ رود نگار است و طریقت  
 وقایع نگاری واقعی یقینیت دشوار۔ چه مورخ امین مومن صادق القول گزیده سخن  
 باشد و بامید نفع و خوف ضرر و تعصب ملت در رعایت طرف از جادہ صداقت کیشی پا  
 فراتر گذاشته تا بویل و حق پوشی نگراید حسن معاملہ به قبیح بدل نہ نماید و رعایت تفصیل  
 یکی بر دیگرے منظور نشا شد و در اوقات اقبال تبصیر بحسن تربیتی نہ کند و بیگام او بار  
 بقصور و تقصیر نسبت نہ دد و از صراط المستقیم راستی تجاوز نہ سازد و از نفس الامری و  
 بیان واقعی نگذرد و تحقیق را تحقیق و ادابی آواہی داند و بنا بر جلب منفعت کار  
 نمبر اجباری و خوشامد نفرماید۔ و بسبب اختلاف دین و آئین زشت و زیبای  
 نشا شد **ابیات**۔ اہل ہنر گر ہنرماری درند و بی ہنران نیز بکارے درند۔  
 نے کہ ہی برود از طرف زد و کوب کنند ہد باد سراپہ سرود و قہقہہ زد و کبک بر قار  
 زاغ و گرچہ ہی کام پریشان بیاغ و زاغ بد و گفت کہ پرواز کن و گر کرد از من  
 ہبری ناز کن و ہبچ کسی نسبت زریا و زشت و ککش نہ حکیم از پے کارے سرشت و زشت  
 نہ پے معلمت آراستند و معلمت است اینکہ جنین خواستند و آرباب نظر  
 میدانند کہ تواریخ نویسان اسلامی در تحریرات خود طرف ممانعت را بچہ تحقیق  
 می بکارند۔ و چہا کلمات ناملاہم و الفاظ رکیک نسبت یا جانب بزبان قلم می آرند۔  
 و از امور دنیا تعصب دینی را دخل میدہند۔ و ہنر را بر طاق بلند گذاشتہ عمیب  
 می نمایند۔ و حدیث شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خدا صفا و پاکد را از خاطر محو  
 میسازند۔ نعمت خان عالی غزلے طولانی در سواعظمی گوید و بر راہ حق بودہ باطل را

ہنر یہ خیال مولف کا غلطی پر مبنی ہے۔ خود مولف ان الفاظ کے کہنے سے آپ خود تعصب دینی کو طرد ہی  
 نہیں کرتے بلکہ شاید مولف کی نظر سے مومنین اسلام کو مستہزئ نہیں گزرتے۔ ورنہ یہ پیشقدمی نکرتا ۱۲ گھر۔

نی جوید۔ ازان جملہ است این ابیات اسیات چون نیست بہرہ بیشتر ازتست  
و نصیب پڑ بر خلق رشک و شکوہ قسمت براسے چہ پڑ امیدوار گرون ار باب  
احتیاج پڑ بروعدہ زیادہ زطافت براسے چہ پڑ ہرگز نگو پرا زکس اگر راست و  
گردوغ پڑ ضیبت چہ نفع دارد و محنت براسے چہ پڑ در روز مگاہ سچرم باید قیاس  
نیست پڑ نادیدہ جنگ لاف شجاعت برائے چہ پڑ تالیف قلب اگر چہ سچرف  
خوشامد است پڑ لیکن فزون زرتبہ و حالت براسے چہ پڑ باور نشد اگر سخت کوشو  
چہ پاک پڑ ہر جا قسم بغیر ضرورت براسے چہ پڑ بہر مصاحبت نہ بود قحط گفتگو۔  
حرفی کزد است بہیم مضرت براسے چہ پڑ درخشم یک سخن کہ درشت است کاشیت  
دشنام و نفرہ وقت خشونت براسے چہ۔ کار نامہ نامے کہ مرہطہ نادر اقدار خود کردہ  
اند فارسی و بیان متقدمین و متاخرین یک قلم ترک دادہ و حمل بر استغراق و مبالغہ  
می نمایند۔ و کسانیکہ بہ تحریر پرداختہ اند حرکات لغوی را باضغاث مرقوم ساخته اند۔  
راقم سلور حالات این گروہ را کہ با قوام مختلفہ مشہر اند و تعداد از ہفتاد متجا و زیگیونید  
از زبانہا نان و واقف حالان ہر قدر بہ تحقیقات رسید بہ تحریر می آرم و از امور عجیب  
و غریب و معلومات دیگر مینی گذرم و مینی گذارم۔ معنی نامند کہ در کیش ہنود اصول چارگونہ  
قرار دادہ اند۔ و آن را چارچو ترن نامند۔ برہمن و چہتری۔ بیس و سوور۔ فرقہ اول  
یعنی برہمن مخصوص است بخش چہر خواندن بید و دیگر علوم در موزش دیگران  
و چاک کردن یعنی برلے دیوتہا نقد و جنس وادن و دیگران را بر این داشتن  
غیر وادن و خیر گرفتن۔ دوہین یعنی چہتری کہ بکہتری بدل شدہ ازان کشش سہ  
گند خواندن و چاک کردن خیر وادن و خدمت گاری برہمن و پاسبانی عالم و گرفتن  
دست برد آن و گناہبانی دین و تا وادان گرفتن از بہ کار داند ازہ آن نگاہ داشتن  
و سزا در خوردن و زراذ وودن و بجانسچ کردن و فیل و اسب و گاؤ و بندگان

خدمتگذار را تیمار داری کردن و سبجا آویزش نمودن و ناخواستن از مردم و اعتنا  
 نمودن نیکو کاران و مانند آن سیدین کہ بیس باشد نیز آن سہ کار برہن کند لیکن  
 پرستاری و کشاوری و بازرگانی و کادیانی سر بازی۔ و از ہنگام زیتن تا زمان سپین  
 وہ کار کہ گفتہ آمد ہر سہ کنند چارمین کہ سودر است جتر نوکری ہر سہ سزاوار بود  
 پوشیدہ و پس خورد آہنا پوشد بخورد و پیکر نگاری و زرگری و آہنگری و در و درگی  
 و سوداے نمک و شمشہ و شیر و ماست و روغن و غلہ خاص او باشد۔ پنجمین را  
 بیرون از دین شمارند چون مسلمان و ترسا و جہود و نصارا و آہنارا اچھے گویند۔  
 از آنجا کہ این تقسیم را مدتی سپری شد از امتزاج باہم شروع بر آوردند و ہر کدام  
 را در رسم پرستش تفاوت بسیار است۔ و ہر یکے را بہ نسبت جا و پیشہ و بزرگی  
 بزرگان شاخہا بر شدہ و شمارہ آن از بیان سیردن۔ الفصہ قوم مرہٹ کہ  
 عمارت از سکنہ سر زمین مرہٹ است و این خطہ در زمان حال بصورتہ نجستہ  
 بنیاد اورنگ آباد نامزد و قلعہ دیوگیر یعنی دولت آباد از مصناف آن است  
 مہتا و قسم از اقوام مرہٹ معلوم گردید و سولے آن ہم ہست احاطہ آن دشوار  
 و ہر یک در رسوم و عادت خویش متفردی باشد و در بعضے چیز ہا متحد۔ اگرچہ  
 در طعام خوردن شریک ہند گیر انداما اجتنابے از قرابت و مصاہرت دارند  
 و در یک رکابی جہنہ ہجنس و قرابتی ہم طعام نمی شوند۔ حالا سحریر خصوصیات دیگر  
 اینہا دانداشتہ بتفصیل اسمہاے اقوام ایشان پرداختہ سخن را ایجاز میازم  
 اول بہولہ۔ دوم سرکے۔ سوم گہور پری۔ چہارم بھجاری۔ پنجم ریکاری  
 ششم پاشن کر۔ ہفتم موسی۔ ہشتم بریکلی۔ نہم پاکر۔ دہم سیندی۔ یازدہم  
 دیر کر۔ دوازدهم بہابے راؤ۔ سیزدہم کدم۔ چہار دہم جہہ رانی۔ پانزدہم  
 سرد کر۔ شانزدہم باہرے۔ ہفتم پارتے۔ ہجدهم بھوڑی۔ نوزدہم باکھر۔

ہشتم کبارگی - بست ویکم کایکوار - بست ددوم جادو - بست وسوم ویرول کر - بست  
 چہارم رن ویوی - بست وپنجم ادوی جاری - بست دہشتم بارکل - بست وہفتم  
 حابے کر - بست دہشتم کرمی نکر - بست وہنم سرولے - سیم سدوس کر - سی ویکم  
 موشنہ - سی و دوم سگی - سی وسوم کان نے - سی و چہارم بانک موزی - سی و  
 پنجم کوجر - سی و ششم کولے کر - سی و ہفتم سور کر - سی و ہشتم کنک - سی و ہنم  
 دلور - چہلم مانے - چہل ویکم انٹوے - چہل و دوم جہاک - چہل وسوم رے  
 حاجی - چہل و چہارم چومان - چہل و پنجم وان موری - چہل و ششم ہزار - چہل و  
 ہفتم کوک ولے - چہل و ہشتم کہان ویل کر - چہل و ہنم رولے کر - پنجاہم سال  
 لہی - پنجاہ ویکم وانگری - پنجاہ و دوم پہا بکر - پنجاہ وسوم موری - پنجاہ و  
 چہارم بیہ راؤ - پنجاہ و پنجم باکمال - پنجاہ و ششم مان کر - پنجاہ و ہفتم سر سچی  
 پنجاہ و ہشتم بہاندول کر - پنجاہ و ہنم ماندولی - ششم دہوے - شصت ویکم  
 کالے - شصت و دوم مادہو - شصت وسوم بنا کر - شصت و چہارم ہروی  
 شصت و پنجم پنبلی - شصت و ششم سوتے - شصت و ہفتم لو کہدا - شصت و  
 ہشتم پان دمار - شصت و ہنم سوہی - ہفتاد و بہاندیہ - آزا سجا کہ تشریح احوال  
 ہر فرین و وجہ تسمیہ ہر کدام بقید اعراب موجب طوالت کلام بود و ہم کما معنی  
 بہ تحقیق نرسید فقط بر تخریر احوال بہوسلہ کہ ریاست دزدان خاندان است -  
 اکثفا میسازم و بشرح و بسط کیفیت نیاکان او بموجب اظہار معتبرین بقدر معلوم  
 می پردازم -

## بیان وجہ تسمیہ بہوسلہ و شروع احوال نسب او

پوشیدہ نمائند کہ در وجہ تسمیہ بہوسلہ اختلاف است یعنی بہوسلہ و اکثریت کہوسلہ

و نبدے ہوسرہ می گویند و وجہ آن بآئین دیگر بیان می نمایند۔ آنانکہ ہوسرہ می مانند  
 چنین تقریری کنند کہ ہوسرہ زبان ہندی یعنی زمین و سلسلہ معنی خار و پیکان آمدہ  
 سلسلہ مخفف سال است و این لفظ در نامہاے راجا اکثر می باشد چنانچہ پیر سی سال  
 و درجن سال و شتر و سال۔ نام راجاے کوٹہ است کہ بقوم ہاڑا مشہور چہ پیر سی  
 و درجن و شتر و ہوسرہ لفظ بزبان سنسکرت معنی دشمن آمدہ یعنی خار دشمن۔ و  
 موجب لقب ہاڑا اینکہ ہاڑا یعنی استخوان است از نیکیان آن راجہ ناموافق  
 حکم مرشد پرستش ہاڑا کردہ صاحب ولد گردید بالجملہ چون معتادے ہوسرہ قزاقی  
 و صحراوردی و اعدا کشتی داشت نامش ہوسرہ گذاشتند یعنی خلش زمین و کشتی  
 کہ ہوسرہ تبسیر می نمایند۔ معنی کہ ہوسرہ بزبان مرہٹی آشیانہ کوچک می دانند۔ برگزیدہ  
 اینہا بنا بر عشق ز نیک ظاہر از غیر قوم بشہرت بنجا باشد جاے مکانی مختصر ساختہ  
 پنہان بتسویت داشت کہ ہوسرہ مشہر شد۔ و گردہی بہ ہوسرہ نسبت می دہند  
 تو جہی عجیب بیان می کنند کہ ہوسرہ در ہندی معنی فسج است از آنجا کہ مشنون  
 عشق زنے شب و روز بود ہم قومش نسبت او بفرج دادہ از راه استہزا  
 با ہم تکلم می کردند تا آنکہ رفتہ رفتہ راہ مہملہ موافق قاعدہ ہندی مثل کواری و  
 کوالن تبدیل بہ لام یافتہ ہوسرہ شد دانشا علم۔ بحقیقت الحال ہر دو و جا اول  
 تاریخ نویسگان نوشتہ اند وجہ ثالث زبانی شخص ثقہ واقف خاندان اینہا  
 شنیدہ بقید علم آورد صاحب تاریخ ماٹرا لامرا جید پیر می نویسند کہ راجہ ساہو  
 ہوسرہ از نسل راجہ ہلے چتور است کہ سہو دیہ اند از نیاکانش راجہ سورین  
 نام بنا بر وجہی از چتور بدکن رفتہ چندے موضع ہوسرہ علمہ پرگنہ کرکتل سرکار پرنیا  
 صوبہ خجستہ بنیاد سکونت گرفت و نسبت بہ آن موضع خود را بہ ہوسرہ ملقب  
 ساخت انتہی کلام چون بوضع پیوست کہ نسبت ہوسرہ بر اجہاے او دیپور کہ

سمو دیہ اندمی رسد۔ وراجہائے اودیہ پر فرق جمیع راجہائے سرزمین اچھوتیا  
 ا۔ از راجہائے دیگر ہر راجہائے کہ نو بر مسند راج می نشیند راجہ اودیہ پور قشعہ  
 برائے اومی فرستد داو آن قشعہ افتخار را بر پیشانی ادب می کشد داو اراقشہ  
 از خون آدمی می کشند۔ و لقب راجہ اودیہ پور رانا است داو نسب خود بنو شیروان  
 عادل می رساند۔ اگرچہ کیفیت اینہا در دفتر سوم اکبر نامہ و دیگر تواریخ بہ تفصیل  
 مرقوم است۔ و قشعہ سلطان علاء الدین و فتح چتور مشہور۔ اما الحال آنچه  
 بتازگی زبان بادفروشان صادق القول معلوم شد۔ نوشتہ می شود۔  
 او و نیشکمہ پسرے بنام پرتاب سنگہ بر راج گذاشت داو دامر سنگہ  
 و از وران سنگہ و از دستکرام سنگہ و از وجکت سنگہ و از پرتاب سنگہ  
 دوم و از وران سنگہ ثانی بر مسند راج یکے بعد دیگرے نشستہ وفات یافت  
 بعد راج سنگہ آڈسینہ پسر خود وجکت سنگہ مذکور ممکن گزید بعد چندے پسر  
 راجہ امید سنگہ اورا در شکار گاہ گشت۔ پسرش براو دیہ پور قابض ماند۔  
 ورتن سنگہ پسر راج سنگہ ثانی بعد فوت پدر در خانہ جد مادری متولد گشتہ  
 در کویلمیر نشو و نما یافتہ بہنگامہ آرائی استدعاے راج است زیادہ ازین تحقیقا  
 شاخہائے شجرہ اینہا و کارنامہ ہائے ہر کدام ہر داخلین از مطلب باز میدارد۔  
 بر همان قدر پسند نمود و چون بالا مذکور شد کہ سمو دیہ نسب خود بنو شیروان  
 عادل می رساند۔ ششمہ از احوال خاندان کسرے بنا بر شادابی کلام نوشتن  
 درین مقام مناسب افتاد۔

## احوال سلطنت خاندان نوشیروان بطریق اجمال

صاحبان تواریخ اسلامی در ذکر ملوک بنی ساسان کہ آنہا را اکاسرہ نیز گویند می آرند

ایشان طبقه چهارم از پادشاهان عجم اند و دولت و شوکت ایشان مانند کیدان  
نوده و اکثر مالک بایشان بلج و خراج داده اند اول ایشان اردو شیر با بکان  
و آخرا ایشان یزد و جردین شهر یار بود بست و شش تن از ایشان در مدت چهار صد  
و بست هفت سال با دوشاهی کردند ظهور دولت ایشان در سنه پنجاه و هشت  
و بست و یک از تاریخ آدم است و انقراض دولت ایشان در سنه سی و یک هجری  
بوده مذکور اینها بشرح و بسط تمام در شاهنامه فردوسی و دیگر تواریخ مندرج است  
این باب احوال نوشیروان بن قبادین فیروز که طعنه به عادل است اجمالاً می  
پردازم - **نوشیروان** چنانکه آر بود عادل با ذل گواه عدالتش همین بس که پسر  
آخر زمان صلی الله علیه و سلم مبعوث در زمانش شده او را عدالت یاد کرد و نیز  
فرمود که نوشیروان بنا بر عدالت و حاکم طائی جهت سخاوت با و صف بود  
در کفر از حرارت آتش دوزخ محفوظ خواهند بود - الحاصل با کمال عدالت و  
نصفت چهل و هشت سال با دوشاهی را اند و جمیع بلاد ترکستان و ماوراء النهر  
و چین و مصر و یار عرب و اکثر بلاد هند و ستان زیر فرمان خود آورد - و سلاطین  
روزگار فاشیه اطاعتش بر دوش کشیدند - در ابتدا ای سلطنت خود خوابی  
دید که خوک با او در یک کاسه شراب می نوشد - از معبران تعبیر خواست به یکس  
زبان به تعبیر نکشاد - موبد موبدان را طلبیده مستفسر تعبیر شد و گفت اگر گویی  
بقتل رسانم - موبد موبدان منادی داد که هر که تعبیر خواب کسری کند یک بذر  
زر سبزه از من گیرد - این خبر به بزرجمهر رسید داد در مرد پیش استا و خود  
درس میخواند گفت تعبیر این خواب نیک و انم - بشرطیکه مرا پیش کسری  
برند - موبد موبدان عرض نموده بزرجمهر را پیش کسری طلبید - بزرجمهر گفت  
در شبستان پادشاه غلامی است که با یک از اهل حرم نزد ما شرت می باز د

کسری همه زنان و کنیزگان را پیش بزرجمهر گذرانند. مردی ظاهر نشد. آخر همه را  
 بگفته بزرجمهر برهنه کردند. فرو - غلامی پدید آمدند میان با بیا لاچوسرو پنجه  
 کمان - گویند که باخته حاکم حاج مختلط نوشیر و ان برود و را بقتل رساند - فردوسی  
 طوسی این قصه را حواله به مادر نوش زادمی کند که خسته قیصر بود و بعضی موزین  
 بر آنند که غلام با دختر امیر حاج مختلط بود - واضح آنست که کنیز که بود بعد ازین  
 بزرجمهر را مقرب خود ساخت و بالاتر از موبد موبدان و وزیران خود نشاند و پایتاد  
 از یکنان مرتفع گرداند در عهد نوشیر و ان شرک زدند که دعوی نبوت کرده  
 عالی را گمراه ساخته بود مع توابع خود که نود و هشت هزار کس بودند بقتل رسید  
 و در زمانش نوش زاد پسر ادا که از بلن و خنجر قیصر بهم رسیده بود از دین مجس  
 برگشته بدین ترسیان گردید و بالشکر خود به هندوستان رفت و در آنجا سپاه گران  
 جمع نمود و خواست که بایران رود - نوشیر و ان رام برزین را بالشکر عظیم بگفت  
 مهر فرستاد و نوش نهاد و بعد از محاربه بقتل رسید و از در هندوستان اولاد بهاند  
 بیگویند که رانا راجه او دیور از نژاد نوش زادا است و در عهد نوشیر و ان خضاب  
 موبهم رسیده و ایضا در عهدش افسانه بلئی هندی را بنیان فارسی ترجمه کردند -  
 و خاقان چین نیز خسته کسری داد و در چهار دختر اسپه با سوار از جواهر آبد  
 ترتیب داده فرستاد و فتوحات عظیم در ملک روم نمود با لاخر در سیستش هزار  
 و یکصد و شصت و هشت هرگز که از دختر خاقان بهم رسیده بود ولی عهد نموده  
 خیمه جا را باقی زد چون در آئین مجوسان لاش میت را امانت در دهنه با  
 میگذازند - می گویند قالب نوشیر و ان به ستور تا حال سالم است و خستکی در آن  
 راه نیافت با بتا شیر عدل با از حکمت حکماے چین است - آدمم بر احوال چو  
 بن شهریار بن خسرو پر دیزین هر مزین نوشیر و ان که آخر ملوک عجم است - او را



با مسلمانان محاربات عظیم واقع شد - رستم بن فرخ زاد که قاعده سردار لشکرا و  
 بود بجنگ سعد و قاص که از طرف حضرت عمر رضی الله عنه مامور شده بود در سنه  
 پانزده هجری مقتول شد - و تفرقه تمام در دولت ساسانیان روداد تا آنکه در سنه  
 سی و یک هجری منقرض گشت و ممالک ایران بدست مسلمانان آمد - مدت سلطنت  
 یزدجرد و سنده سال و اکتشبه نوشته اند که چون سعد و قاص با رستم فرخ زاد نبرد  
 آراست چهار روز متواتر جنگ ماند و روز چهارم شکست فاحش بر رستم روداد و  
 رستم فرسخ زاد بدست بلال بن علقمه کشته گردید - اگر چه فردوسی در شاهنامه  
 گفته که از دست سعد کشته شد اما در تواریخ دیگر مسطور است که قاتل رستم بلال  
 بود و درین حرب سی هزار از اسلام شهید شدند و سی هزار از عجم قتل و اسیر  
 گشتند و چندان سیم و زرو افتادند و اجناس بدست لشکر اسلام افتاد که محاسب  
 اندیشید در شمار آن عاجز است و بعد از آن چارحان که اونیسند از امرایان  
 عجمه ایران بود شکست فاحش یافت و زبیر بن تمیم چارحان را بکشت - و  
 پس ازین شکست عظیم به عجم رسید و درین سنه که شانزده از هجرت بمشهور  
 علیه السلام بود تاریخ هجری مقرر شد و سعد و قاص کوفرا بنا کرد و درین سال  
 سمیون زنده رسول خدا صلی الله علیه و سلم وفات یافت و در سنه سنده هجری  
 بعد کشته شدن رستم فرخ زاد و این مفتوح گشت و غنائم آنقدر بدست  
 با اهل اسلام افتاد که عقول عقلا در تعداد آن متعجب است - گویند عرب طلاس را  
 بالقره مبادات بیع و شکست میکردند - و خمس غنائم به مدینه آمد - حصه هر یک  
 از اهل بدر پنج هزار دینار رسید و حضرت فاروق بن عباس بست و پنج هزار  
 دینار و بیهیکه از ازواج رسول علیه السلام ده هزار دینار داد و ایضا درین سال بود سالی شریک بود  
 و اهریرا تخییر نمود و هر فرانس عمیز بود و گنیزنده یا در آن روز حضرت فاروق بن عباس حضرت را تخییر فرمایا

امام حسین علیہ السلام داد و دختر دیگر او را به محمد بن ابی بکر منسوب  
 ساخت. **ابیات** بیابگویی که پرویز ازین زمانه چه خورد و پیر و پهرس  
 که کسرے ز روز گاهچه برد پادگر این نینا خوشناین بدگیرے بگذاشت و در او  
 گرفت حالک بدگیرے بسپرد. تا اینجا از تواریخ <sup>تاریخ</sup> پیوسته بد میرسد تا بناظران این  
 اوراق محنت تحقیق بظهور پیوند و صاحبان دین زردشتی در ضبط تواریخ و  
 قید سنین و دستگاه تمام دارند. و مدار زندگانی آنها بر دریافت حالات سلف  
 و احکام بنجوم است و کتاب های اینها مانند کتب اهل هند و چهارمی از گذشتهگان  
 دوسه هزار ساله میکنند. آورده اند که چون در دولت یزدجرد تفرقه روداد  
 اولادش انتشار یافتند. از آنجمله سه دختر او آوارگی گزیدند. دختر متوسط  
 سسمیه بشهر باثو در حاله بلخ حضرت امام حسین علیہ السلام آمد و بعد شهادت  
 امام بهمان زمان از خیمه اهل بیت دو شاد و دوشش ملایک بخلد برین رسید  
 و صبیبه صغیره یزدجرد که بفارس بانونا مزد است از دستبر سواران عرب  
 بد رحبته در کوه چک چک که از نیردسی کرده فاصله دارد بمناجات الهی متواتر  
 کردید چنانچه تا حال زیارت گاه پارسیان است و اهل اسلام آنرا انباشخانه  
 عفت مآب میگویند و در آن کوه مذکور نشین های متعدده مختصر ساخته اند  
 و صلحای اهل پارس بهنگام مجمع آنجا که در بهمن ماه قدیمی روز ایشتا دایزد  
 که عبارت از تاریخ سبت و ششم شهر مذکور است. می شود در نشین باقیام  
 نموده بعبادت می گذرانند. می گویند. آبی از کوه می تراود و هر روز بقدر  
 نوش و صرف دو کس مجاور آنجا که از پارسیان مدام در آنجا حاضر میباشند  
 می چکد. و هرگاه مردم زایرین که قریب بوده هزار مرتبه می شوند آب موافق کفان  
 آنها می افزاید و بنهد هشت روز بر آبی سیرابی دار بست که از بیابانهای انگور

و در آمدن کوه طارم مستطیل طسرح داده اند و زیر سایه آن فرودگاه متفرقین  
 است حسب طراوت آن ریزش می کند و هرگاه در آن مجمع کسے محتمل  
 یا حایض شد همان زمان آب از چکیدن می آسیدت مجاوران ندای کنند  
 که هر که حایض یا محتمل باشد از کوه فرود آید - چون فرود آید باز بدستور آب  
 تراوهین گیرد اینست از عجایب آنجا - دختر سیومین نیر و جرد که آنرا همین  
 بانو گویند و بزعم پارسیان سفقود الخیر است و کتب سهندوان بود و آن مرد  
 سهند گواهی میدهد و از اندیش قوم مسودی دانند - از اینجا دریافت شد که دختر  
 و دین نیر و جرد چگونه به محمد بن ابی بکر رسید - شاید نیر و جرد چهار دختر  
 داشته باشد که پارسیان را بر آن علم نیست - یا سهندوان را بر و رود دخترش  
 اطلاع کماهی نبوده - یا اهل اسلام دختر اجنبی را بمخالطه نسبت به نیر و جرد  
 می دهند - بهر حال قوم مسودی از اولاد نوش زاده سپر نوشیران یا از  
 اخلاف صبیبه نیر و جرد بغیره آن است الحال به ترجمه کتب مرهشی که در ملک  
 پونذ قلی شده و نام محرر یافته نمی شود و ایمای از ان در تواریخ ماشرقی  
 نموده ام میگرایم - از تغییر و تبدیل کار نداشته بکم و کاست ترجمه می نمایم

شروع احوال مرهشه از تاریخ مرهشی که نام مولف و سنه

## تالیف از ان پیدانست

را و یلین روایت اسمار عالم و حاکیان حکایت اخبار بنی آدم که چهره شاید  
 بمقال شان از خالی و خط مبالغه و فضول معراست و از گلگونه صداقت و تحقیق  
 جلوه افروز و رونق افزاین آورده اند - که راجارانا بهمیم از اخلاف مسودی

او دیو پر مصفا صوبه اتمیر پور کست و نژدست. انصاف و دانش و کمال اخلاق  
 ستوده و ناموری علم اشتهار می افراشت در شمشان و دلش در و نیر دنبال را  
 تابانی و در استراحت را و خوش آن بود. و نه کبیرش با هم رام شده در شناسا ج بان  
 و خلف سعیدش از نام با کبه سنگه مشهور زمان **فرود** دو بهر و در خود و دو بهر و در  
 بدین هر دو چون با او توأم **بهرگاه** بهیم سنگه آجمانی شد رام سنگه نظر کلانی  
 قشقه راج کتبره بر سنا نشاندند. با کبه سنگه حکم اینکه الاسما تفرل من السماء  
 نظر بطینت شری که اطاعت حیدت آن نیست خلیغ غور مزاج بود بمقتضای این  
 معنی که در درویش در گلپی خنپند و دو باد شاه در استیمی نگنجد متابعت برادر  
 ناگوار دیده روزی تقریب شکار بر آید بدر زد و جانب و کن شتافته متصل  
 دریای زرد رسید و توسل ابی موهن مرزبان آنجا گزید. و چون علو نسب  
 و سمو حسب او حاجت اظهار داشت بکمال احترام و تقریب ممتاز گردید. تا  
 آنکه در حیات راج مختار مالک در راتق و خاتون بهات او گشت و قسی  
 به تنظیم و تنسيق ملک پرداخت. و معندان و متردان را مغلوب و منکوب  
 ساخت. که به با کبه سنگه بهوسه مشهور گردید. چه به معنی زبیر و سله معنی خلش  
 است. بعد وفات ابی موهن تاجوان شدن پسر سنس مشیت امیر ریاست نمود  
 و هرگاه وارث ملک یا قتل ملک رانی بهر ساند مفتضای کبه ذاتی و حق  
 شناسی تسلیم راج با و کرده پهلوتی نمود و از آنجا رخصت کرده در دبول گالون  
 گشته سکونت گزید. و بجهت طے مسافت زندگانی مشغول گشت و کار مزروعات  
 که بعقیده ه بنود بهتر ازین روزی حلال نیست اختیار نموده چه خنریب المثل  
 هند است **س** او تم کبیتی مد هم بان که گشت چاکری بهیم که ندان  
 یعنی افضل ترین معاش زراعت است و مترسختی نژدست و در زمین تیشه نوکری

کہ ہمیشہ گدائی می باشد۔ آورده اند کہ وجہ بر آمدن با کہہ سنگہ از دیار خود توس  
 بابی موہن و بعد ازان توطن در دیول گائون بنا بر عشق دختر سنجار سے بود از اسجا  
 کہ عشق پنچہ در دامن جانش زودہ گریانش کشید۔ دختر را بے عقد داخل حرم  
 ساخت۔ و از خویش و بیگانہ واپرداختہ اسیر دام زلفت گردید۔ سہ ہر کجا  
 سلطان عشق آمد مانند پوت با زوے تقوی را محل پاپاک دامن چون زید بیچارہ  
 ناگریبان ادقاوہ در جبل۔ از بسکہ باغبیہ کفو بلکہ فردترین قوم نزد توصل باخت  
 مطعون ہم فرمان واقارب گردید ناچار چندے اورادر ہنہا سخا نہ داشت۔ بعد  
 از انکہ خستہ نہ کور حاصلہ شد۔ بیرون شہر در مزرعہ از نظر مردم خویش و تبار  
 پنهان نگاہ داشت۔ و کلبہ مختصرے کہ آنرا کہہ سولہ یعنی آشیانہ کوچک تعمیر کردند  
 ترتیب دادند انکہ لقب کہہ سولہ شد۔ چون صاحب ولد گردید و طشت رسوائی از  
 بام افتاد۔ بنا بر کہ خدا ساختن او در سمہ قومان متامل گردیدہ نظر بہ محبت زنکہ و غیرت  
 مزاج و خوف طعن و تشنیع ہمجنسان با مدخلہ و لوزہال جانب دکن رہر آگشتہ۔  
 توس بابی موہن حبت دآن ولد را در قوم مرہٹہ منسوب ساخت زیرا کہ راجپوتان  
 صحیح النسب نہ پذیرفتند۔ ناچار بغیر قوم کتھا نمود۔ و بطویل محبت زن خود را نیز  
 از کیش ابا واجد و فروتر نشانہ عاشقی ہمیت بجان بندہ جانان بودن  
 دل بہست دگر بے دادن و حمیران بودن پوسے زلفش نگہے کردن و ریش  
 دیدن پد گاہ کافر شدن و گاہ مسلمان بودن۔ آہن ماجرا را خانی خان در تاریخ  
 خود بطور قبیح بیان کردہ چنانچہ نقلے ازان در ماثر آصفی آورده ام و اینجا حسب  
 ترجمہ ہندی گذارش رفت بموجب انقطاع از ابی موہن و ورود در دیول گائون  
 چین گویند کہ چون پسر ابی موہن بکھ طوغ رسیدہ شور بہرساند اکثر گاہ بانفا  
 پسر با کہہ سنگہ بیرون کار میرفت۔ دستے جو پے خوش رنگ مصفاہیت تہ عارت

از جنگل آورده بودند پسر ابی موهن با حاضران تماشا سے آن میکرد - در شناخت  
 آن چوب عاجز ماندند - و ندانستند که از کدام درخت است - گمان بزرگان پسر  
 ابی موهن گذشت که این چوب را پسر راجه با کبه سنگه به نیکو وجه خواہ شناخت  
 چون او از شکم دخت سنجار بود - این سخن بد گذشت - در دل داشته بعد دو سه روز  
 به معلوم از آنجا بر آمد راه دیول گانوں گرفتند و بعد فوت با کبه سنگه به کشکار  
 پرداختند - الحاصل پسر اول به بابو جی و دوین رابه بنوجی موسوم ساختند  
 از صلب بابو جی که پیوند بر همه دارد و پسر بچود آمدند یکی شہاجی و دوم  
 شرفاجی - و از بنوجی ہشت پسر باسم کہلوجی و بناجی و غیرہ متولد شدند و آنہارا  
 عالمگیر بادشاہ بنا بر جریمہ درختہ کشید - و بابو جی بہوسلہ و بنوجی بہوسلہ ہر دو  
 برادر بنا بر مناقشہ زمینداری ترک دیول گانوں گفتہ مع آل و عیال در موضع  
 دیوندہ متصل دولت آباد آمدہ بزراعت مشغول شدند - و ہا سنجارنگ توین  
 رنجینند و خود ما برائے گذر معاش در قصبہ سندہ کپڑ پیش لکھوجی جادو راؤ  
 و سیکہہ سرکار دولت آباد کہ از بیگاہ نظام شاہ منصبی و سرکردگی دوازده  
 ہزار سوار داشت رفتند - و بصیفہ بارگیری نوکر شدند - از آنجا کہ فرزند  
 بودند و سواری اسب متعذر بود - بہ گناہنانی دیوڑھی تعین گشتند - چون شہاجی  
 پسر بابو جی طفلے وجیہ زیبارو بود و آثار نیک بختی از جنیش لمعانی داشت - روزے  
 جادو رائے از روزائے جن ہولی صبیئہ خود را کہ حسینہ بود بر زانو نشانیہ و بر  
 زانوے دیگر شہاجی را گرفتہ در حالت مستی شراب از راہ شفقت بزبان  
 آورد کہ چہ باشد فیما بین ہر دو عقد مناکحت بستہ گرد - تا اولاد حسین و تشکیل بوجود  
 آید - ہمین کہ این سخن از زبان جادو را بر آمد - بابو جی حضار مجلس را با اشارہ گواہ گرفت  
 و گفت کہ از امر و زعفران این دو کوکب متحقق گردید - جادو رائے - بجواب ہر دو

چون خاموشی را نصف رضا گفته اند این سخن شهره گرفت و بعد تمام مجلس نشاط  
 جا دورای به مجلس رفت و شهابی را که همیشه با خود میداشت همان روز بهمانجا گذاشته  
 صبیبه را با خود همراه برد. مستورات خانه او برین ماجرا مطلع شده بشورش آمدند که  
 این فرومایگان خانمان آواره را چه در سر افتاده که از ما وصلت می جویند خود برای  
 شکم پروری از وطن سرگردان آوده در بدر خراب و خوار اند و شرافت نسب این ما  
 ظاهر است. آری **مصراع** غوک لب جوے هم دماغی دارو۔ لعل را  
 باخرف چه نسبت و زال را پیش گوهر چه عزت **فردو**۔ اے شیشه مزین لاف  
 نزاکت امروز پو عناف کن آخر که بهمان سنگ نه۔ جا دورای جواب داد که  
 سرسری بر زبان من حرفی گذشت هیچ رسمیات شادی قوم خود نداده ام۔ حالا  
 اینها را بر طرف می کنم از همچنین کلمات مستورات را تسلی ساخت و روز دوم عبادت  
 قدیمه شریک طعام خود نکرده خوردنی بهیش ایشان فرستاد۔ آنها آن خوردنی را  
 واپس داده گفتند که انشاء الله تعالی این همه طعام وقت شادی یکجا خواهیم خورد  
 جا دورای ازین سخن بر آشفته بعد سرانغ از طعام در دیوانخانه برآمده محاسب اطلب  
 داشته حساب سخاوه هر دو برادر نموده بر طرف ساخت۔ و وقت رخصت گفت که  
 شما را با من بیسج قرابت نیست۔ و من سرسری بشما گفته بودم۔ رسمیات قوم خود نداده  
 ام۔ خواه بخواه گلگوبی شدن خوب نیست۔ معلوم شد بد معامله و فضول هستید۔ اولی  
 اینست که شما سه قبائل از این چهار حجت خود بر ولدید۔ و هر جا که دانید بر وید۔ بودن شما دین  
 آبلوی نامن سب۔ آنها اجمال و انقال بار کرده بهما وقت مکان قدیم خود یعنی دیول  
 گانون رفته تمام گرفتند۔ و بدستور ماضی دو سه سال بکثرت و کار پرداختند۔ هر روز  
 پرستش سدا تپه یعنی جهاد یو که حق است بزرگ ترین سب ما و دین مهنود۔ مظهر  
 نامه میداند صبر حق بیت و خلوص اعتقاد میکردند و تا که از عبادت او فزاعنی حاصل

انکیر دنیا بظن اهل بیان مئی گذشتند۔ و بروز اکبادسی وغیرہ ایام اصیام روزہ می داشتند  
 تا آنکہ از تاثیر اعتقاد ایشان غنچه داد و شگفتن گرفت **۵** می ستاندا اعتقاد آخر زاد  
 دل ز سنگ پو بر همین مقصود خود را می کند حال ز سنگ۔ شبے از شبہائے چهاردهم  
 ماه که آن ماه بزبان مهند ماگو گویند بطریق معهود آن هر دو مزاج در مزرعه خود طاری  
 که جهت نگاهبانی زراعت تعبیری سازند نشسته بودند۔ بنوجی را فی الجمله غنچه می بابوچی  
 را چشم بیداری بود که یک یک پنجه دستی بازپور و دست برنجن مرصع بحال روشن می سوز  
 از سوراخ زمین بلند گردیدہ بپسر بابوچی سائبان گردید۔ بابوچی این را از خیالات  
 تصور کرده بنوجی را بیه ارساخت چون بابوچی سر بخواب گذاشت سری دیوی جیو  
 که بزبان سندی قدرت کامله از وی را گویند شکل بصورت زنی سفید پوش  
 مجلسی بزبور بایه سبقت در آهنا نمودار شده مذا در داد که من معبود تو ام و از پرستش  
 تو نیابت مخلوط و مسرور گشته ام۔ و هر بان بر شمعها شده می فرمایم که همین جا زیر  
 زمین گنجینه عظیمی مدفون است و بر آن مارے موکل تو سجده نموده۔ این زمین را چتر  
 لن۔ و آن گنجینه بردارد و ما ترا راج سبت و مهفت پشت بخشیدم از کس اندیشه  
 و وسواس کن هر اراده که در دل تو جا خواهد گرفت با انجام خواهد رسید۔ بابوچی  
 و بنوجی بعد بیدارے شکر یہ این عطیہ عظمی سجا آورده زمین را کند یدہ مهفت کراه  
 آهنی پر از زبر آورده۔ و در پرده شب همه را بر عرایب با بار کرده سجانہ بردند و در  
 عقب خانه میان منگکے که بر اے داشتن عکمی با شد و فن کردند و آهسته آهسته  
 همه کار بکے زراعت را یک طرف داشته دلجسی نمودند و بعد چندے در عقب  
 چهار کوٹہ آمده از سیونانایک نامی مهاجن که دولت بسیار داشت و از ۱۰۰۰۰۰  
 تقارف بود۔ همه احوال خود را بے کم و کاست بیان کرده اسناد خواستند۔ او  
 انگشت قبول بر دیده نهاد مکریم نمود و گفت که هر گاه حق تعالی راج کرامت کند۔



ز ما چه مراعات خواهند کرد - گفتند فوطه داری یعنی خرنیزه داری کماست مسخره از آن  
 تو خواهد بود مادامی که ریاست در خاندان ما باشد - این خدمت غلظی متعلق کیسان  
 تو خواهد ماند و بر این اقرار نوشته با عهد و پیمان مضبوط قلمی نموده دادند - مهابجن مذکور است  
 ضروری از سواری و پاچه برائے آنها مهیا کرده بخزیدی هزار اسب اسب تیز و قوی  
 بسیل پرداخته و بارگیران بر آن ملازم داشته و از اسلحه و سامان درست کرده جمعیت  
 بهم رساند - آنها از بنا لکر - مکن بیل تن کر که با دوازده هزار سوار قزاقی و شیوه تمد  
 داشت و کیله فرستاده در خواست موصلت کردند - و بعد قول و قسم مضبوط  
 بلاقات کرده مافی اضمحیر بنیان نموده دو هزار سوار از دادخواستند اقبول نموده  
 همراه داد با بوجی کتیف بار نموده و بوجی را بر جایگاه خود گذاشته مع جمعیت خود  
 و تعییناتی که مجموع سه هزار باشد - جریده اسب فچی گهاٹ سماویت عبور کرده دریا  
 گنگ را از راه نیوساگذرانده متصل ایلوره فرود آمده شبی چند خوک را فوج کرده  
 در مسجد و هنه منوره که نزدیک دولت آباد پایے تخت نظام شاه است انداخت  
 و عرض داشته با اسم پادشاه باین مضمون نوشته در گلوے خوک مرده سبته گذاشت که  
 لکھوجی مخاطب جادو رالے و سیکه در ایام هولی رو برو مجمع عظیم دختر خود را با پسرین  
 منوب ساخته از مشورت نسوان برگزیده است و ما را از نوکری بر طرف نموده  
 اخراج دیار کرد و بنا بران استمداد بنا لکر خواسته در پنجاهت استغاثه آمده ایم - و  
 باین جرات مبادرت نمودیم امید واریم که برحق خود فایز شویم - عرضی به مضمون  
 مرقوم الصدر گذاشته مراجعت بقصبه بیل تن کر نمود - چون علی الصباح آن  
 مجاوران و خادمان در گاه برین ماجرا و قوف یافته خوک کشته را مع عرضی بنظر  
 نظام شاه گذرانیدند - نظام شاه مطلع شده جادو رالے را طلب داشته تهدید کرد  
 که این حرکت بنا بر امر بیل تن نیست - باید که دختر خود را موافق اقرار با پسر لکھوجی

کہ خدا بایده ساخت۔ و بدلا سار او پر داختم پنج قندہ و فساد بایده کند۔ جادو رائے عرض  
 کر کہ اگر جان بخشی فرمائید التماس سے دارم۔ نظام شاہ فرمود کہ آمان بخشیدم آنچه باشد  
 گذارش نماید۔ معروض داشت کہ ہار شاہ والا جیبانی نام دختر خود را با پسر بابو جی گھنڈا  
 میکنم۔ لیکن امید دارم کہ از راہ بندہ نوازی بابو جی و بیو جی حضور طلب شد منصب  
 و سوار سرفراز شوند۔ التماسش بدرجہ اجابت مقرون شد۔ جادو رائے را مورد  
 آفرین و تحسین نموده مردم راست کردار با قول نامہ مضبوط فرستادہ بابو جی و بیو جی  
 را معہ شاہجی پسر بابو جی بہ دولت آباد طلب داشتہ جادو رائے استقبال پر فرستاد  
 سلطان مست تمام شاہ رساند۔ شاہ از دیدار شاہجی کہ بسیار حسین بود محظوظ و  
 منبسط گشتہ از خلعت و شمشیر و فیل سرفراز نموده منصب و جاگیر لایق نواخت و  
 حکم کرد کہ جادو رائے قبایل خود را طلبیدہ در دولت آباد حضور خداوندی شادی  
 کہ خدائی ہر دو نہال نوحیر نماید مثلاً لایہ حسب الامر قبایل را در آنجا آوردہ جشن  
 شادی را با انصام رسانید و جہاز بقدر استداد دادہ رخصت کرد کہ کوہا جی تاپیک  
 بانس بل نامی کارکن را برائے خبر گیری دختر ہمراہ داد کہ ہمہ وجوہ خبر گیران باشد  
 بابو جی رفتہ رفتہ ہمہ قبایل خود را بدولت آباد آوردہ سکونت گرفت چون زمانہ  
 اقبال دستگیری کرد۔ او میگویند کہ از آغاز اقبال مدارالمہام خانہ او بود۔ مختار  
 محمات غظیم گشت۔ خزائن غیب را از بطن زمین بر آوردہ خیر و احسانات  
 آغاز نمود۔ ویر کوہی کہ مکان شہنہو جہاد پو است تالابے ساخت و جا بجا بتخانہ  
 بنیاد بناوہ باغ و تالاب و چاہ تعمیر کردہ نیکنامی اندوخت تا آنکہ بابو جی و بیو جی  
 ہیمنانہ ہستی پر شد۔ وزمانہ بکام شاہجی گردید و او را از بطن جیبانی پسر سے تولد  
 گشت نامش سنبہا جی گذاشتند و در همان زمان نظام شاہ شفقار گردید۔  
 و از دو و پسر خود سال وارث تاج و تکیں ماندند۔ ملکہ زمان یعنی والدہ المفضل

تربیت فرزندان و انتظام ریاست بر ذمه افتاد۔ برائے کارروائی تلاش آدم  
 ہنسیدہ فرمود۔ سا باجی انتنت نامی زنار دار کہ از قدیم کارکن دیوڑھی بود تعریف  
 لیاقت شاہجی کردہ بر دیوڑھی حاضر ساخت و نظر بفرغ پیشانی و تاسید بخت بگیم  
 شاہجی را بخلعت دیوان نواخت۔ شاہجی شاہزادگان را بر زانو نشاندہ امور  
 سلطنت سر انجام میداد بہمہ ارکان دولت مجرا بجای آوردند۔ و شاہجی از طرف  
 شاہزادگان دست بسر می شد۔ جادو رائے خسر شاہجی را خارجہ در دل خلید  
 و دست نگر داما دشمن غیرت نہ پسندید۔ چون انجا ہمہ ما از حسن سلوک شاہجی  
 راضی و متفق بودند و بگیم را میلان طبعی بآن جانب بود۔ نیش زنی جادو را  
 در حق شاہجی فایده نہ کرد۔ بنا بران وکیلے کجنور پادشاہ دہلی مخفی فرستادہ  
 استمداد خواست۔ و از پیشگاہ خلافت میرجلہ با شخصت ہزار سوار تعین شد  
 جادو رائے بعضے سرداران را با خود یکدل ساختہ تاکنار در یائے نزدیک استقبالی  
 فوج بادشاہی نمود۔ و ملازمت میرجلہ حاصل کرد چون پردہ این راز بر افتاد  
 و بر شاہجی متحقق گردید کہ این نایرہ بلا از خانہ ملیند شد۔ شاہجی ہر دو شاہزادہ را  
 مع مادرش قلعہ ماہولی بردہ متحصن گشت و با استحکام قلعہ جات و کیر مشل  
 کلیانی و بہیری وغیرہ پرداخت۔ جادو رائے جمعیت بادشاہی را رفیق کردہ  
 قلعہ ماہولی محاصرہ نمود۔ و چون مدت شش ماہ منقضی شد۔ ذخیرہ قلعہ  
 کمی پذیرفت۔ شاہجی با بادشاہ بیجا پور پنہانی ساختہ بر احوال خود اطلاع داد  
 کہ این بلا از سبب خسر من بر دولت نظام شاہیہ برخاستہ است۔ و جادو را  
 مصدر این ہمہ فنا گذشتہ۔ اگر ما را پناہ دہند و از منصب و جاگیر نوازند ما بچیت  
 خود حاضر ندگی می شویم و این بلا ازین خاندان دور می شود۔ بادشاہ بیجا پور  
 معرفت مرا جلد یو کہ دیوان او بود قول نامہ فرستادہ سلطان گردانید۔ شاہجی

با جمعیت پنجاه سوار مع قبایل و سبناجی پسر خود وقت شب از قلعه ماهولی برآید  
 و بر موچال جادو رائے زد و خورد کرده راه بیجا پور گرفت۔ در آن وقت زوجه اش  
 حمل مہفت ماہ داشت تاب سواری اسپ نیاورده سہ چہار کر وہ مسافت طے  
 کردہ بی طاقت شد۔ شاہجی از اطلاع این احوال صد سوار تعیین نمودہ ہما جا گذشت  
 و گفت جادو رائے پرتو از عقب می آید توقف من در اینجا صلاح ندارد ترا کہ  
 دخترش مہستی باک نیست۔ این بگفت و روان شد۔ جادو رائے میرجلد را از فرار  
 شاہجی آگاہ نمود۔ مہتاب ماروشن ساختہ بتعاقب شافت کہ جیانی دختر  
 خود را در راه یافت۔ پانصد سوار گماشت کہ اورا محفوظ در قلعه سویری متعلقہ  
 نظام شاہی کہ در قبضہ شاہجی بود رسانند۔ زوجه شاہجی در آن قلعه رفتہ  
 مقیم گردید۔ و چون در آن قلعه بیوانی با اسم سیوانی جلوه افروز پرستش بود عہدات  
 دوام آن التزام گرفت۔ و نیت کرد کہ ہر گاہ پسر تولد شود۔ بنام ہمین بیوانی  
 موسوم سازد۔

### ولادت سیوانی بہوسلہ

چون میعاد تولد منقضی گردید بتاریخ پنجمی سودی بسا کہ ماہ سہندی روز دوشنبہ  
 یکہزار و پانصد و چہیل و نہ سا کہی سال باہن مولودی اقبال مند متولد شد۔ و چون  
 قرار سیوانی نام گذار شدند۔ آدم بر احوال شاہجی۔ جادو رائے تا احمد نگر پوریز  
 تعاقب شدہ تا کام برگشت۔ و شاہجی بہ بیجا پور رسیدہ ملازمت سلطان سکند  
 والی بیجا پور دریافت۔ مرار جگہ یو مدار کار آنجا با کرام پیش آمدہ از پیشگاہ  
 خلافت بخلعت واسپ و شمشیر و فیل سرفراز کنانیدہ کرنالک بیجا گیرش  
 تنخواہ نمود۔ و برائے نگاہداشت دو ازودہ ہزار سوار حکم کرد۔ چون مواد فساد از

رفتن شاهجی فرونشست - افواج بادشاهی از محاصره قلعه ماهولی برخاسته  
 مراجعت شاهجهان آباد نمود - ساجی اننت بیگم و شاهزاده مارا از قلعه ماهولی  
 بر آورده در دولت آباد رساند - و برای سرانجام کار سلطنت ملک عزیز نام  
 که تازه وارد در وکالی فرود آمده بود - آثار نیکبختی ملاحظه کرده تجویز نمود و در  
 بر پاگی نشانیه بخانه خود آورده قسم دهمد مضبوط گرفته سلازمت شهزاده مانده  
 رسانیده خلعت مدارالمهامی دمانید ملک عزیز انتظام ملک و سپاه قرار دقتی  
 داد تا آنکه میر حمله باز بهم دکن مامور شد با او نیز ما آراست و زخم ما برداشت و  
 افواج بادشاهی را تا نزد بانهز میت داده مراجعت بدارالمقر خود یعنی دولت آباد  
 نمود و هم بیجا پور پیش نهاد سمیت کرده تا موضع بها سور که مکان شهنوهادیست  
 بحجیت شصت هزار سوار تاخت آور و از آن طرف مرار جکد پو و شاهجی و شتره خان  
 و غیر هم سرداران بحجیت هشتاد هزار سوار برای مقابله بر آمدند ملک عزیز از اسجا  
 روگردان شده تا موضع بوره گانون و تلی گانون عنان باز کشید و چون دریای بهیرا  
 طغیانی داشت بر کنار آن ایستاده التجا بحجاب پروردگار آورده درخواست پایاب  
 نمود - یعنی قادی در مطلق دریای مذکور از طغیانی فرونشست و لشکر ملک غیر تمام  
 با آب نبود کرد - چون بگی جمعیتش آن طرف آب گردید دریا بدستور سابق موج زن  
 طغیانی شد - در آن افواج بیجا پور که متعاقب ملک غیر باشند کوب می آمدند -  
 بر کنار دریا رسیده این حالت مشاهده کرد که ملک غیر همین ساعت عبور نمود و الحال  
 دریا بر سر طغیانی است متعجب شده آدم پیش ملک غیر فرستاده پیغام کردند که  
 فضل آبی شامل حال شما است و خرق عادت شما دریا تم با هم مصاحبت دانند -  
 ملک عزیز آن طرف کنار دریا ایستاده از دور دست بسر مبره مانده و سخنان چاپلوسها  
 گفته بد دولت آباد آمد - سرداران بیجا پور مقبل سوائی تلی گانون نزدیک احمد نگر آمده

خیمه زدند و مرارجکدیو و شاهجی مراجعت کرده به بیجا پور خریدند - ملک عمر این خیمه  
 دریافتند از دولت آباد مشکیگیر زده بر سر آن لشکر آمد و پال تالابے نکست که از سیل  
 آن تمام لشکر غرقی و رطه هلاک گردید - و در آن تفرقه دوازده سرداران لشکر بدست  
 سپاه ملک عمر اسیر شدند - ملک جنر بهر یک خلعت و اسب داده رخصت کرد -  
 در وقتی که این واردات بر لشکر بیجا پوری گذشت - شاهجی در کرناٹک بود - از  
 اطلاع این خبر مرارجکدیو شاهجی را طلبیده با خود گرفته با فوج کثیر بر ناگر گانوں تعلقت  
 سادس در ضلع پونہ خورد که در آنجا دریای بهیا و اندرانی سنگم کرده اند رسیده  
 مقام نمود - چون روز دوشنبه اناوس بهادون ماه مہندی سنہ یکہزار و پانصد و شصت  
 پنج از سالباہن کسوف آفتاب بود و آن روز را برسم مہنود متبرک می دانند - و خیرات  
 در آن وقت از حسنات عظیمہ می شناسند مشغول بخیرات و مبرات شد - و بہت  
 و چہار مرتبہ خود را در میزان کشیدہ هموزن خود را اشیا بر بہمان ساخت مرارجکدیو  
 راقیل بچہ خوش حرکات کہ اور بسیار دوست داشتہ فرمود این را ہم موزون نمایند  
 ہمہ با حیران ماندند شاہجی ظاہر کرد خود متوجہ پیش و پوجا باشند من تدبیرے نمودہ  
 این بچہ را موزون میکنم - حکم کرد کہ کشتی را در آب عمیق بہیا کشند - و بالائے آن فیل  
 بچہ را سوار سازند - کشتی بقدر بار آن در آب فرورفت - خطے بر کشتی کشیدہ فیل  
 بچہ را ازان کشتی بر آورده موافق آن سنگر زیہ ہا در آن کشتی پر کردند تا کشتی بقدر  
 خط نشان در آب فرورفت - پس آن سنگر زیہ ہا را بطلا و نقرہ و مس وزن کردہ  
 ہزار ہا داران و محتاجان خیرات کردند - ازان روز آن موضع کہ بناگر گانوں مشہور بود  
 بہ تولا پور نامزد شد - و آن موضع ہم بہ بہمان انعام گردید - و موضعی دیگر کہ بہر  
 قریب آن واقع ہم بہ بخشش آمد - چون از خیرات فراغت یافتند بانظام مملکت  
 متوجہ شدند - ادا بجاکہ در سنہ یکہزار و دو صد و شانزدہ سالباہن سال کرنام

سمت سه جامعه حبشیان قلعه چاکن را بمجار خود ساخته فارنگری و قزاقی شیوه  
 داشتند. نظام شاه به تنبیه حبشیان پرداخته متصرف شده بود از نبودن مدار  
 کار درست و تفرقه شاهجی باز معنده مجتمع شده سر نشورش برداشتند و باتفاق  
 قانون گوینچه دلپانڈیہ پونہ کہ از نواح بہیما و قفیت داشت گرد - فساد انگیزتہ  
 از احمد نگر تاسرحد و اسے و سر و امی بے چراغ ساختند - مرارجکد یو براسے تادیب  
 آہنار اسے راؤ دیوان را مامور کرد و او در ان صانع رفتہ مستمران را بنزار سانید  
 و مورومان دیوار کہ سر مشہ فتنہ بود دستگیر کردہ میخ آہنی در ناخنہاے او کردہ  
 محبوس ساخت - و قلعه پونہ را کہ بجائے آن معند بود مسامر نمودہ قلبہ خزانہ متصل  
 آن قلعه بہ مشور مرتب ساخته بدولت منگل نامزد کرد انید چون آن ملک ویرانی  
 و خشکی کمال داشت و از حسن تر و شاہجی شہرتے در آفاق بود - مرارجکد یو آن  
 ہمہ ملک را از سرحد پونہ و قلعه چاکن تاسرحد و امی و سر و امی و سوبی و انداپور و  
 جاوکیز بجاگیر شاہجی متعلق ساخت و شاہجی آن ہمہ ملک بہ داداجی کوند دیو گلگانی  
 یعنی منجم و قانون گوئی پر گنہ بختی و نوردی و ہولے کالو کہ مردے تر و د کار دیانت  
 مالگذار بود سپرد نمود و یک ہزار سوار با گاہ یعنی طویہ خاص مجملہ آن پانصد راس  
 تر سوار و پانصد راس مادہ سوار تعین ساخت و بارگیران معتمد مقرر کرد و سیدی  
 ہلال حبشی را سر فشتہ آہنا نمودہ خود جانب بیجا پور عطف عنان داشت و بہنگام  
 رخصت با داداجی ہنہتہ اشارہ کرد کہ زوجہ ما با طفل نوبہال کہ سیواجی نام دارد  
 در قلعه شیو دیری است پیش خود طلبیدہ بجز گیری و تیمار و تعلیم پردازد و چنانچہ  
 داداجی بر طبق گفتہ شاہجی سیواجی را در پونہ خورد کہ از سر نو آباد کرد آورده متصل مکان  
 خود مکانی علیحدہ ترتیب دادہ باغ از و اکرام نگاہ داشت - چون مرارجکد یو از نظم و  
 مدتی این صانع دلچسپی حاصل کردہ جانب بیجا پور را ہی شد - از اٹلسے راہ مور و مان پونہ

قابو یافته از قید کسخت و در موضع گلگه توابع چاکن آمده بخانه زنا را که بنا شده بهیست زنا را  
 داری مخفی شد مرا رخصت بود رسیدن در بجای پور شاهجی بار بست استیصال مفیده آن  
 طرف روانه کرد و با قلعه کنگ گیری چسبیده محاربات نمود چنانچه در یکی از معارک  
 سبهاجی پسر شاهجی بر خیم تیر تفنگ کشته گردید و شاهجی ازین سبب پشیمرده دلگشته  
 این را آثار ادبار از شامت جا دور است تصور نموده زنگه خود را که دختر جا دور است میشد  
 خانبا نه طلاق داد و از پسرش که سیواجی نام دارد نیز نصرت گردید و علی الرغم آن دختره  
 از قوم مره مونه که خیسلی حسین بود با اسم لومکا بانی تلاش کرده در کلاخ خود آورد و از شکم او  
 پسکر متولد شد نامش ایگاجی گذاشتند و با ادا الفت مفرط بهم رسانده یک قلم از سیواجی  
 و مادرش کنار گرفته و اداجی پنهان به تربیت سیواجی سرگرمی داشت و او ستادان کامل  
 گماشت تا آنکه سیواجی در اندک فرصت از فنون سپاهگری و سواری اسب و جید عمر شده  
 و اداجی پنهان مورد و مان دیورا که بخانه زنا را داری مخفی بود سراغ یافته بهیست و پیمان طلبیده  
 پسرگنات چاکن و غیره را تقویض نمود و او ضمن تدبیر در اندک ایام رعایا را طمانیت داد  
 دیجات را آبا و ان ساخت و آب رفته باز بجو آورد و از آنجا که خرابه ساها بود و جانوران  
 سباع مثل شیر و گرگ بسایید شدند و از اذیت آنها آبادی متعذر شد مور و مان دیو  
 قوم مادران را که در کوستان مسکن دارند طلب داشته اجازت کشتن سباع داد و  
 متوابع الغامات نمود و در کبتر ایام تمام ملک بخار کرد و دید و سباع را نامی نماند مادران را دلجو  
 کرده قول آبادی داد باین شرط که سال اول فی بیکه یکوپیه و سال دوم سه روپیه و سال  
 شش روپیه و سال چهارم نه روپیه و سال پنجم ده روپیه و سال ششم بیست روپیه و سال هفتم  
 بیست و یک روپیه و سال هشتم موافق تشخیص محال ملک غیر رسانیده باشند و قسمه عدالت  
 و نصیقت را کار فرمود که تمام دزدان و تهمزدان دران ضلع ناندسه میکند کار خرد و خرد و خرد  
 دزد و چون شعله شود امن کند عالم را و در تقصیر کبر پور بازاری با اسم سیواجی قرار داد و باغی



ترتیب داده در خیمه فواکه از بلخ بادشاهی طلبیده نشاندوان باغ را با اسم شاهی نام  
 ساخت و عقید کرد و هر که ازین باغ برگے بے اجازت بهار چه شکند و منش خواست شکست  
 اتفاقاً روزے خالے ذہن از دست داد و اجمی پنتہ یک دانہ انبه از شاخ شکسته شد همان  
 نام ہوشیار شدہ مستعد بہ بریدن دست خود کرد و دید آخر مردان بلخ آمدند پیاس سخن  
 خود طوقے از دست ساخته در کلوے خود انداخت و بعد از نامہ بحضور شاہی نوشت و عفو  
 تقصیر خواست شاہی ازین معنی بسیار مخطوطا شدہ خلعتے عنایت فرستادہ و لہو بہا نمود  
 و برور ما بہ او ہفت صد ہون اعانہ کردندتے شاہی در اضلاع بیجا پور بانتظام می پرداخت  
 و مرار حکم یوراتق و نایق بہات حضور بادشاہ بود تا آنکہ پس از زلمتے پیمانہ غیرے و آن  
 بیجا پور گشت زوجہ سلطان مرحوم بوسواس تسلط مرار حکم یور روزے اورا بر دیو دہے  
 طلبیدہ تید کرد چون او تک مجلس دگرگون دید از آب حوض کہ در صحن دیوان خانہ  
 بود غسل کردہ و زنا خود شکستہ موسے سر کلاہ کہ تہا رہند دیان است از دست خود کندہ  
 سنیاس یعنی ترک ماسوا اختیار نمود این حالتے است کہ برہمنان صاحب ہوش و ہندوان  
 آخرت اندیش قریب برگ ترک چین حرکت مینومند و پائے خود در آب یا در آتش  
 و یا در خاک آمدہ ہلاک گزیند چون اجلش رسیدہ بود و از اشارہ بگیم یا ماسید از کشتن  
 او شہ ازہ ریاست بیجا پور بر ہم خود شاہی درین اوقات تا دوازده ہزار سوار انتظام فرما  
 ملک کرنا تک بود چون راجہ پنجا در راجہ بدبل نظر بقرب جوار مناتہ میکند و راجہ پنجا در اموال  
 تیر بار تہاے بسیار جمع داشت راجہ بدبل استمداد از شاہی خواست شاہی معاونت  
 پرداختہ بعد تردد بسیار قلعہ را کہ شش کردہ دور داشت مفتوح نمود و خزاین و غنایم  
 خزان بدست آورد راجہ پنجا و متعلق شد و بر اموال و اسباب او شاہی تصرف کرد دید  
 راجہ بدبل شاہی را بر جاہہ راستی ندیدہ نسر و آراست راجہ بدبل کشتہ گردید و دولت ہر  
 راجہ مع ملک پنجاہ و بدبل تصرف شاہی درآمد و موجب فرید شوکت و شہمت او گشت

شاہجی بران ملک ایکاجی پسر خود را تصرف ساخته خود کوچیدہ در مہاراج گڈھی مشہر  
 بالا پور کلہا را آمدہ استقامت گرفت ایکاجی را از بلن دیسانی مقلوہ صافش پسر بوجہ و  
 آمدند و از ان باسم ساہوجی و شہ فاجی لا ولد از جہان فانی رفتند پسر سیوین  
 باسم توکوچی صاحب اولاد کردیدہ بدان مالک متصرف ماند و در ہمین اوقات ملک  
 غیر دارالمہام دولت آباد و دیعت حیات پسر و صاحبقران شہ نے شاہجہان نوپے  
 جہاں رسہ کردگے شاہزادہ جوان بخت اورنگ زیب بہادر با تالیقی یہ جہاں فرستادہ  
 آہنا دولت آباد را بجزوہ تغیر آوردند و بادشاہزادہ مذکور باز از ملک غیر را کہ بر منہ  
 کئی سیرگاہ خود کردہ بود حصہ کسیدہ باورنگ آباد نامزد فرمود۔ و آن صوبہ  
 انتظام واقعی دادہ جانب بیجا پور متوجہ گردید از ان طرف شہزادہ خان وغیرہ سپاہ  
 بمقابلہ برآمدند و بادشاہزادہ اورنگ زیب طرح دادہ مراجعت باورنگ آباد کردہ  
 بہ بندوبست صوبہ خاندیس و صوبہ بڑاڑ و صوبہ اورنگ آباد قرار واقعی پرداخت وین  
 عمیر سیواچی شعورے بہر سازدہ کار با مختاری خود خلاف اسے داداجی پنتہہ -  
 اتالیق خود کردن گرفت و مولتی از شاہزادہ اورنگ زیب بار سال تحایف و اطاعت  
 احکام پیدا کرد و سہ مد اطراف تا حق و غنمت آوردن آغاز نہادین معنی موافق  
 طبع داداجی پنتہہ نمی افتاد و مخالفت بسیواچی نظر سرین کہ ہفت وہ سال شدہ بود مفید  
 می شد لا علاج داداجی خود را مسموم ساختہ جان داد و این امر موجب استقلال تمام  
 سیواچی گردید خزانہ و اموال شاہجی کہ تفویض داداجی پنتہہ بود بسیواچی متصرف  
 گشتہ نگاہ داشت بسیما نمود و بست و پنہار پیادہ از قوم ماد سے نوکر داشت کہ کوکبہ  
 تہو را و روز بروز تزیید گشت سیام راج نامی زنا را دارا مختار مہامت کرد و را کہو  
 بلال امری را دارالانشا فرمود و در گنہنا تہہ بلال را چو کے نویس تمام ہمت ساخت  
 و مردم متدین را با بجا گماشت چون رشادت سیواچی بر شاہجی پیرشش معلوم گشت

سرور گشته سدا ملک بنام سیواجی فرستاده و بمی اندوخت . سیواجی از طرف  
 پذیر مطمن گردیده با نظام مالک متعلقه کلینی پرداخته پائے استقلال کمال نشد . درین اثنا  
 شانزده اوزنگ یب را از پیش آمد دارانگوه سورظنی با پدر بهم رسید بقصد هندوستان  
 تالیف سه داران اینجا و فراهی افواج مرکوز خاطر نمود و سیواجی نشان فرستاد که با فاعل  
 اعزیمت جانب هندوستان تقسیم یافته او هم با فوج ثالیسته همراه رکاب شود و اگر در  
 رسیدن خود مضایقه داند سیامراج را سرگرد و جمعیت ثالیسته نموده قین رفاقت ساز  
 سیواجی بر مضمون نشان مطلع گشته سر با طاعت فرود نیارد بلکه نشان را بدم سگ بسته  
 در شکر شمسیر کرد و ایلی را سخنان درشت که بر بد تیغ کشیدن خوب نیست مخاطب ساخته  
 به بیعتی رضعت نمود چون شانزده را کار استرگ در پیش بود و ویلغار میرفت تدارک  
 این حرکت موقوف بر وقت گذاشته تعافل فرمود و بعد از زمت حضرت صاحبقران  
 زن او دارام دیسکه را که بعد گشته شدن شوم هر مصدر ترددات ثالیسته همراه او و سه  
 یگهان پوسه شانزده گشته بود و خطاب را سه باکن نواخته سند ده سیله پر گنه ماهور  
 متعلقه بزاز محرت نموده جانب سیواجی رضعت انصراف بخشید . اما چون باد شانزده  
 اوزنگ زیب را در هندوستان کار راه سه عمده در پیش گردید و ننگ دکن دور  
 افتاد استقلال سیواجی روز افزونی گرفت و خبر تسلط عالمگیر بادشاه تغنیده ماسته  
 ریز نیلکنه را و نظام شاهی ساکن پوزنده در قلعه کرکو طلبید خنده آنجا استقامت  
 گزید که نیامین برادران نیلکنه را و منازعت بر فاستو سیلاجی نیلکنه و سنکراجی نیلکنه  
 برادران نامبرده که از تسلط برادر کلانے معاش تیغلی داشته مخفی با سیواجی ساخته  
 قابوسه وقت می جستند تا آنکه ایام دیوالی نزدیک رسید نیلکنه را و بصلاح  
 برادران منافق سیواجی را بر سه ضیانت طلبید که نیامین پدرشاد و اقرب است .  
 جدائی ما بخاطر رانزاده قصد بیع فرمایند و طعام ما حاضر تناول کنند سیواجی گفت تنها آید

باجز رفیقان موافقت نمی کند لهذا ما چند کس معتمد اندرون قلعه رفته بانه روز  
 مشغول بعیش و عشرت ماند روز سیوم که نیک گشته را و از ماندگی ضیافت رشب بیداری  
 گرفت بهم رسانده سه بیالین گذاشت هر دو برادرانش قابودیده سیواچی را آنجا  
 ساختند و بخانه نیک گشته را و بے باکانه درآمده او را بر بستر خواب دستگیر نموده و طبقه با  
 تفره که در پاسے زن او بود بر آورده بجایش زنجیر آهنی انداخته رو بر دسه سیواچی  
 آوردند سیواچی این امر را منتقم دانسته هر سه برادر را نظر برین معنی که سگ زرد  
 بر او زغال همان لفظ یگان گشته قلعه را در ضبط خود آورد و همه حرام مکان را که در نسا و  
 یکشتر او بودند از ان قلعه اخراج نموده بجای آنها مادران را در کار داشت و حوالداری  
 آنجا بکوه لانا می و انباجی رکبناته مقرر نموده و بر اموال و اجناس آنجا قابض و متصرف  
 شده محبوبان را بعد سه روز سردا پس از ان برادر تو کائی را که زوجه دیگر شاجی بود  
 بتقریب ملاقات رفته بدست آورد و برسی صدر اس اسپ پا گاهش قبضه کرد و قلعه چاکری  
 که در تصرف کسان و اداجی پنته بود مستخلص نمود و هر کجی تر سال را به بناماری آنجا گذا  
 و محاللات اطراف آن را بکاسی را و و سپانڈیہ متعلق ساخت و در همان نزدیکی راج گڈه  
 و سنجونی و سویلا مسخر کرده بتعبیر و ترمیم آن پرداخت و مورد و بمل از قوم تملگه را نو کرده  
 تعیین راج گڈه نمود و سپس سه قلعه از نظام شاه بنام قورنا و بر چند گڈه و غیره مفتوح  
 نموده بر خراین بادشاهے دست یافته منجمله آن دو لکبه جون داخل خوانده کرده باقی آنجا  
 بخشید درین اثنا فرمان دالی بجا پور متضمن بر تالیف سیواچی صادر شد که بے اجازت  
 بر خراین قلعات متصرف گشتن در عایا را ایذا دادن خوب نیست بهر حال از حرکت  
 گذشته تا دم گشته بجنور باید رسید مشغول عوالمف خسروانی خواهی شد سیواچی  
 از رسیدن فرمان فی الحمله راغب بر رفتن بجا پور گردیده مشورت از زن خود کاسی بانی  
 نام نمود و اصلاح نداد و گفت که با وصف حرکت شیخ مورد مرادم از بادشاه گشتن

دور از عقل است اولی این است که هر مقسوم را منی بوده مختار سے خود را از دست  
 نباید داد و درین گفتگو خطی از شاه جی با یک قبضه شمشیر پیشی با و زره و خود بکتر مر جان  
 سیوا جی رسید و در این تحایف دلیل غیر وزی دانسته توی دل گشته بتسخیر قلعجات  
 و تاخت و تاراج مفسده همت گماشت خطی به داران سور کرد و گوید در برنجیر به  
 کرد و راج پور مشعر باین مضمون رسیدند که اگر جانب کوکن تیشتر می آورند ما هم  
 متفق شده تسلیم المکنه مینمایم سیوا جی آن جانب شتافت و با تفاق جامعه آنجا اول  
 قلعه کبوسول را مفتوح نمود و در مایا سے سور کرده و غیره را تسلی داده آبادان ساخت  
 و در آن منلع تهاجمات مستحکم گذاشته سیوا پور آباد کرد و داو جی سومنات نامی زنا  
 دار را آنجا گماشت و در کهنه ملال را بجا است کوکن مامور کرد و ویلا جی پنته را پیش  
 دستی خود داشت و سومنات پنته را نیز قلعه ویری سپرد و گوید در آن ایام مقصد  
 جوان نجیب تلاش نوکری مار دشمن سیوا جی جواب داد که در سه کار مانگنایش نیست  
 جائے دیگر و مذکور که حاجی نایک نامی که از مصاحبان سیوا جی بود گفت سرداران  
 اولی العزم را لازم نیست که امید داران را یک قلم مایوس سازند اگر گنجایش نباشد  
 چند سے نوکر داشته بتقریب تخفیف باید نمود سیوا جی را این سخن خوش آمد و هم را  
 ده یکروز نوکر داشت و آنها قبایل خود از سیوا پور طلبیده سکونت گزیدند و آن همه  
 تسخیر با کبیر بلال که بقلع داری کوکن مامور بود دشمن سیوا جی مشتند که چند را و مورو با  
 زمینیا و قصبه جالی حاصل هایشما از بلج گهران بجا پور و ختر سے صاحب جمال و آن  
 در کهنهات جلی را با صد نفر پیاده و بست و پنج سوار غیر محروم کرده پیش چند را و ختر  
 در اول صورتی بخانه جنونت را زد و دیوان چند را قد قلمه قابو دید و همین اوقات خنجر  
 جنونت را زد و ده کلاه دشمن با نعره م رمانده خود سلاطین پور زد هر رسید سیوا  
 جی در آن وقت خنجر سردار گشته بجلت فاجزه تاخت و خود با جمیست چهل هزار از قوم

ماری و غیره تاخت آورده متقل همانیشور خیمه زد و در کهناتمه بلال با جمعیت دیگر  
 از گھاٹ انور عبور نمود و قلعه جالی را در محاصره گرفت و در عصر دو پاس -  
 مفتوح ساخته سرداران عدو را با سیخ آهه دو باجی راؤ و کشن راؤ که بھر پانزده  
 شانزده ساله بودند گرفتار کرده بھيون کاؤن فرستاده بقتل رساند و چند راؤ  
 دستگیر نموده قلعه کلیان را سوز ساختند و انباجی سون دیورا به بند بست آنجا گذاشت  
 و دخترے صاحب جمال را در نیابست آورده ب نظر سیوا جی گذاریند سیوا جی گفت  
 که اگر ما در من این چنین صورت میداشت چه خوش بودے تا من بسیار خوشرو میختم  
 آن دختر را بمنزله دختر خود دانسته ملبوس و غیره انعام داده بخانه مادر و پدرش فرستاد  
 و از آنجا کوچیده برلے کڈه آهه بر میم آن پرداخت و انباجی منته از نظم و نسق کلان  
 فراغت بھر رسانده بموجب ایما با فوری چسپید و آبادی آن را که اکثر از قوم گوجر بود  
 نسیب آورده اموال بسیار فراهم نموده کانه رلے سردار آنجا را مقید کرده رعایا  
 قول آبادی داده ب حضور سیوا جی حاضر شد سیوا جی مع جمعیت انباجی پرده بان کڈه صحابہ  
 نموده قانیہ بر مصوران تنگ ساخت . کیس رنگ عارس آنجا از فراغت قبایل  
 جو بھر نموده جان داد و درش ضعیف باد و کودک صغیر اندر دن قلعه گوشه پنهانی گرفتند  
 ماند بعد اناح قلعه سیوا جی متوجه سیر حصار گردید که خارے از خار نار راه بکنج پالکی  
 خلید سیوا جی در آنجا توقف کرده پھر آن زمین حکم کرد از آنجا بست و دو سپو پسر از  
 جوا بھر چهار کڑاه آہنی ملو از اشرفی دیون برآمد چکی بران قائم کرده اندون  
 قلعه را رفت نگاهش بر ما در کیس رنگه افتاد سیوا جی از پالکی فرود آمده سر پایش نهاد  
 محذرت خواست و بر پالکی سوار ساخته در خانه آورده بعد چندے شصت سوار  
 داده بسککش رسانید و در بان ایام کسلے براج سیوا جی عارض شد زیارت مکانها  
 متبرکه آفاذنها دتا آنکه فرمایش برنج اعتدال آمد بکلام مرحمت از ہری ہر سیر کو دین

که سادنت که سه بشورش برداشته بود رجوع آورده با سیواجی ملاقات کرد  
 سیواجی او را ملازم داشت و برینها که او بر اکثر قلعات بادشاهی و مسکن صعب المسکن  
 دست یافت و راجا پورا که از آبادی عمده بود تاراج نمود سورجی را و زمیندار سنگا  
 و کوند اکثر تاب استقامت در خود ندیده ماه فرار گزیده در جزایر فرنگیان جا گرفتند سیواجی  
 قلعه سیور را رانفت زده از باروت پراکنده متصرف گشت چون اینهمه اخبار انصرا  
 سیواجی بر قلعات معروض درگاه خلافت بیجا پور شد بر لیس جهانطاع بنام شاجی  
 پدرش که در اطراف کرناٹک بود بتاکید تمام صدوریافت که پسر خود را از دراز دست  
 دستامنی باز داد و شاجی معذرت نامه مشعر بشکایت ناسنجار سے پسر و نیازی خود  
 از او بقلعہ آورد و گویا باین بیت دل آویز گردید **د** در باید کرد و فرزند کی که ناقابل بود  
 اگر چه ناخن جز وقتن باشد بریدن لازم است **د** بتباران از پیشگاه خلافت عبداللہ خان  
 پہلواری بادوا زده هزار سوار جبار جهت تنبیه سیواجی روانه شده متصل وائی رسید  
 سیواجی بدریافت این خبر عیال خود را در پرتاب گڈه گذاشته با جمعیت مادری با  
 و غیره قریب شخصت هزار نقاره مقابلت نواخت عبداللہ خان کشتاجی بها سکر دیوان  
 خود را نزد سیواجی فرستاده سخنان حکمت آمود بمیان آورد و پیغام کرد که بدل میی  
 تمام ملاقات نماید و با اتفاق من بحضور بادشاه رفته دولت ملازمت دریا بدسیواجی  
 جواب داد که بیرون قلعه پرتاب گڈه ضمیمه استناد میکنم اول دینجا تفسیر فرموده است  
 را بعد پیمان را سنج مطمئن نمایند بعد از آن هر چه مرضی مبارک خواهد بود نقل خواهم آید  
 و نیز کشتاجی را از تخایف و انعام و توقعات بسیار از آن خود ساخت همراہش کوچی  
 ساکن بین وری را که متصل ساسور است از طرف خود بصیغه وکالت داد آنها پیش  
 عبداللہ خان رفته آمدن به پرتاب گڈه قرار دادند کوچی نامہ از کارگر شدن افسون  
 و قرار مارا آنجا بموکل خود نوشت سیواجی قلعه را پرتاب گڈه را فرمود که بیرون قلعه پرتاب

محازی دروازه در نشیب بروج خیمه استاد سازد و از فرش و پرده و سائبان  
 زرینت آراستگی تمام دهد. و دو ارنه هزار مادران را مخفی اشاره کرد که به  
 بهانه قطع جباری در جنگل ره گذر جالمی میان سعاب جمال متوازی بود و منتظر ماند  
 توپ باشند و چون صد بگوشن رسد همه با برشکرش تا تحت آدرده تاراج  
 نمایند و برتقا ایما کرد که هرگاه عبدالله خان در خیمه خواهد آمد ما کار او تمام خواهیم  
 نمود قلعه دار قلعه بجزر و ملاحظه ملاقات اتواب قلعه سردید الحاصل عبدالله خان  
 بنگاه خود در شکری که متصل وائے بود گذاشته کهنه و جی سبند کرد که هر اول فوج  
 بود با خود گرفته بطرف جالمی روانه شد و بیلد اران را بر لای قطع جباری مامور  
 نموده قطع مسافت آغاز نهاد که نیل نشان او یکا یک خود بخود بایستاد و به خند  
 بجد نمود حرکت نکرد و قدم پیش نگذاشت مردمان تجربه کار این امر را از نظیر  
 شکون بدو انسته بمافقت پیش آمدند و از موقونی اراده گفتند از اینجا که قاید نضار  
 در گلوے عبدالله خان بسته میکشید وائے سخن آنها کرده گفت که چشم نیل بمیل  
 بر آزند و بر نیل دیگر نشان داشته را می شد و از گذر گهاط انور عبور نموده بر  
 موضع کوی پاتری که در دامنه کوه است متوقف گشت و از اینجا کشنابی دیوان خود  
 را و گوی ناته و کیل سیواجی را فرستاده پیغام کرد که من تا اینجا آمده ام شما  
 بد لجمی تمام آمده ملاقات نمایند سیواجی جواب داد که من خیمه نصب کرده منتظر  
 قدم و الا نشسته ایم منت بجان گذارند و مجوز نقل و تحویل اسباب ضیافت  
 از اینجا تا اینجا بنشیند پیشتر هر چه حکم الحاصل روز دیگر عبدالله خان فاضل خان سپهر  
 خود را بنگاه بانی لشکر و بنگاه گذاشته خود جبریده پاکلی سواره بطرف پرتاب گداه  
 رگبار است چون تصافر رسید بود شترت احتیاط از کف داده باسی و دو نفر  
 بهولی یعنی کهاران و پنج خدمتکار و کشنابی دیوان و گوی ناته و کیل بر کوه برآمده



مفضل پرتاب گداز رسید سیواچی در فار سے کہ متصل خمیرہ واقع بود چهل کس دلاور  
شمشیر زن مثل سنبابی دکا و جی و میر و جی و فرزند و سوران محالاد چو محالاککا بداشت  
ملکین کرد که نظر معطله باشند در وقت از فار برآمده بعد وانی بکار بر بند و خود زنده  
و بکتر و خود پوشیده نیار حق بجا آورده شمشیر و فخر و پسته و چووه و بانگ و غیره حریم بار  
بر خود راست کرده مستعد نشست و بهر مردمان را موشیا ساخته خود بخدمت والده آمده  
سپه پانها ده رخصت قیامت و دعای نفع و فیروزی است دعا نمود و در آن و  
گوهر مبارک و پیلاچی پشته و نیلو پشته و غیره تانزده سه واران را طلبیده دست سیواچی  
بست آنها داده سپرد نمود و چو معالی نامی دلاور را که بران اعتماد تمام داشت بر در  
تعیین نمود و درین اثنا گوی نامته وکیل آمده ظاهر کرد که عبداللہ خان معہ کشنابی دیوان  
و غیبه داخل شد سیواچی همچنان مسلح بدلیری تمام رو بروئے عبداللہ خان آمده سلام  
کرد چون خان موصوف تعارف نداشت از دیوان خود کرد پرسید که سیواچی همین است  
بعد از آن بر زبان آورد که ملک را تاخت و تاراج کردن و قلع با و شای را متصرف  
گشتن از چه راه خواهد بود سیواچی جواب داد که از سابق برین قلع و دیار مغربان  
و متمر دان بودند تا آنها را دور کرده ملک را از زمین پاک نموده ایم قابل تحسین و آفرین  
ایم نه مستوجب غضب و آفرین عبداللہ خان گفت خوب آنچه شد حال قلعجات را  
با سپردہ قصد ملازمت حضور بیا که سیواچی گفت صلیح با - فرمان بادشاهی کنام  
من باشد نباید تا بر سر گذار شد اطاعت امر بجا آرم و بین اثنا کشنابی دیوان گفت  
که حالا در پناه خان صاحب آمده ایم اول عفو تقصیرات کنایت بعد از آن توجیع فرمان  
کنام خود دارید سیواچی جواب داد که من و خان هر دو ملازم حضرت پادشاهیم خان صاحب  
عفو تقصیرا چه فرما سبکد و با سے از گفته شما انحراف نیست من سر خود را در کنار خان  
ی نیم این گفت و از خان بفرگشت بدقت بغلگری عبداللہ سیواچی را در کنار گرفته

مخبر زوچون زده در برداشت کارگزار شد سیواجی پختاب خورد و مسه به سپه  
 پنجه آینه که در دست داشت بر شکم عبد الله خان زده شکمش درید و خود را از چنگل او  
 ربانید عبد الله خان شکم را از شال که پوشیده بود محکم بسته شمشیر کشیده بر سر  
 سیواجی را زد خود بود و پاره شد و زخمی سبک بر سر رسید سیواجی جدا گشته بعضی  
 پنهان عبد الله خان را دو پاره ساخت افغانی که بخدمتکاری عبد الله خان همراه بود و پا  
 بمقابل گذاشت باناجی بانو خسر سیواجی کارش تمام کرد کشانجی دیوان از معاینه این  
 حال خبر بر سیواجی زد ایساجی مکالمه رفیق سیواجی او را بر خاک فطاند که باران پیش  
 عبد الله خان را برداشته راه گریز گرفته مردم سیواجی هجوم آورد و سر عبد الله خان  
 بریده مع توخته زر که بر سر داشت از دروازه قلعه آویختند ایساجی و غیره جوانان  
 که در غار باخزیده بودند بدربسته تاخند و درین زد و خورد دست تیر تغنگ بگویی تا  
 وکیل رسید اما سلامت ماند و بموجب اشاره جوانان مادری که در حساب جبال در پیوسته  
 و منگاک پنهان بودند بر آمده بر شکر فافل عبد الله خان تاخت آورده غارت کردند  
 غنایم با نهان تسلیم گردید و دو دوازده هزار اسب و اقیان نشان و نقاره بضبط در آوردند  
 قبایل و سپه عبد الله خان از کدر که تاراه فرار سر کردند همه بگناه بغارت رفت که در  
 بر اول لشکرش بکار آمد سیواجی بفتح و فیروزی مراجعت به پختاب گده کرده مسه بر تمام  
 والده گذاشته شکر ناصر حقیقی بجا آورد و گویی نامه وکیل را داد و لکه چون انعام بخشید  
 موضع بین در تعلقه کرمی تهبان مضامین پونه منقل ساسور بجا گیش تنخواه داد و را و جی  
 را بعلوته داری را جا پور امور کرد چون از تعلقه اونا رومی نامی قوم پر بهوراک خوشنویس خط  
 مرطبی بود از زودخواست نمود او مدزسه اندیشیده نفرستاد سیواجی بتقریب لشکر سوار  
 شده بخانه را رومی رفته نارومی را همراه خود آورده اسب دخلعت بخشیده در انبار کاسر  
 خود با متعلق ساخت و کانهوجی نامی قوم ژالیار را بعد و کاری او مقرر کرد نارومی در

چند ایام از رسائی خود داخل در مزاج سیواچی کرده محسوس و اقران گشت سیواچی ادرا از آمد  
 در شد جا پا و در خورد باغیاری مانعت کرد تا محفوظ ماند دلیت را و نامی و بسکه نصبه <sup>بکامل</sup>  
 که از مدت بیدخل بود خورد را در پناه رائے باگن کشیده او را بحایت خود خواسته مصد  
 شورش گردید سیواچی از اطلاع این معنی جمعیت برگذر بانرستاده طرق را محکم ساخت  
 و بهر کرد و راج نامل و بصوت را و دمانامی و بسواس را و نگر را و دو پیک را و غیر هم <sup>ران</sup> زمیندار  
 اطراف را مهربانی و محبت ازان خود ساخته تعیین نمود که برگذر عمر کبینه مستعد بوده <sup>مکنده</sup>  
 که رائے باگن قدم گذارد چون رائے باگن در ان نواح رسید احدی را با خود موافق  
 ندیده زبون گردید همه با متفق گشته صحرا را آتش از چهار طرف زدند و رائے باگن را اسیر  
 نموده نزد سیواچی آوردند سیواچی باس منصب خاندان او منظور داشته با قهرام <sup>رخصت</sup>  
 موطنش داد نامدار خان نامی ائقان از رفقائے رائے باگن ازین حادثه راه فرار  
 گزیده خویش را پیش و لیب رساند الحاصل ستاره اقبال سیواچی هر روز در ترقی بود  
 جمیع سرداران و زمینداران و کن امن و در متابعت دیده بناائے موافقت گذاشتند  
 ستاره و چندین و دندان و غیره گداه تا سال بعد و سال کدو و کبل کا <sup>کدو</sup> کتوراکت و <sup>سده</sup>  
 و پهل گداه تا سرحد سودپایا و بجزیر تصفیر سیواچی در آمد و اقرار خود بنا لا گداه قرار داد پسر  
 عبداللہ خان مقبول که از پرتاب گداه راه گریز سپرده بود و لباس درویشی پیش والی  
 بجای آورفته احوال تباہی معروض داشت حکم شد تا که عیوض خون بد کند خواب و خوراک  
 حرام شناسد سیدی پلال با جمعیت ہشتاد ہزار سوار بجمعی افضل خان پسر عبداللہ خان  
 بقصد استیصال سیواچی تعیین گردید چنانچہ بہ یلغار رسیدہ بنالاراکہ سیواچی در انجا استقامت  
 داشت محاصره کردند سیواچی بوقت شب با جمعیت ہشت ہزار سوار شخون نومی زد کہ شیر  
 بدیت مجموعی آنها گشت آذربغا صلہ ہشت کردہ از قلعه خود را مجتمع کردہ خیمہ زدند کہ لوی  
 کوچی از دلاوران سیواچی چون در ان شخون تردد ہائے رستمانہ نمود و داد و تہور داد <sup>مکنده</sup>

سیواجی اور ابہ تاب راؤ مخاطب ساخته صاحب نوبت گردانید بسیار کمزرت فرمود  
 افضل خان وغیرہ بشکر سیجا پور از مقابلہ سیواجی طرح داده بیادون گڈہ چسپدند و برکوچ  
 کہ متصل آنست تصرف شدہ تیرے بستہ توپ گذاشتند گو کہ توپ اندرون قلعہ رسید  
 تزلزل درآبادی آن انداخت سربیک جی اعلیٰ قلعہ را آنجا بود و خواہان کمک شدہ  
 سیواجی ہشت ہزار سوار ماوران را در گڈہ مضبوط کردہ خود بوقت شب با جمعیت چل  
 صاحبو چال حریف زد و خورد نمودہ جانب و سال گڈہ روانہ شد چون فیما بین نادون گڈہ  
 و سال گڈہ روانہ شد فاصلہ نیم کا دست و کا در اصطلاح اینہا مسافت چہا  
 کردہ جریبی را میگوند بقدر و نیم کا و در ظلمات شب طے کرد و فوج سیجا پوری متباط  
 و مشعلہا روشن کردہ در تعاقب بودند تنگناے از کوہستان کہ در اصطلاح دکن آنرا گڈہ  
 گویند پیش آمد و سپید صبح آشکار گردید سیواجی با جی پر بہو را مع جمعیت ہشت ہزار سوار  
 بر سر آن تنگناے قایم کردہ خود باطمینان تمام مسافت چہا کردہ و سپے قطع نمودہ داخل  
 سال گڈہ شد و از آنجا توپ سردار با جی پر بہو کہ تا یک نیم پاس بقابلہ افواج سیجا پوری  
 پائے استقلال افشردہ بود و داخل گشتن سیواجی اندرون قلعہ مسرر گشت افضل خان  
 و سیدی ہلال و شرزہ خان وغیرہ سرداران سیجا پور چپش مردانہ کہ وہ نوبت جنگ بکوہ  
 یراتی رسانیدند تا آنکہ درین نبرد ہفت صد کس از طرفین ہشت مرگ چسپدند با جی پر بہو  
 زخمہا برداشتہ در جنگ گاہ افتاد و رفاکے او اورا در کوہستان بردہ متوازی ساختند  
 فوج سیجا پوری آن تنگناے را بدلاوری طے کردہ متصل و سال گڈہ رسید چون دوران  
 نواح آب بقدر شکر نبود یا راسے قیام در خود ندیدہ باز گردیدہ بنا لا آمد و محاصرہ بنا لا  
 عبث دیدہ تا کام مراجعت جانب سیجا پور نمودہ و سیواجی را چون از فوج مخالف و لہجی  
 بھر سید تیار زخمیان مخصوص با جی پر بہو پرداختہ در آبادی رعایا توجه گماشت و را گھو  
 منتری را ب بند و بست آنجا مقرر کرد و دخل سہانی عالم گیر بادشاہ بر غیرہ دستی سیواجی اطلاع

یافته شایسته خان صوبه دار دکن مابرایکے تہیہ آن خود سراسر فرمودند و او با جمعیت ہشتاد و  
 سوار در ملک سیواجی درآمد نموده اکثر قلاع خضیر را مفتوح ساخته در پونہ آمدہ میان راج  
 باڑی کہ محل سکونت سیواجی بود فرود آمد و سیواجی در راج گڈہ قیام داشت از استملاع انجمن  
 بر خو پچید و با جمعیت ششصد جوان دلاور قبیلہ راج باڑی بفاصلہ چہار کہوہ وقت شب  
 رسیدہ و بر شاہجائے گاوان ہزار ہا مشعل بستہ و سیامراج را بجمعیت دو ہزار و ہزار سوار  
 بہ پشت گرمی آہنگ گذارستہ خود جزو بانہا را بر دیوار راج باڑی چہانڈہ بخشید کس بہر  
 وقت شایستہ خان کہ مست خواب بود رسیدہ شمشیرے راند کہ ازان ضرب انگشت ہائے  
 شایستہ خان قلم کردید عمرات محل دوشادوش برداشتہ در مکملے محفوظ چہنہاں داشتند  
 سیواجی از انجا بدرجستہ قاضی زادہ را بگمان شایستہ خان از ہم گذرانڈ و مشعل ہارا  
 کہ بر شاہجائے گاوان تعمیر کردہ بود روشن کردہ جانب شکر شایستہ خان سردادہ  
 چہن بگمان شیخون فقرے در شکر افتاد و مردم متوجہ روشنی شدند و وارڈہ ہزار سوار  
 کہ چہنہاں عقب گاوان بودند بر شکر افتادہ تار تار ساختند سیواجی مظفر منصور جانب بلیلے  
 رفت جمعیت او ہم موافق اشارہ اش ہانجا فرہم گشت شایستہ خان ازین شکست فاختر  
 کہ دوبارہ زندگی یافت استقامت متعذر دیدہ راہ شاہجہان آباد گنت سیواجی بر نندہ  
 ماندن شایستہ خان متاسف گشتہ بیلغار جانب بندر سورت رویدہ آن آباد را تاراج  
 ساخت و فراوان امتعہ از زومر وارید و دیگر اجناس غنیمت کرد درین اوقات والی بجاوچ  
 نصرت معتمد والے سیامراج مامور ساخت اوقامہا کوری گاؤن  
 قیام در زیدہ موجودات جمعیت دید سیواجی را در جہان ایام خیالے مراسم خانہ گشت کہ جہان  
 فانی است دستلغات دنیوی سریع الزوال اولے اینست کہ بر راہ راستی سلوک باید کرد  
 و خود را در زمرہ چہترینان کہ سبطترین اقوام ہنود اند داخل باید کرد چون این اندیشہ نصیم  
 یافت رگہناتہ را و نامی ز نار دار را کہ بہرہ از قابلیت داشت خطاب پندت ما و دادہ

ممنون گردانید و سیاحتی پخته را بنائے عیون عدالت گستر مقرر کرد و در بهمنان کوکن را بقدریت  
 معاش قرار داده هر یک را برائے عبادت نخصت خانه داد و در بهمنان زیارتگاه مثل بنارس  
 و غیره امکان متبرکه را بقدر احتیاج و گذران معاش تعیین نموده سیل آسایش مقرر کرد و در  
 بخانه اہمصارف چراغ و گل و غیره سامان پوجا یعنی پرستش قرار داد و زمار داران روزگار  
 پیشہ را بقدر حوصلہ و حال کار و خدمت فرمود و شتر دفاتر بہر بہمنان یعنی اقوام بہت  
 متعلق گردانید و مرتبہ ہائے ذمی شخصیت را از علم و آفتابے و نوبت نواخت و انتظام تعلیمات  
 و مالک بائین ہمین نمود سرگردگے دہ نفر یک کس متعلق کردہ نایک نام نہاد و بر سر  
 نایک یک جمعا کہ خبر گیران سی نفر باشد مقرر کرد و ہمراہ جمعا را یک نفر مشعل چی تعیین خست  
 و بر چند نفر جمعا را چونکی نویسی از قوم کایت گماشت و تعمیر شکست و ریخت عمارت گڑھی و قلعہ  
 و حصا ریہات بہر بہمنہ فرمود و سرگردگی آنها بہر ذمی فرزند خود نامزد کرد و دو سپہ سالاری  
 فرج بانکوچی خبر متعلق گردانید و یکے را بر دیگرے مسلط داشت کہ در وقت بغاوت سرکوب  
 بہر دیگرے باشند درین اثنا محکم سنگ نامی را چپوت از منصب داران بادشاہنے جمعیت دہ ہزار سوار  
 قابودیدہ بر سر سیواچی ناخت آورد و سیواچی مطلع گشتہ پر تاب را و بخشی را بجمعیت بہشت ہزار سوار  
 بر سرش گماشت چون التفائے فریقین شد کشش و کوشش فرادان بکار رفت آخر محکم سنگ  
 بقتل رسید و اسبابش با اسپان پایگاہ دست خزش پر تاب را و گشتہ داخل کاسہ سیواچی  
 شد از استملع اخبار طلبہ روز افزون سیواچی عالم گیر بادشاہ فکر استیصالش مصمم نمودہ کو  
 شایستہ بسر گردگی مرزا را جبے سنگ و دلیر خان افغان تعیین نمود آنها بیلغار رسیدہ و بر پو  
 قیام گزشتند سیواچی از دریافت این خبر خواست کہ بصلح گراید و اینجہ سرداران را کہ اکثر ہم  
 اند ملاقات کردہ با خود متفق سازد چون امرے از پردہ غیب ظاہر شد فی پودا تمیال مدد  
 مرزا را جبے سنگ نیز گذشت پیام فرستاد کہ الحامت نخل بسجالی موجب از دیاد اقبال و  
 سعادت است باید کہ بدل جمعی و الہمنان بوساطت ملازمت حضور را مستعد باشد کہ ہا دشما

بند و دهم مذہب ایم و فیما بین پاس و ہرم و آئین خود است سیوا جی بر این سخنان کہ خالی از ساسا  
 بود و رغبت مصالحت گشت دلیر خان برین مشورت راضی نشد و خود پیش قدمی کردہ پورندہ ہر را  
 گرد گرفتہ حملہ نمود از انجا دادا نامی پرہو کہ با جمعیت دوازہ ہزار سوار حارس قلعہ بود ہفتہ  
 کس جہار را بجاہ گرفتہ از قلعہ برآمد و با مورچال دلیر خان آویخت و کدی شمشیر راند کہ تاخیمہ  
 دلیر خان رسیدہ پانصد تن مغلیہ را از نیزہ و شمشیر بر خاک غلطاندہ دلیر خان از خیمہ برآمدہ  
 گفت آفرین ہزار آفرین من از ملاحظہ تہو تو محفوظ شدم اگر مسلمان میشوی امان میدہم  
 دادا جی جواب داد کہ ما را امان شما بچکار می آید اما آفرینندہ باید از خداوند نعمت قدیم بر گشتن  
 و برائے زندگالی سہل دین نامعلوم گزیدن عین بے عقلی است اگر خضم پیشمار شود آندوی تہن  
 آگس کہ جان ستاندہ جان میدہد یک است بہ این بگفت و قدم بیشتر نہادخواست کہ منبے  
 بدلیر خان رساند دلیر خان بسقت نمود تیرے برو زہد گیران ہم بختہ کارش تمام ساختند و ان  
 معرکہ سی صد جان دلاوری پہلو بے کند گیر نفس سل نمودہ خوابیدند۔ دلیر خان تعاقب فراریان  
 نمودہ بد و از قلعہ رسید و بخصم و ان پیغام فرستاد کہ چرا جان را لنگان میدہند و بے  
 سہ داری تہ کہ جنگ خواہید کرد و ہمہ ہا از بالاسے فصیل بہانک بلند گفتند کہ با یک یک  
 نبات خود قلعہ را ہم سیوا جی اندیشہ را در خاطر جا دادہ همان وقت ایندرا را تو ویراجی پختہ  
 و ناگو جی و کشنا جی جو سی و بسواس را تو کہ از معتدان او بودند سہراہ گرفتہ و آنہارا از نالائی  
 مردارید و حلقہ ہاسے مردارید و نظرہ ہا و جاسہ ہاسے زہفت و کزہ ہاسے مرصع و جواہر  
 بسیار آراستہ و باشخاص و گیر نیزہ خشیدہ و پوشانیدہ و ہاسپان پر سی پیکر ساز و ساسا  
 مرصع انداختہ و زین ہاسے زر و وز و پاکتر طلا کندہ و پتہ طلا کار بستہ سوار کنایندہ۔  
 و خود جاسہ و دستار سفید پوشیدہ و بسواس ہا را دہ طاقات ہما را مجھے سنگہ رواند شد  
 چمن نزدیک رسید و دلش اندیشہ گذشت کہ بے اطلاع میروم اگر کسی باستقبال  
 نیر و یا ر خالی از رفت نیست و خداوند کہ طاقات چگونہ صورت بند و درین اثنا نیز را جہ

با استقبال برآمده باغرا از تمام برده برسد برابر خود نشاند. اندر او که یکی از  
 سرداران عمده بود دقت پادشاه سیواچی در بغل گرفته بر لب فرش استاد و تمام  
 مجلس از مکلل پوشان همراهی رشک کان بخشان گردید. رفیقان میرزا را چه بر  
 بندن ایسان سیواچی برخاسته در مکان خلوت بمشورت پرداختند و عهد و پیمان مضبوط  
 خاطر خواسته شدند بدلیرخان مطلع کرده بنائے مصلحت گذاشتند و دلیرخان از محاصر  
 قلعه پوزن با خبر برخواست سیواچی بست و دقت قلعه بدلیرخان و غیره سرداران بادشاہی  
 آنور فیض نمود و استدعائے قلاع جزایر که در تصرف حبشیان نظام ششے بود کرد و چنانچه  
 بنام زمان سیدی سند روس و سیدی یاقوت را طلبیدند تا کپد کردند که همه قلاع  
 جزایر سیواچی را گذارند. آنها مذر فرمان بادشاہی آورده منحصر بر عدد و جواب عرض  
 داشتند از پیشگاه خلافت این تجویز مقبول نیفتاده سرفرازی فراوان بکشتی با فرموده  
 بجایگزین و خطاب نوشته حکم تیاری دو منزل چهار سو غراب فرستادند. و براسے مرمت  
 قلاع دو لک روپیہ تنخواہ بر محاصل بندر سورت سیواچی استدعا نمود که بعد ملازمت قلاع  
 را بیور بجایگزین مرمت شود همه بانی پذیرفتند آخر الامر سیواچی پس خود را با خود گرفته بهر  
 راجہ رام سنگہ روانہ حضور شد چون نزدیک دارالخلافه رسید ہرزبان آورد کہ من کوئی  
 سخواہم کرد رام سنگہ فہانید کہ این منافی آئین سلطنت است پاس مراتب لازم سیواچی  
 سکوت نمود پادشاہ باستماع چنین کلیات ہلے باکانہ او نظر احتیاط مجرا بہائے  
 سردق اقبال کوتاہ و تنگ برد و ازہ بارگاہ نصب کنانید. و اخبارت رفت کہ ہر گاہ  
 براسے درآمدن سیواچی سہ سفر و کند نسقی ہمدائے مجرا بر آوردن بنہ ساز و الحاصل چنان  
 سیواچی برورد و یہ گمانہ رسید و - در و ازہ ہائے تنگ و کوتاہ دیدیک پا اول گذاشت  
 بدون خم کردن سہراندرون رفت دار و فہ اہتمام مقابل شدہ ہائے آداب گفتند  
 سیواچی دست رو بر زودہ قدم بیشتر گذاشت و سہری دست بسہ رخدہ دیدیک تحت



رفت رام سنگه اشاره کرد که بر پایه امر کسی عظام بایستد سیوا جی منقض شده بر پیا  
صدرا علی بحضور حضرت نشست رام سنگه و دیوان اسطغی سیوا جی را پشت داده رو بر  
پادشاه استاند و معروض داشتند که چون در بار ندیده است تاب مهینت سلطانی  
نیاید و در وقت بیجا کرد و هم قولنجی در شکم دارد که وقت بیوقت او را مبتاب می سازد  
با دغاه نسو در خلعت نشو و بعد روانگی او سیدی نو لادعان کو تو ال را اشاره شد  
که نظر بند دارد سیوا جی رنگ حضور در مال کار در یافته از با وقت در پستی تمپیر خرد  
شد معرفت رام سنگه معروض داشت که چیزه شمایف از دیار خود آورده ام خواهیم  
بهنور بگذرانم ارشاد شد معاف فرمودیم باز عرض کنانید که در باب رسانیدن  
به امر چه حکم امر شد معنایقه ندارد بجهان هر کدام بفرستد شاه جی پدر سیوا جی از استماع  
این خبر که سیوا جی مقید شد سخت مناکم گشته دست از لذات دنیا برداشته بخواب خواب  
کردید که بیجا جی عمو زاده شاه جی که بخدمت راجه کهل کرن بود و بعد وفات راجه تارکن نیاید  
شده از او گزیده بعبادت ایزدی میگذرانند احوال شاه جی شنیده خود را بخدمت  
شاه جی رسانده تسکین و تسلی او پرداخت و بر سوچی سپرد خود را بخدمتش گذاشته  
خود با خزاین فراوان بے معلوم راه شاه جهان آباد گرفت تا راه مناص سیوا جی رسید  
کنند شاه جی بر سوچی را بجمیعت می نیرار سوار تبه تنظیم کرنا تک گذاشته خود بر کنار کشنا  
بستی پرستی مغفول گشت درینجا سیوا جی از ارسال پشتاره با سه شیرینی و میوه منصب  
و نو کران پادشاه بے رافاض ساخته راه آمد و شد تحایف و پشاه با مفتوح داشت  
و خود را به تمارض زده تمام تمام روز بر بستر افتاده ماندن آفا ز نهاد چون یک دور  
برین و تیره بگذشت نگاه بانان را گفت که من طاقت شور و غوغای شاه دارم دورتر  
بیرون ازینجا قیام نمایند تا دم راست کنم و آب و طعام بملق من برود پاس بانان  
برین نمنان چسب و نرم فیج خورده قنائل گزیدند از آنجا که از آمد و رفت سبب چشمان

به بهانه تخفیف و هدیه از اندرون بیرون و از بیرون اندرون صورت مرور و عبور قمر اگر گرفت  
 و بیاسبانا را نظر حکیم حضور جاسے تفرض کتر مانده معتقدان را که از سابق ایما و اشاره بود  
 روزے رخصت داده و پیراجی نامی را که بر او اعتماد کلی داشت از مکانے مطلع ساخت که منتظر  
 باشد چون از بهر سودل جمعی حاصل گردید وقت شام که در بازار با اکثر آمدند مردم  
 و اثر دوام مهم می باشد خود معیسه و بر پشاهان شده بر آمد و بیرون شمس از پشاهان بسته  
 با پیراجی ملاقاتی شسته ماه غیر متعارف که در حقیقت پیش گرفت و بوقت بر آمدن از مجلس بهرودی  
 نامی را که آمد و شد او در آن حالت بود بجای خود بر پلنگ خوابانیده یکے را بنجد متکاویتم  
 گذاشت بهرودی قیسه بسفیده صبح مع خدمتگذار بجاوت معهود و بجهت قضائے حاجت بر آمد  
 پلداران پرسیدند که سیواچی در چه حال اند او جواب داد که در خواب اند تمام شب در دسر  
 بسیار ماز فضل و غمخا کتر کنند که لحظه چشم ایشان گرم گرد و این بگفت و راه خود پیش  
 گرفت چون آفتاب بلند گردید و از اندرون صدای برخواست چه کید ابران از سرکار  
 آگاه گشته معروض داشتند ابھکام شدید نشسته نفاذ یافت که رابد ابران و گذر بانان طرق  
 دشوار مع خبر دار بوده نند از ند که برود الحاصل هر چند سعی کردند اما فائده مترتب نشد  
 از نفس بسته باز بدام نیاند سیواچی لے منازل شعبان اختیار کرده و روزانه در غار  
 و بادیه بسر برده و لباس جوگی و اقیانان بهتر ارسید و بهر بنامے پیراجی که رفیق حالت صبر  
 و بلا سفید بود و کبش ناجی و کاسی چی برادران اند که در اینجا بودند و زورده سنجاچی پسر خود  
 که بنا بر صفت سن طاقت پیاده روی نداشت سپرد آنها نمود که با خود محفوظ داشته ماند  
 بر همین پسران تربیت نمایند و خود سیواچی در بنارس آمده از راه کونڈوانه بهاک نگر را  
 که الحان مجید را با شهرت دار و دیده در مالک خود داخل گردید و چون برائے فرستادن  
 سنجاچی پسرش کبش ناجی و کاسی چی عنوان باگفتند بود و بعد چندی آنها بهان چستور  
 محفوظر ساندند اگر چه در راه مخاطرات چند در چند رونمود اما حافظ حقیقی بسلاصت گذشت

چنانچه جاسے گدر بانان آثار متول بر پیشانی سنجابی دید متعرض و متفحص شدند اما  
 بجز ابلش که همه برین بودند رفع مظنه از هم طعمای کرده و نیز آنها را خشنود کرد و انید سنجابی  
 مخصوص پیدرش الحاق دادند سیوا جی بر رسول پسر شاد و با نهان نمودند و روز شاد و یانه سرور  
 نواخت و آن هر سه برادر را بخلایت لایقه و انعام یک لک هون سرفراز ساخت  
 و خود جنگا داشت سوار پیاده و متوجه شده در قلیل ایام برست و بهفت قلاع که میرزا  
 راجه گذاشته بود متصرف گشت و برست و استمکام آن پرداخت چون این خبر بمساحت  
 عالمگیر پادشاه رسید نعل در آتش شد سهرین اشنا منیان خبر رسانیدند که کبیا جی عمری  
 سیوا جی و دختر اتمیم است او را مع عیال و اقارب سز اولان مشدید فرستاده طلب جنود  
 نمودند و جواب و سوال تند و درشت کرد همه را در تنگه کشید گشتند سیوا جی در کوکن و در  
 نو یکے با سم من بخن و دیگر بنام سری در و من بنا نموده از سامان رزم مرتب  
 ساخت و در جان ایام خیال تخت نشینی بطور ارجاسے بند نموده از بنارس کیان  
 منجم را طلب داشته در ساعت مختار در راسے بند گدو بخت نشست و آن مکان را  
 بران گدو موسوم ساخت و بمر دم دیگر پرواگی داد که عمارت پخت اعداد کند و براسے  
 خود بهشت منزل که بر یکے نام علمده دارد تعمیر فرمود و بیتل پورسے نام در ویش بند  
 که آزا سنیا سی گویند و در بنارس پوست نشین ریاضت بود طلب داشته میرزا  
 و براسے سکونت سنیا سی مذکور مکانے دل حسب در سنگم ایشور ترتیب داده و به  
 معین کرد و درین اشنا سنجابی پسرش از ورنجیده با دلیر خان که از امر اسے عده  
 یاد شاه اسے است بخمال اینکه خود جوهر شاد و بلهور رسانید پوست دلیر خان بجز  
 ملاقات دستگیر نموده بجنور باد شاه عرضی نمود باد شاه با حضار آن تاکیدات  
 داشت و درین اشنا او بر حرکت لغو خود نام گشته قابو دیده بدرست و خود را پیش  
 رسانده بدستگرمور و منایات گشت سیوا جی را که ازین ماجرا کفنی رسیده بود و بد

بافت شد از اجتماع افسار عتاب سلطانی بر دلیر خان نازل گردید دلیر خان  
 تاب قبر نیارده خود را سمنوم ساخته جان داد پادشاه بنزاده شاه عالم بر آسے  
 نظم دکن دستورے یافت و میرزا را چسنگه در اجه بهای سنگه و غیره سرداران  
 را چوت همراه تعیین شدند و سیواچی مطلع گشته پیراجی را از درنگناطه دیوان و  
 ایساچی بخشی و پرتاب را از کوجر که هر یک صاحب ذمت بود بخدمت پادشاه بنزاده  
 قدم ستاده معرفت میرزا را چه که از سابق معرفت داشت بناسے مضامحت گذارشته  
 بست و هفت قلعه بلا زمان پادشاه بنزاده تسلیم نمود و تا سه و نیم سال بر عهد خود مستقیم  
 ماند بعد ازان بر سیم خود پرتاب کوجر و پیراجی که کجنور شاه بنزاده میخند و کالت سرخاک  
 مے دادند معامله بر عکس دیده بتقریب زیارت برآمدند کسان سیواچی بر تبلیغات  
 در عرصه قلیل دست یافتند بلکه تمام ملک بکلامه بشوخی آوردند سیواچی را چه روزی را  
 بران قابض ساخته تعقیب نمود که همه اخراج متعینند خاندیس و بڑا بفاصله پنج کر بست  
 سورت فراهم شوند و خود بر روز موعود یلغار کرده در آنجا رسیده بلده سورت  
 تاراج نمود و اموال بسیار بقبضه آورد و در عالم گیر پادشاه عریفند بکمال شوخی و  
 جسارت نوشت که ملک دکن از سابق موردت فرزند ان نظام شاه است و پادشاه  
 هند بنده وان میرسد آنحضرت عبت عبت بملک غیر نظر در ختہ تیغ اوقات میانیند  
 استخیر این مالک آسان تصور نخواهند کرد و گویند عالم گیر پادشاه بمقتضائے وقت  
 ملاحظه عرضی نموده در تدارک تغافل فرمودند عریفند عریفند سیواچی در سخاوت فرام  
 یافته میشود ازان جمله نقل عرضی که در باب معانی جزئی هند وان نوشته و شهرت تمام  
 دارد در اینجا بقلم مے آید تا معلوم ناظران شود که چها کلمات تا ما ایم بجناب نخل سبحانی  
 بر زبان خاصه می آورد

## عرضی سیواچی بجا لکیر بادشا

شکر غنایات الهی و توجیبات بادشاهی که انهم برین الشمس و القمر است بجا آورده بعین  
 شاهنشاهی میرساند که اگر چه این خیرخواه محب طالع خود از حضور والا در کنار آمده اما  
 در لوازم سپاسداری و خدمتگاری همه وقت چنانچه باید و شاید حاضر است و حسن  
 خدمات و نیکوتر و دوات خیرخواه بر سلطان و خانان و امیران و میرزایان و راجه داران  
 و رایان در انامه مملکت هندوستان و ولایت ایران و توران و روم و خام و گان  
 بخت کشور و ساfran بحر و برطاهر و باهر شاید بر خاطر دریامقاطر نیز بر تو افکنده باشد  
 لهذا حسن خدمات خود و توجیبات والا نظر داشته سخنان چند که بر دولت خواهی  
 و خیر اندیشی خاص و عام متضمن است معروف میدارد که درین ایام بطور پیوسته که بتقیب  
 هم خیرخواه بزرگوار بر باد فرستد و خزان بادشاهی چنانچه بنا بران فرموده اند که از فرقه  
 هند و بلخی بهینه خیز تحصیل نموده سامان سلطنته سرانجام و بند حضرت سلامت بانی  
 کشورستانی حضرت عرش اشیاغی اکبر بادشاه تا مدت پنجاه و دو سال به استقلال تمام  
 داد و فرماز و اسے دادند و باین و آئین گردیدند و مختلف از عیسوی و موسوی و دوا و کجا  
 محمدی و فلکیه و ملکیه و عصریه و دهریه و برهمن و سیوره طریقه اینقه صلح کل اختیار نموده  
 رعایت و حمایت هر یک پیش نهاد خاطر دریامقاطر ستمه بطلب مستطاب جلالت گرد و معر  
 به موصوف گردیدند و بمیامن این نیت علیا بهر جانب که نگاه میفرمودند فتح و اقبال  
 استقبال می نمود و اکثر مالک دران زمان بحیطه تغیر درآمد و حضرت جنت مکانی نورانی  
 جبا نگیر بادشاه بست و دو سال بر تخت دولت و اقبال ملکیه زده دل بایار دوست و کار  
 کامرانی فرمودند و حضرت علین مکانی صاحب قران ثانی تاسی و دو سال سایه فیض پای  
 تاج مبارک بتارک جهانیان گسترده عمر قرن ثانی و حیات جاودانی که عبارت از نیکو

و نیکنامی است حاصل روزگار فرخنده آثار کردند و اندازه شان بشوکت و مصلحت  
 این بادشاهان عظیم الشان درینجا قیاس توان کرد که بادشاه عالم گیر در پیروی و  
 نکادداشت دستور آنها در مانده و متمیز است که آنها نیز در اخذ جزیه قادر بودند اما محبت  
 ایزد متعال را شامل حال جمیع مذاسب و مشارب دانسته فبا رتضیب را اگر در خاطر راه  
 نمیدادند و خلق الله در امانت خالق خیال نموده رعایت و احسان بامر می داشته اند  
 که بر صیغه روزگار باقیست و دعائے و ثنائے آن پاک گوهران تا ابد الدهر بر دل در زبان  
 صغیر و کبیر جان گیر است ازان جااست که از برکت نتایج نیت مارج دولت و معارج  
 عظمت آنها روز بروز در افزونی و افزایش بوده و خلق الله در ان عهد با امن و  
 امان فارغ البال و آسوده حال در کسب و کار خود اشتغال میداشتند و در حضرت  
 اکثر ملک قلعجات از تصرف رفته و باقی عنقریب میرود که در خراب نمودن و ویران  
 هر چهار کسند تقصیر نمیشود و رعایا با مال و معاملات هر حال در پایه اغتلال بجائے  
 صد نیز از یک نیز در دشوار دار در سرگاه که فلاکت و افلاس در دولت خانه بادشاه  
 و بادشاه بنزاده خانه کرده باشد احوال امیران منصبداران معلوم و متقی است که  
 سپاهی در شورش و سوداگر در نالش و مسلمانان گریان و مبنودان بریان و اکثر  
 مردمان بنان شب محتاج اند و در بطیانچه سنج مینا نیند فتوت سلطانان چگونگی آتقنا  
 که تکلیفات جزیه ضمیمه این حالت پر ملالت گرد و روز مشرق تا مغرب شهرت میرود -  
 و بر کتاب روزگار ثبت میشود که بادشاه مبد و ستان بر یکپول گنایان رخک آورده  
 از بر سببان و سیوثره با و جوگیان و بر اگیان و محتاجان و سیکنان و در مانندگان  
 و افتادگان جزیه می گیرد و بر کیسه گنایے جاغردی میکند نام ناموس تیموریه را  
 فردمی اندازد و حضرت سلامت در اصل کتاب ایمانی و کلام ربانی را اعتبار نمایند -  
 رب العالمین فرموده اند **لَبَّ اَلْمُسْلِمِیْنَ وَ كَفَرُوْا مِنْ اَصْلَانِمْ** که نقطه مقابل اند بزرگ

آئینری و طرح انگیزی منتقد حقیقی است اگر سجد است بیاد او بانگ میزند و اگر  
 بت خاد است بشوق اوجرسی می بنیاد غضب بر دین و آئین کس نمودن از کتاب  
 منحرف گردیدن در نقش نقاش خط کشیدن و خط خطا چیدن است شهرت و زیبا هر چه  
 بینی دست روبرو سے منعیب صنعت هر که گیر و غیبت صنعت گراست هر عالم عدالت  
 عالیه جز به هیچ وجه جای نیست و از روی حکومت خبری درست تواند بود که رعایا  
 از جمیع تکلیفات محفوظ و محفوظ باشند و ضبط و ربط بکس باشد که زن جمیل تنها  
 باز روزی روزی از ملک بیگانه امانت و سلامت برسد تواند بود و درین دور که شهر را  
 بناخت و تاراج میرود از محراب گوید قطع نظر از سخن انصاف و عدالت آنگاه بر  
 بر قانون بندنا ساز است و در زمان پیشین سلطان احمد گجراتی را که روزی با  
 تیره از شاه راه حقیقت بر آورده در خارزار چنین خیال باطل افکنده بود زود  
 مستاصل و مقطوع النسل گردید در جای و زبان واقع گرفتار شدن مراد بخش نام  
 بجز دین اراده فاسد غیرت نامه است برائے ظالمان و جزوی مبلغی منجمه خزانه  
 صیغه مذکور که از احمد آید در خانه مراد بخش سجانه دارا شکوه رفت چرن شعله آتش  
 خانماش گرفت **س** آتش سوزان ننگد با سپند با آنچه کند و دودل و درو  
 بهمه حال صلاح دولت موافق وقت آنت که خاطر دریا مقاطر را از کدورت غضب  
 مصفا ساخته آزار مردمانی که حلقه اطاعت و انقیاد بگوش دارند منظور نظر حضرت قمر  
 اگر دین داری بجزم آزاری و صواب در عذاب بندوان منحصر و تصور فرموده اند  
 از رانانوی سنگه باید گرفت کس کرده بندوان اند بعد از ان از خیر خواه بگیرند  
 چندان مشکل نیست برائے خدمتگاری حاضر اما موران و گلسان را آزر دون از عالم  
 مردوی و مردانگی بعید خواهد بود و بجز از نمکوزارگی و دلتخواهان است که از حق نفس الامر  
 اغراض میکنند و آتش پاره را خپوش نمایند زیاده هر عرض نماید آفتاب هر دولت

از مطلع سکین نوازی و غیب پروری زبان و درخشان باد اتمی عبارت عرضی  
 در بیان ایام سیوا پانامی ساکن روزگار از قوم پائیکران که از ضلع کرناٹک اتامت  
 داشت چیتے بهر سانه مصدر فسا: گردید سیواچی عزیمت تنبیه آن پیش نهاد خاطر داشت  
 بهتل تمام و آراستگی فوج قبایل هم با خود گرفت متوجه آن سمت شد و بعد از چند  
 که زوجه خود را ماله بافت روانه بمسان نمود چنانچه در ایام مور و سپر آورد و نامش  
 را بعد از گذشتن سیواچی متصل سنه روتیک رسیده مادران را طلبیده تباری  
 چهار زات نموده بر چهار سوار گشت در: فو پیلید رسیده بارادریو پانایک آویز  
 کرده اورا گشت و با خزاین بسیار نظف و تصور مراجعت کرده برائے گذه رسید سیوا  
 نایک سر اسیمه و علاج بمصالحت گرانیده سه لک هون سالانه پرسم باج بر ذمه خود  
 قبول نمود سیواچی او باچی را تحصیل آن نامور فرمود در بین ایام والی بیجا پور از تسلط  
 روز افزون سیواچی و تنظیم قرار واقعی بر سوجی برادر زاده اش در ملک کرناٹک متوجه  
 گشته باچی نامی که بر ژر تبه ساکن بهیل را برین داشت که بهر حیل و دزد بر شاہی دست  
 یافت اورا عقید سازد باچی مذکور حسب الاشارة بادشاہ شاہی را که بر کنار کشتنا  
 ترک یا ست نموده مشغول عبادت بود بهانه ضیافت طلبیده دستگیر ساخت والی  
 بیجا پور بران مطلع شده حکم نمود تا شاہی را زنده دزیر زمین کنند درن دولت خان تبا  
 صد به صوبه بیجا پور که با شاہی بکچتے داشت بجزد شنیدن این حکم استعفا سے لوگری  
 در حضور بادشاہ فرستاده و در روز روشن مشعلها افروخته بر دیو پٹی حاضر آمد  
 و رخصت که پیشتر خواست والی بیجا پور بوسواس بلوائے و کنیان و ظالم پارس خاطر  
 رن دولت خان داشته حکم موتوفی قتل خواہی نمود و فرمود که چون دولت خان پیش خود  
 طلبیده عفو تقصیر انفس کنا مذرن دولت خان همان زمان قاصد سیرج السیرج حکم تبا  
 بنام که بر ژر تبه باجبت یک من طلا بر قتل شاہی فرستاد قاصد در اینجا دقتے رسید



کہ شاہجی راتا گلو دفن کردہ ہو چون منجیاتش باقی بود از ان ہو بکہ برآوردہ بی بی پور  
 آوردند رن دولہ خان حسب اہکم باستقبال شتافہ بلا زرت شاہجی رسانید و بتیاری  
 خلعت و فیل و شمشیر وغیرہ سرفراز گردانید و پانزدہ روز نزد خود داشتہ و بضمیافت  
 ہائے غیر مکرر پرداختہ خدمت کرنا تک و بانید شاہجی از اسجا اجازت حاصل کردہ در  
 گوہر مالا کرانت آمدہ سیوا جی را بسزائے کہوڑ پڑہ مدہل گردنشت چنانچہ او بیخار برسر  
 کہوڑ پڑہ رسیدہ ہنگامہ کارزار گرم نمود آخر بعد کشتش و کوشش بسیار و کشتہ شدن سہرا  
 کس طرفین کہوڑ پڑہ دستگیر گشتہ مقتول گردید و اہل و عیالش اسیر سیوا جی شدند مگر  
 ایک جی پسرش کہ در ان مجمع نبود بست نیامد سیوا جی زنان جاہلہ را با گردہ ہمہ را  
 بقتل رسانید چون ابن ماجرا بشاہجی معلوم شد مسرور گشتہ بر سو جی را ہمراہ گرفتہ  
 بارادہ ملاقات سیوا جی کہ در پونہ اقامت داشت از راہ پر نالہ رہگرا شد سیوا جی استقبال  
 نمودہ سعادت ملازمت پذیر یافت و بعد داخل شدن در مشکوئے خاص ماور سیوا جی  
 کہ از مدت متروک و غلامتے بود بملاقات شاہجی رسیدہ الحاصل شاہجی دو ماہ جہان پسر  
 ماندہ سعادت بکر نائک کرد چون رن دولہ خان در ان اوان ہمہ سوندہ بد نور  
 توجہ داشت شاہجی نظر با حسان جان بخشی در اداد او کشید و مکرر بملاقات ہائے  
 یکدیگر نشا طہا اند و خند رونس شاہجی بعبادت مستمرہ اسپ سوارہ بشکار رفت و بے  
 بر فرگوشے اسپ تافت کہ ناگاہ ہائے اسپ در کوسے فرود شد شاہجی بر زمین آمدہ  
 ہائے اسپ بچکش افتاد و کارش تمام گشت رن دولہ خان بر سر و قتلش رسیدہ بہا  
 بمنزل زمانہ و بر آن زمین ہائے ترتیب دادہ آن موضع را بمبارف مدفن استخوانش مقرر  
 نمود و کئی بیابان پور ہائے ضلعی اموال شاہجی بر چند خواست اما بر سو جی بیکے خود مستقل  
 بودہ تمام محل و افعال نزد سیوا جی رسیدہ سیوا جی اور اقوت بازوئے خود دست  
 آفرین با کشتہ سر کردگی لشکر خود داشتہ داد و بخطاب سیتا جی نواخت تا آنکہ ہر سو جی

اطمینان بهم رسانده دست به نسیب نواح بجا پور کشاد و پیله شهر فارت کرده بر و انرا  
 والی بجا پور تدارک دشوار دیده سه لک هون سالیانه قرار داده ملک را از دست سید  
 محفوظ داشت سیدو اجمی سیام جی را تحصیل آن امر کرده خود جانب حیدرآباد دیده  
 مشهور را محاصره کرد تا نا شاه عمده براسے دشوار دیده بعد ابدید ما و دیوان نه لک هون  
 سالیانه قرار داده و مجموعی اندوخت سیدو اجمی را روز بروز استقلال تازه نصیب شد و حقوق  
 متواتره دست داد و زرباسے خطیر تحصیل نمود و با دیانت راسے مقصدی بجا پور برپوش  
 ساخت کرده و اورا هشت هزار هون سالیانه مقرر کرده خود از پرگنات بجا پور مسافر  
 بسیار بوصول آورد و خداوند پور را تاراج نموده فراوان غنیمت اندوخت و از انجا  
 کوچ کرده بر ملک بشار پورش نموده متمولان کار خج را در دست آورده زربسیار بر  
 جنگ آورد و پیلو اجمی پتبه را در لک هون داده خدمت کرد که در کوکن رفته خیرات تمام  
 و خود غرابهاتیار کنانیده و برپیشن پور رفته متصرف گشت و لکها ساونت را که از کوکن  
 نظام شاه بود سی صد هون در ماه کرده رفیق خود ساخت یوسف خان حبشی سدر راه  
 آمدن او کرده و دیدار کتیش مفید نیفتاد و سیدو اجمی سیامراج و باجمی که بولار در را چپور  
 پیش یوسف خان پیروزان خان فرستاده پیغام کرده که همه جزایر مقبوضه را و اگر از بند  
 و عیوض آن زو جا گیر خاطر خواه بگیرند آنها قبول نکرده هر دو کس را محبوس ساختند  
 مشا را ایها بقتسم و سوگند از بلا بر آمدند و بحضور سیدو اجمی آمده ظاهر کردند که درخواست  
 جزایر با مناسب نیست زیرا که ما قسم عدم درخواست خورده آمده ایم سیدو اجمی گوش  
 بر سخن آنها نداشت لهذا سیامراج استغفاسے نوکری کرده گوشه گرفت سیدو اجمی بنام  
 پیش یوسف خان فرستاده پیغام مذکوره کرد چون جواب با صواب نیافت دریا تا  
 و دولت خان و مانا جی بهانگرا و ارمانان را با جمیعت معقول تعیین نمود و آنها از تری  
 و مخفی یورش کرده محاصره نمودند لیکن افتاح قلعہ صورت نیست بنا بران نیلو پتبه سورچال

قائم داشته خود پایش سیواجی رساند ما رس قلعہ فرست یافته نزد والی بجای آورد  
 طالب ملک گردید و از انجا درستی کرده معاودت نمود افواج سیواجی هر چند حاصل گرد  
 اوستند اما او محفوظ بقلعہ داخل گردید سیواجی در گرفتن قلعہ جهد فراوان بکار  
 و اسباب قلعہ گیری آماده ساخته کار بر محصوران تنگ گرفت و ملک گرد و افواج را  
 بتصرف آورد و تعمیر و ترمیم قلعہات اطرافش که بتصرف آورده بود امر نمود و جهت بسیار  
 داشتن ذخیره در هر قلعہ تقید بلیغ کرد و مور و پنبه و نیل و پنبه که از مصاحبان او بودند  
 گذارش نمودند که در احداث و تعمیر قلعہات خزائن بسیار بخرج آمده و بر قلعہا سے  
 بسیار تصرف شدیم حال صرف زر باین چیز باعث است سیواجی ازین سخن رو  
 در کمشید و گفت که درستی قلعہات موجب آبادی ملک و اطمینان رعایا و بر اس مخالف  
 است خدا نخواسته اگر عالم گیر باشد در استیصال ما مگر خند و دودتها باید که از تخمیر  
 یک قلعہ برآید پس مدۃ العمر او در زمین تردد و سرسنگ زدن آخر خواهد شد و ملک  
 و در دست از قبضه او خواهد رفت او کمال نیست که در همه قلعہات مدۃ ذخیره و از وقت  
 و سامان حصر و ضبط آنقدر مهیا باشد که دو اذره سال و فاکند الحاصل از آن  
 روز در استحکام بر مکان قرار واقعی کوشیدند درین اثنا خبر رسید که سیدی سندک  
 بر افواج سیواجی که قلعہ را محاصره داشتند غالب آمد لهذا سیواجی انصرام آن مهم  
 منحصر بذات خود دانسته در صد و غزیت آن سمت گشت چون موسم برسات بود  
 فی الجمله توقف نمود و بر لیس قلعہ مبارزی از کلیانی تا بهیمری و پلک نمودن راه داشت  
 تبر و دود و قار و گشاد بهر اسی مور و پنبه گماشت چنانچه او روانه گشته ترددات خوب  
 نمود و قلعہ جو را تصرف گشت و بکرم شاه زمیندار آنجا پوست بکرم کرد و بنا بر آن دای  
 و میران نایکوار می شود سفیدی گزیده قطاع الطریق پیش گرفتند مور و پنبه به  
 پنبه آنها پرداخته موهن کده را که دارالمقرضدان بود و جیر مفتوح کرده تاراج نمود

و بکر شاه محبوس را بقتل رساند و بار را از دیران نایک و ارطی تاب مقابله نیت  
 آوارگی گزیدند مگر راجه رام نگر که قدم استقامت انشوده دستگیر شد همه ملکش  
 بقبضه مورد پتبه در آمد سیواچی درین ایام جانب سالیبری و مالیری که از قلع مستحکم  
 بودند فوج کشی کرده محاصره نمود و هلول خان فوجدار لغا آنجا با جمعیت خود را  
 مشجاعت داده آخر راه گریز گرفت و لشکرش بغارت آمد سیواچی از آنجا منظر  
 و منصور بر تریل گده یورش نمود و مفتوح ساخت و مرآت آن به آنجا پتبه و آنجا  
 سپرده جانب کرناک رخت کشید و بر بر مکانه که گذر کرد پیش کشش سنگین بدست  
 آمد چون بر گذر گهاٹ راجپور گذشت شهره خدا پرستی بابا یا قوت در ویش شنیدند  
 جلالت پر دخت در ویش مذکور که حالت جذب داشت یک موسے سفید از برد  
 خود شکسته تیر گابسیواچی داد سیواچی آن موسے سفید را تقاضا نمود و دانسته  
 تفویض گویند بشناخته نمود که در طلا گرفت بطور تعویذ ساز و اتفاقا موسے مذکور از  
 بهتش بر زمین افتاد و گم شد این معنی موجب بد آمد مزاج سیواچی گردید گویند بشناخته  
 مورد عتاب نموده از خدمت فوکه داری معزول ساخت و از آنجا برائے ملاقات  
 در این نامی فقیر منبذ فوکه مر تاض به نیت امداد تغیر راجپور رفت فقیر آگاه دل بر زبان  
 راند که فتح قلعه بترو بسیار خواهد بود بعد از زیارت فقیرے دیگر که بر مانند نام داشت  
 رفت معروض داشت که اگر همین بهت و الافح قلعه راجپور می شود سر پر گنه یک موضع  
 جهت مصارت جناب مبارک خواهم گذرانند در ویش مذکور بر زبان آورده که این چه  
 دیهات از نواح حیدر آباد و ژباز و خان دیس و کلان و مالوا و گجرات باید داد سیواچی  
 این ارشاد را از تقاضا دل عظیمه دانسته مسرود گردید و یقین دانست که اینهمه مالک بر  
 زبان فقیر صاحب کمال گذشت مسخره خواهند شد چنانچه در تلیل ایام ارشاد در ویش  
 بطور پیوست سیواچی پتبه را برائے درستی بنائے مودت پیش ابو احسن تانا شاه

زوالی میدر آبا و فرستاد و خود هم عقب آن روان شده خواهان ملاقات گشت -  
 و به جمعیت خود در پایرون شهر در سواد گوشه محل گذاشته جریده بلاقات پرداخت -  
 و تا سه روز در دولت خانه شاهی مهان ماند و قسے در عیش و عشرت مستغرق شد -  
 که مردم دور باش او از عدم برآمد متوجهم گردیده اطراف دولتخانه بقصد دیدار فرجام  
 شدند سیواچی این معنی را خیال کرده خود را در جعبه که نمایان ساخت و موجب تکلیف  
 متوجهان گردید تا نا شاه از ملاحظه حالت لشکرش که همه فدای آقا و دلاور و شیر  
 شکار بودند بغایت مهنوظ شده فرمود که آیا ازین دلاوران کسی هست که با فیل و  
 مقابلت نماید سیواچی ایساچی نامی روئین تن را اشاره کرد ایساچی بجز دایما از اسپ  
 فرود آمده رو بروی فیل است که در جلو خانه حاضر بود و قدم افشرد و بر فیل چهارمائه  
 خشم گین کرد اما از جا رفت آخر الامر بستم از تیغ بر فرط غضب زد که دو پاره گردید و  
 فیل گرفت سیواچی مرعوبانگ بلند گفته کز مرصع که در دست پوشیده بود بطریق -  
 انعام از جعبه که بر تافت و سلطان نیز در بانعام لایقه نواخت الحاصل سیواچی بعد پذیر  
 نواضع جواهر فیل و غیره از نا شاه مرخص گردید چون درین صحبت با جبر بریافت بالا  
 مخفی که ممتاز اقران بود نا شاه را معانه شد و خواست او از سیواچی که وفاتش ناکو  
 دید و نپذیرفت سیواچی سه لک چون ب مردم پا دشتا بنشیند ده هزار سوار و ده هزار  
 پیاده تعیینانی همراه گرفت جانب کرنا لک کو چید و چون زیارت گاه بلکار جن که از  
 معاهد معتوبند است فایز گشت خواست وقت پریش سر خود قطع کرده ثابت نشد  
 رفیقان هم با لاف مانع شده ازان اراده باز داشتند الغرض از آنجا جانب جنونی نشنا  
 و آن ملک بلکه دران وقت شصت لک چون حاصل داشت سخن نموده در آنجا قلعه با  
 اصلاح کرد بعد ازان مراجعت نموده افواج حیدر آبا در رخصت داده بکرنا لک رسید  
 و از ایساچی برادر خود خواهان زراین پدرش او متوجهم گردیده فرار گزید سیواچی

از اسنجا پنجا در آمده آن الکه که چهل کلبه سون محاصل بود و متصرف گشت و رکبونا تبس  
 دیوان ایجابی را بدان مالک فایم کرده فرمود که ایجابی را در جمعی نموده به ملک  
 قدیم و جدید مسلط داشته خود به نیابت پر و از د از اسنجا بر مالاداری تاخت آورده  
 غنیمت بسیار جمع کرد و در بنیگان گنج شایگان داده بے نیاز ساخت چون رکبونا  
 از ایجابی بر جاده درستی نذیر تبدیل نوشته ایجابی را مستقل ساخت و رکبونا تورا  
 بدستور قدیم بر دیوانی او مامور داشت چون از همه سو فراغش دست داد و خیال بجز  
 شدن در سرش گرفت کی کباحت را که از چند تان مشهور بنا محسب بود و طلب داشته  
 طریقی عبادت بر بهمان آموخت بر بهمان دیگر بر این اراده واقف شده بجهت مذکور  
 محقق مانع آمدند سیواچی خبر یافته ناخوش گردید و یک قلم بر ابراهیم را از کار و خدمت موقوف  
 داشته گفت که این گروه بد طینت گدا پیشه نظر بزرگ نهادی واجب خدمت البته  
 اما ازین با توقع خیر گالی را قاپستی هیچ نیست و بجای آنها قوم بر بهوان یسے کاینا  
 مامور نمود و هر چند مقربان در سفارش بر بهمان و بجالی تعلقات کوشیدند پذیرا نفرمود  
 بنهاجی پسرش نیز باطلاع این معنی نیلا پخته دیوان خود را که از قوم بر ابراهیم بود تغییر  
 بجایش یک کس کایت را مامور کرده بر بهوپال گداه تاخت و آنرا اجبر او تهر مفتوح نمود  
 پانصد اسیر راست و پانکته گشت سیواچی خبر شادت فرزند و ویافته مشتاقی ملاقات  
 شد و در رائے گداه آمده از دیدار فرزند ارجمند ذخیره خرسندی اندوخت و وقت  
 ملاقات یک پرتله مرصع با شمشیر و سپر خرید و از اسنجا کویید و بر جاننا پور که بست گرد  
 اور ککباد جانب شرق واقع شده د دیده دست تاراج کشد چون تکیه شاه پان  
 که از کالان زمانه بود آبر و بخش آبادی است مردم آبادی آن مکان را مان و چنان  
 دانست دران خریدند سیواچی قنایت را کار فرموده و پاس ادب نموده همه را غارت  
 کرد و ملک اشجار تکیه هم بریده نسبت بشاه مذکور بے ادبی بار و داشت و این حکایت است

آغاز دوباره او گشت نخست خان منصبدار بادرشاه چرا که با جمعیت جزوی تعیینه جانان  
 بود همان شب بشاره غیب شد که بر کیت فوج خود نظر نکرده با سیواچی مقابل شود که  
 بلا خشک فوج از دست چنانچه صباح این رویانست خان خود را بے باکانه برتکر سیواچی  
 زد و با وصف قتل جمعیت غالب آمد مردم بسیار از سیواچی باسد و بی سردار همه  
 بقتل رسیدند بنیت بر شکش افتاد و سیواچی را با دجارنت و یار لک برقیام در خود  
 نیافت تارائے گداه باز پس نندید و بالاجی اوچی که بر او رنگ آبا و تاخته بود نیز از آنجا  
 گریخته بسیواچی ملحق شد سیواچی در راسے گداه رسیده شادی کد خدانی را جوارام  
 پس باده ختر پرتاب کرد بر مقرر کرده جشن عظیم نمود در همان ایام مور و پنهته از ضلع کونول  
 پس بکرم شاه زمیندار را که با اتفاق دبار اگو بی شیوه قطع الطریق اختیار کرده  
 بود اسیر نموده پیش سیواچی فرستاد سیواچی اشاره بقتل کرد و اراگو بی گفت  
 مراناید گشت که در محرم من فتنه عظیم است و تداک آن دشوار خواهد بود و سیواچی  
 الهبار او بفرقه دانسته علی الرغم سرش بریده بر دروازه شهر او کتت همان شب  
 خانه سیواچی را آتش گرفت و کله مشعل شد که اطفاسے آن از مقدور بدر رفت  
 سیواچی از مشاهده این حالت بدرگاه واسب العلیات رجوع آورده نیت خیرات  
 چنزار کبندی غله ساکین و غراب نمود تا آنکه بهرکت این حسن نیت شعله فرو نشست  
 و اندانے بحال احدی راه نیافت سیواچی صباح آن ادانے نیت عمل آورد  
 و بعد از آن بکنار گنگ آهه خود را در ریزان بادر بنجید و بنزار ماده گاه خیرات کرد  
 لغت کبندی که بالامر کورش عبارت است از نیت من فله الحاصل در همین اثنایک  
 از خاندان من نشین سورا بانی زوجه سیواچی که مادر راجه رام است ساخت که سیواچی  
 سبناچی پس خود را که از زوجه دیگر است میخواند و بی عهد سازد چنانچه او را باین  
 اراده از بنا لاطه پدید است و اغلب که عقیدت درسد و مختار میاست شود و نگذرد

ازین کلمات مستند استیم شده زهر در طعام سیواچی انداخت تا آنکه او قالب  
 حاکی گنناخت کار پردازان با هم متفق شده آتش دادند و راجام را بسره کردگی  
 برداشته و زکر و قیس سنبهاچی افتادند و خطوط فاساد سازش مشعر بر دستگیر ساختن  
 بارکان او فرستادند و خود جانب نبال حرکت کردند تا آنکه سنبهاچی برین دامیه افتاد  
 یافتند در مخالفت خود کو مشید و بتلیل ایام و تالیف برتکین ارکان دولت  
 مخفی پرداخته راجا لرام برادر خود را مقید کرد و بنا بران مادرش بغرب خنجر خود را کما  
 ساخت و نولابائی در آتش غم سوخت و فات سیواچی بست و چهارم ربیع الآخر سال کبیر  
 و نود و یک هجری وفات نوشته اند

## کیفیت آغاز ریاست سنبهاچی بعد وفات سیواچی پدرش

چون سنبهاچی از لفظ برادر و بلاک مادرش و بعضی حاصل کرد و برسد حکومت  
 شکن گشته تو جبر و غمیه مخالفان گماشته باز از سیاست گرم ساخت بانوجی پنهان  
 داد و حاجی گنگ را که مصدر فساد بود و بدقتل رساند و وابستگان سوباجی نایک را از مالک  
 خود بدر نمود و شفاعت هتی را از چهارک و کوسه کی و نوکوی جو لکر و هدی نبالکر  
 جان بخشی سو روخته انانچی پخته کرده خانه های آنها را بفضط آورد و محتاجی با باراک  
 از کاطان فن خود بود و حق تربیت برگردن سنبهاچی داشت از بنارس طلب داشته  
 و خطاب گیتی گنشن مخالف نموده مختار امور حکومت ساخت و در دیوان عدالت  
 با اتفاق او نوشته قانون چه انتظام ملی قرار داد تا همیشه اجرائی عمل بدان دستور  
 باشد گنگی پادشاه و بالاجی موم داد و بهیر و جی پتبه و غیره سه داران عدالت کیم  
 مشیر و سنبهاچی روزی خود مقرب کرد و برسد ریاست بر شامندی خلاقی و دلدار  
 رعایا نوشتند موم عدالت کارخانه جات پدید آمدند خود گرفتند سپرد افخاص متدین



اگر چه در ماز آصفی بیان اجمالی آن بر نوک خامه محرر سطور گذشته است اما اینجا  
 بر طبق فرموده آمر موافق تر مفسر بندی بکمال اینکه الما مور معذ و بتفصیل بر کدام می  
 پردازم و الفاظ هندسی را بدستور محاوره هند بکنده رقم می سازم از نقدیات و غیره  
 چون پنجاه هزار لکبه زبور طلا چهار پله نه کنده می رسد سینه زده پله سه کنده می آید این آلات  
 بست هزار کنده می رسد آلات چهار صد و پنجاه پله چهار صد کنده می رسد آلات چهار صد  
 چهار صد کنده می نهد چهار پا و کم شش کنده می برنجی و صد و هفتاد و پنج پله شش  
 فولاد چهار هزار کنده می مرادی یعنی ننگه مس شصت لکبه حواله صوبه داران مابست مصلی  
 سه لکبه چون در قلعات پنجاه و چهار سبزه هزاره چون که مجموع بست و سه لکبه چون  
 می شود تمام شد موجودات فزانه ثقیب که از اشرفی در و پستیج تقلم نیار در و شاید تحویل  
 دیگران باشد همیشه جمع خرچ آن ملاحظه میکرد و جواهر خانه از الماس و مالک و پسته  
 و دیگر ارج در و درید و مرجان و لیسینه و نیلم و کوسیدک و انگشتیها و پرتله مرصع  
 و دیگر یعنی از سیر و طره و موارد و سه بیج مرصع و چند رکبه و سیس پهل و یک پتی  
 باز و بند چنان کرن پهل لول کل گنگن با تلیا و پسته می ملائمه شمار و قیمت تخمینا شصت  
 مال مینویسد در موجودات تو شک خانه که آنرا جا مدار خانه میگویند پارچه پستی زر  
 و دوزی یک لک تمان دستار و سیله زر و دوزی و ساده از جامائے مختلف بیج لک  
 پارچه ابریشی چهار لک شال باب بیج لک کمر بند گجرات و غیره پنجاه هزار کتاب بیج لک  
 یعنی کتاب ساد و دیگر هزار مقرر لایک لک طاقه قرطاس سی هزار و دود و دست از آن  
 انسانی و پر پشه پانزده هزار بالا پوری هشت هزار دولت آبادی هفت هزار و دود  
 موجودات خوشبوئی خانه و غیره و قرض بست هزار پله بست کنده می جو تری یعنی بسا سه  
 سه کنده می جائے پهل یعنی جو زبویه سی هزار کنده می زعفران چهار کنده می عنبره هزار  
 کنده می اگر چه دو کنده می چند پنجاه هزار پله با فصد کنده می گشتا که چندین بیج صد لک

بیج کهنڈی کا نور چہار کهنڈی عود یعنی اگر وہ کهنڈی گلال بست ہزار کهنڈی منقہ  
 بیج کهنڈی اکبروت یعنی چار مغز سے پلسم کهنڈی با دام دو کهنڈی خرماسی ہزار پر  
 کهنڈی کچور یعنی خرماسے تیر چہار ہزار کهنڈی مغز نار جیل پنجاہ کهنڈی الاچی سے کهنڈی  
 روغن خوشبو چہار کهنڈی روغن سکندہ رای دو کهنڈی روغن خلیبی تیج کهنڈی روغن  
 پنپا بیل دو کهنڈی پیار می یعنی نوقل ہفت ہزار کهنڈی گوگل یعنی مقل بیج کهنڈی  
 زرد چوب پانصد کهنڈی بلبید یکھد کهنڈی رنگی بر دو ہزار سی صد کهنڈی مغز و شتر  
 بست ہزار شیشہ مرچ سرخ پنچہزار کهنڈی ششخاش صد کهنڈی سیاب دو کهنڈی موجودا  
 مودینا نہ و مطبخ شالی ہفتہ کهنڈی کو درم یعنی گندم دو کلبہ کهنڈی نخود پنجاہ ہزار کهنڈی  
 ماش دو ہزار و ہزار کهنڈی مونگ بست پنچہزار کهنڈی اور ہر کھنڈی روغن  
 بست پنچہزار کهنڈی روغن تلخ ہفت ہزار کهنڈی انگور زہ سہ ہزار کهنڈی زبیرہ دو صد  
 کهنڈی صمغ سی صد کهنڈی کوبی چندن دو صد کهنڈی گنجد سفید وہ ہزار کهنڈی بزمال  
 وہ ہزار کهنڈی ابرکہ وہ ہزار کهنڈی نیل وہ ہزار کهنڈی کمرست دو صد کهنڈی شنگوف  
 سی کهنڈی کاسے پہل پنجاہ کهنڈی رنگار دو کهنڈی پمیل دراز دو کهنڈی پیلامور دو  
 انیون صد کهنڈی اجوائن یکھد کهنڈی شہد یکھد کهنڈی نوساد یکھد کهنڈی برادہ  
 آہن ہفت صد کهنڈی گنجد سیاہ دو صد کهنڈی بیخ رای بہوک یکھد کهنڈی بیخ لالا  
 یکھد کهنڈی بیخ ملباسر یکھد کهنڈی بیخ مور یکھد کهنڈی بیخ صری سال چہار صد کهنڈی  
 دال اور بست ہزار کهنڈی دال مونگ دو صد کهنڈی عدس صد کهنڈی مشکو سفید ہزار  
 و پانصد کهنڈی نبات سی صد کهنڈی نمک پانزدہ ہزار کهنڈی سیر شک پنچہزار کهنڈی  
 پیاز سی صد پنجاہ کهنڈی قند سیاہ یکھزار و شش صد کهنڈی موجودات صلاح خانہ شمشیر  
 سی صد قبضہ کہا تھا در صد آہنی ہفت صد سر چہ چہ ہزار چہ ہزار پستہ دو ہزار سپر  
 یکھزار و سی صد چہرہ دو ہزار تیر چہ ہزار کتر چہ ہزار چلتہ مینی پنچہزار خود چہ ہزار تیر شش ہزار

حلقه کمان بست نیز اسبیل دو هزار سما ساسه هزار کردت پانصد باروت رکاب  
 دو لکبه کبندی پالکی سواری سه هزار آفتاب گیری دوازده هزار دو آب کشی کبزار و  
 پانصد پنجه نخت هزار کبندی موم سینه ده هزار کبندی رالیه هزار کبندی گوله آبی یک لک  
 دفت نه صد نفاره یک هزار دو صد شاخ یعنی نرسنگا هشت هزار موجودات دو آب اقبال  
 پانصد زنجیر اسپان عراقی شش هزار اسپان ترکی هشت هزار اسپان دکن ده هزار -  
 مادیان اسپ نه هزار اسپان محسن نخت هزار بابو ده هزار شتران سه هزار ماده گاو و گنیز  
 جاموس پنجاه هزار گاو میش پنجاه میش دو گوسفند ده هزار زگاوان پنجاه هزار اسپان حواله بارگیری  
 پنجاه هزار فیل حواله جا حداران یکصد و بست و پنج زنجیر فلام و چیل کبزار کنیزان ششصد و هشت  
 قلعات متعلقه از قدیم جدید که بنظر سنهاجی گذشته است اینست راست گدازه دو کانه کرمانه بدر گدازه  
 سیرنگ گدازه در دهن گدازه سیس گدازه کویل گدازه الکان گدازه الکافی سو دبا گدازه پر بل گدازه متهن گدازه  
 بسنت گدازه الکبا گدازه بنا لار سال گدازه تیر گدازه نار این گدازه سور گدازه سازنگ گدازه کور که گدازه  
 ککن گدازه کوزند گدازه درو گدازه قلعه تانه بار کا گدازه کوزنگ قلعه رکهای سورنگ گدازه بهیر گدازه  
 کال گدازه جونت گدازه ماون گدازه میان گدازه مان گدازه بلونت گدازه ستاره خور دستار کلان  
 قلعه ماهولی کا و راسان گدازه بهاند گدازه دیو گدازه قلعه موکری مولاک گدازه اسپر گدازه بلف گدازه  
 اوجب گدازه پال گدازه کلیان او دوت گدازه بر سه گدازه دسال گدازه بهوپال گدازه نامی گدازه  
 قلعه نامری کومل گدازه موند گدازه تیب گدازه کشان گدازه رتن گدازه بهر گدازه نرسنگه گدازه بی گدازه  
 دیرال گدازه منوهر گدازه بهو دهر گدازه کنک گدازه راجندر گدازه راج دس گدازه من موهن گدازه قلعه  
 گهوسالا و هر دی گدازه بر شش چندر گدازه جیون گدازه دندن گدازه چندن گدازه بیجا گدازه رام سین گدازه  
 سیتا گدازه بیجا گدازه قلعه اجیل مل سها و هر گدازه قلعه بهادی ماین گدازه متبر گدازه بی درکن کو دبا گدازه  
 سنبت گدازه بهار گدازه سرد گدازه قلعه تونیری قلعه که در قلعه ملهن قلعه مارلی دیا کهر گدازه راجا  
 کرن گدازه قلعه لوبانا لخور دجو پر لور قلعه سو بهاسو بر گدازه دنک گدازه بچتر گدازه مرود گدازه کبیر گدازه

اوسید را تا گدازه نین گدازه چندر گدازه اراک گدازه مالو بند و الوشت گدازه اوجا که گدازه نین گدازه  
 قلعه کاوین هم گدازه کبیرا گدازه پانزدن گدازه چیتن گدازه سیدی درک قلعه کند و رسو درن  
 درک مالون چون کو تون قلعه مرخ بالا مار و نما گدازه قلعه کربار کو تدا ل اکول قلعه مانویر  
 ملکا پور جالی سبت گدازه سند گدازه جادن گدازه چندر گدازه بهندار گدازه مدن گدازه قلعه طبر  
 قلعه کاتوی مکل گدازه بسرام گدازه چیتن گدازه قلعه راون تبا قلعه کبیرا گدازه مرک گدازه  
 قلعه ویشا پور پرتاب گدازه سبک گدازه قلعه اکن کو شلا گدازه قلعه کورنده قلعه رودر مال سنا  
 قدیم سنکار گدازه قلعه درک کباری رتن گدازه و کر و قلعه کلبان قلعه کوس قلعه سررام  
 قلعه و اهل قلعه راجپور کبیرا نیری قلعه طامی قلعه چندیر قلعه جو ر قلعه خانسیس و غیره  
 چندی ویرول سا جاکو جرابنیر بانک گدازه چون سنبها جی بر این همه ممالک و ثروت پدید  
 یاننت خیره سوری پوزنبت بعالم گیر پادشاه بحال داشته اداها سے خارج آسنگ  
 بظهور آورد و باد صف سرفرازی منصب که شش هزار می شش هزار سوار از چنگا شاه  
 داشت تعدد حضور نگردد و شش سیاطوس ندر یاننت و شاه نبراده محمد اکبر که از پدر یعنی محمود  
 بدکن رفت پناه داد لہذا بادشاه را استیضاش مرکوز خاطر بود تا روز سے شیخ نظام  
 آبادی لقب بمقرب خان قابو یاننته از کو را پور بر سر وقت سنبها جی که مع کلبس مشغول لہو  
 و عیش طبر بود تا وقت آورد و مسافت چهل کرد و ہشتاد سربو قطع نموده و جنگل با سے  
 صعب المسالک و کتل با سے دشوار گذار نور دیده در رسید سنبها جی الملامت یافتہ با جمعیت  
 موجودہ معدودہ مقابل شد جنگ سخت و پیوست قضا را در اول زد و خور و دالتاب  
 نابره پیکار تیر سے کب کلس دیوانش رسیدہ بر زمین آورد و دستگیرش کرد و سنبها جی  
 تاب ثبات در خود نیافتہ پناہ مجبوظ چار دیواری گرفت اظلام غلغله و شیخ مذکور دیوار جنگا  
 قدم جرات پیش گذاشت و آن بے بال و پیرا اسیر نمود و آخرا حسب الطلب بادشاه  
 بحضور آمد و ندو حسب الحکم سلطانی کمال تادیب مع کب کلس بقتل رسا نند میگردید

و قتی که سرد و کهنه بود با دشا ه رفتند زبان بغض لایعنه کشاندند و بیخ از درشت گوی  
 باقی نگذاشتند و تا که جان در قالب بود آثار عجز از سرد و معانیه نشد سرداران سنهاجی -  
 بر این ماجرا توقف یافته با خود اتفاق کردند و برادر کوچکش را در راهسیری قائم مقام کرد  
 شیوه تفرده زیاد از سابق گزیدند چنانچه از تواریخ اسلامی ویم از جلد اول دشانی -  
 ما شامسفی پیرایه ایغاج می پوشد خلاصه کلام اینکه عالم گیر با دشا ه بعد قتل سنهاجی در  
 او اخر عمر خود از فام مرثیه برآمده مصاحبت قرار داد این شرط که سر بعد از حصول  
 ملکی در پویه بهیغه سردیسکی حصه مرثیه مقرر شود چنانچه احسن خان عرف میر ملنگ را  
 با اسناد سردیسکی نزد سرداران مرثیه فرستاد از آنجا که آنها را استدعای تفویض  
 راجه ساهو پسه سنهاجی که در قید عالم گیر با دشا ه آمده بود و پادشا ه نظر بصغیر سن از  
 قتلش گذشته به تربیت پرداخت و متصل خرگاه خاص در کشک داشت نمودند و پادشا ه  
 شاه عالم را با استقبال خواستند با دشا ه نظر بسواس بدعبدی آنها ازان اراده باز  
 آمد میر ملنگ را پیش خود طلب داشت و فتح صلح نمود آخر در عهد شاه عالم سر صد ده بود  
 سردیسکی از حصه رعایا بمرثیه مقرر شده سند حواله گردید و چون شاه عالم بعد فتح کما  
 بخش در ۲۱ هجری بکهنه او دیکصد دست دیک بر کاشمش مظفر گشته معاودت بند  
 نمود صوبه داری دکن با میر الامرا ذوالفقار خان مرحمت فرمود و او دود خان پشی را  
 نسبت خود داده در دکن وا گذاشت دود خان با مرثیه موافقت تمام کرد و قرار داد  
 که آنچه از ملک وصول شود سه حصه از سرکار بادشا ه باشد چهارم حصه از مرثیه سوا  
 و پنجم حصه سردیسکی از حصه رعایا که با لامر گور شد اما سند حواله نشده بود که صحبت  
 محمد فرخ میر بادشا ه از سادات بارهه یعنی عبدالله خان و حسین علیخان که وزیر  
 بخشی کل بودند بریم خورد و حسین علیخان بکن آمد پادشا ه در باب گوشمال حسین علیخان  
 بسا سورا جبه که ذوالفقار خان و ساقدار خود از قید با آورده بر راج دکن و سرکردگی

مرید با قایم نموده بود متواتر نوشتن مشین علیخان این معنی را در یافته بتوسط محمد انور  
 و شکر اجمی لها بشرط عدم تاخیر و تاراج ملک و عدم قطع طرق و نگاهداشتن پانزده هزار  
 سوار در رکاب انظم دکن صلح منعقد کرده موافقت تمام بهم رساند و اسناد و چو تبه و  
 سده و یکی شش صوبه دکن بهم خود با تنخواه لوکن و غیره ملکی که راج قدیمش نامند  
 حواله نمود و بالاجی بن بشنو ناتهر از برابره لوکنی و کیل سا سوار راجه را با اتفاق شکر  
 لها رسد کرده جمعیت پنجاه هزار سوار کرده همراه گرفت و در اندک ایام هر دو را بعد  
 غزل محمد فرخ سبر و اجلاس رفیع الدرجات رضت دکن داده تعیین عالم علیخان نمود  
 آدم بر احوال ساهو راجه آن اقبال مندانلی همراه پدر با سپهر آمده در حضور  
 عالم گیر بادشاه آمد منگو نظر بادشاه گشت بادشاه نظر کیم عمری او از سر خویش گذشت  
 بهت به تربیت او گماشته متصل بارگاه عام در کلال با زفر و داد و در منصب بخت هزار  
 بخت هزار سوار و خطاب راجه سرفراز فرموده و بعد چندی حسب التماس زوال فقار خان  
 تفویض گردید در همان نزدیکی انتقال پاوشاه سردار آن بلند بخت بر چهار باش  
 راج نشسته سرداران مرشد و اسلام را با خود گردید و ساخت و بر سپهری مقلند داد  
 کار بار ریاست خود به بخت کس که آنها را داشت پرده ان یعنی بخت وزیر گویند  
 سپرده بفکر شد و بر سندان نشاند و نشاط و عیش و انبساط ممکن گزیده و فاش به اعانت  
 سلطنت بردوش کشید و فراغت تمام گزید از آنجا که ستاره اقبال او در ترقی بود  
 عموم انقلاب و اختلال سلطنت روز بروز بدین گرفت اول حال عالم گیر بادشاه  
 رضت لبرائے خاموشان کشید و ثانیاً شهنشاه را در محمد اعظم شاه با کوبه سلطنت وارگان  
 دولت از دکن سمت دارمخلافت و ملی ستانف و با بهادر شاه برادر خود که از لاهور  
 بقصد مقابله بر رسید در سواد جا جموده گردید و کبر با دشمن و آراسته گشته گردید تا  
 بهادر شاه بتالیف امر لے دکن قدم زد دکن گذاشته کاخش با عدوی خود را

که رونق افزاست حیدرآباد بود و در سواد قلمه نول کند و جنگ کرده زخمی شد و دستگیر  
 و در همان اوان سنه دسکی پیشه و طر سرحد ده روپیه از محمد رعایا پادشاه مرجهت فرمود  
 را بقا امیرالامرازد الفقار خان که مرلی ساہو را چہ بود صوبدار دکن شسته داد و خان پستی  
 نائب گذاشت و داد و خان را نظر بخواست رعایا بخود داری خاطر داری مرجهت مقدمه شد  
 تا آنکه ارتحال بپادشاه رونود و سرج مرجهت تمام در سلطنت راه یافت و در میان شاه و  
 وزیر با خاطر پنج نفاض گسترده گردید حسین علیخان در دکن آمد با داد و خان جنگیده -  
 اورا گشت و با ساہو را چہ موافقت بپرسا ندہ سنہ چہارم حصہ حاصل ملکی سپرد و دسکی سنہ  
 بہر خود تسلیم نمود و فوج از دہمراہ گرفت موافقت دورہ فلکی مرجهت ترقی اقبال ساہو را  
 شد و بخاطر مرجهت تمام در انتظام ملک پرداخت چہ خمس و خا ر دکن از توجہ عالم گیر پادشاه  
 برنت و روپ آمدہ بود و از سلطانان و زمینداران با اقتدار نامی مانند کہ خا را در دول با  
 را چہ ساہو بتلیہ ملک از صاحبان فوج و اختلال سلطنت اسلام بنا بر نفاق اسیران غنیمت  
 دانستہ بفران خاطر قدم در پیش و کامرانی گذاشت و در ہر برگندہ و نائب مستقل یکے -  
 مکا سداد کہ تحصیل زجر چہ تہ کند دوم سر و سیکہ کہ در رسوم آن وصول نماید مقرر کرد و واقرا  
 خود را تقویت تمام بخشید ہر سوچی را بملک کرنا ٹک و زباز نامور کرد و دایا جی کاکیو اڑا  
 رفیق ساختہ بگجرات فرستاد کاہنوجی و داہنوجی و سیتا جی پیرسہ برادران برادران ہر سوچی  
 در کلاکت حاکم گشتند و ہر سوچی را دیا جی نام فرزند شد و ازو گرہو جی متولد گردید و اد -  
 چہا ر پسر با داد و گذاشت جانوجی مو دہا جی ساہا جی شہا جی اولین بیٹے جانوجی بر حکومت  
 بر ابلوہ گرفتند اصحاب ساہو را چہ آسودہ عالی فارغان زندگان با نھرام رسانیدند  
 سنہ تانی حرام کار بو دہر جان جمیلہ از رعایا و سپاہی می شنید بزور زور طلبیدہ -  
 سبب ششم نمودہ سر میدا د اکثر اوقات بنام کسانیکہ زن شکیلی می یافت خود رفتہ و ارشاد  
 بیخند و غنڈ بد کردہ شب با سماندہ روزے خبر یافت کہ سپاہی زن زیبارو داد و او زون

محال پیغام وصال فرستاد آزن عصمت سرشت شوهر خود را زین ماجرا اطلاع داد  
 شوهرش اشاره کرد که بگره حیل و رقی و مدار آنها در خانه طلب نماید و خود بشهرت سفر اسباب  
 بر آورد و روزانه کوچ نمود و شب تنها بخانه آمده ستواری نشست تا آنکه ساپورا بجهت آنها با یک  
 خدمتکار و دوسه جوان چوکی وقت شب موافق وعده بخانه سپاهی آمده بساط مباشرت بنا  
 گسترده و جوانان را بر دروازه بجا نطق قایم داشته خدمتکار را بطلب شراب و غیره آتیا  
 طلب فرستاد زن عصمت آب موافق ایامی شوهر ساپورا را از جا جلائی توالت شراب  
 مدبوش نموده شوهر را مطلع گردانید شوهر از کین گاه بدربسته در دروازه خانه اندرون مینویس  
 ساخته دست و پایی آن مخور بر پیمان بسته جاستوئی بند کرد و پاس نمک منظور را  
 قتل نکرد اما کفر ریگ را در مقدمتس فلانده در غن زردی بانقیده در کچه انداخته چرلنے  
 افر رفت و آنرا همان دستور در خانه گذاشته از راه دیگر مع زن خود روان گشت -  
 و معقود الخبر گردید چو کیداران بگمانیکه راجه شغول عیش اندبے فکر نگاهبانی آخر رساندند  
 تا آنکه صبح شد و آفتاب طلئید نور کتکار ساخت چون دیر بسیار طوطو ظگر دید و دروازه را  
 اندرون آمدند و ساپورا را نیم جان گرفتار این حالت دیدند محفی در پالمکی انداخته بخانه  
 آوردند و در سراخ مرقب این کتکار شدند آخر از و نشانے یافتند و ساپورا را از غیبت  
 یا بالضم بکفر کفر در همان دوسه روز قضا کرد و رقا در اخلاصے این امر کوشید و بمنزل  
 رسانیدند تاریخ وفاتش در کتله بجمعی بکهنار و یکصد شست و سه بجمعی نوشته اند چون  
 ساپورا را لا دل بود و رام راجه پسر راجا رام خلف سیواچی را بسرواری برداشته و  
 در ستاره که دار الاماره مرثه است مستند نشین ساخته بند دست آتیا بقصد خود آوردند  
 چنانچه تا حال همان جا توالد و تناسل راجه پائے مذکور است و بزحوال تفضیلی اولاد ایشان  
 اطلاع نیست مگر نام توزکے باقی و کامیابی پردهان برسم ظاهرا خلعت و غیره از آنجا مسله  
 چون انقضای دولت مرثه از ساپورا باشد و اگر دوسه سروا مرثه که ابتدا نوکی سیواچی



بودند و بعد از آن دامن دولت آصفیه بدست آوردند و تا حال اولاد آنها فرودکش از بخانه  
 دارند بقلبی آرام تا نام آنها نیز بر صورت روزگار طفیل احوال مرید ثابت باشد راجه  
 چند رسلین جاو و پدرش دینا جی جاو از سرداران معتبر سمرقانی سببای بیوسله  
 بود همواره با فوج بسیار بتافت و تاراج ملک می پرداخت بعد وفات ساجورا چه نوکری  
 پادشاهی امتیاز یافته بهالکی وغیره محالات صوبه بیدر در اقطاع او مقرر گشت با چهار هزار سوار  
 نوکری میکرد و در تعلقه پنج محله که در جاگیرش بود سه کرد و سه کشنا بالائی کوچی قلعه مخمور  
 ساخته چند رگده موسوم نموده آصفیا به مغفرت تاب پاس او بسیار میکرد و زندگی و دست  
 باجی را و با نواب مغفرت تاب بعد محاربه معصومه بشهر و آنچه قرار داد و بخت را ایضا صلح -  
 این هم بود که دینا جی جاو بخانه اش نهانه قدم نهاده نواب براسه پذیرا می این امر  
 خود بخانه دینا جی جاو و تشریف برده اظهار باجی را از بر زبان آورد و دینا جی گفت نام برده  
 از امانا نوکران این کس بود و گویا اتفاق نگرده که بخانه اش رفته باشم نواب فرمود  
 تشریف بردن آفتابان بخانه لازمان و بهترین وجه منتظر سرداری نیست بلکه با بیعت افزایش  
 آبروس ملازمان خود است و این شیوه اکثر داریم و نوکران را می نوازیم اصحاصل دینا  
 جاو بر طبق فرمود نواب بخانه باجی را آورد باجی را و چار کرده پیاده باستقبال شنافت  
 کنج پالکی گرفته بهمان راه بر دتا و دست بسته پیش او استاده ماند خوشامد صله باجی را و که  
 بر خود غلط نشد و زبانه تکلمین دینا جی جاو که تشریف لزل نگشت هر گاه نواب بخانه باجی را و تشریف  
 ملاقات میرفت دینا جی جاو و همراه سواری بوده وقت فرود آمدن با جوق خود طرفه بر فیستقل  
 تمام میداشت الحاصل است که سمرقانی بکندار و یکصد بخلوشش همجری پس از فوت او پدرش راجه  
 را چقدر بکس او قرار یافته بهت هزار سه و خطاب به راجه سر اعتبار برافراشت -  
 اما از نادرستی در خانه او را و بیدار سپاه طلب خواه بود و در عمل صلابت جنگ بنا بر بی ضدی  
 او اکثر محالاش بظبط درآمد و باز بتقریبه جمال شد گاسبه نوکری میرسید و گاسبه تغافل

میکرد در ایام ولی عهدی نظام الدوله آصفیه که لشکر اسلام در ملک مرثیه در آمد نمود و  
 بر روز تعیین و آویز بود با آنها در ساخته مسجد با جمعی برخاسته رفت چون تکلون مزاج بود  
 و قباحت همی اصلا نداشت پیش آنها هم ساکت الا اعتبار گشته بعد چند سے در دولت آباد محبوس  
 گردید و بواسطت بعضی از انبجار هائی یافته بعد صبح جرایم اداست گویان پیش نظام الدوله آصفیه  
 آمد و بجای منصب و جاگیر دستور سابق مورد عطف شد چون آخر با اندوخته کفایت نامناسب  
 سرزده الطینان از میان رفت آصفیه او را نظر بند فرموده و قلعه گول کنده محبوس ساخت  
 در انجا در گذشت و دو پسر از او باقی مانده بجا گیر قلیل از محلات ارنی بسر می بردند آنهم در گذشتند  
 حالانام و نشانے از آنها یافته نمی شود **راجہ سلستان جی** از قوم مرثیه ملقب به بناگر  
 بجای نایک نیر و انگ پال که از اعظم زمینداران دکن است ابتدا بنو کر می راجہ ساہو  
 می پرداخت و بپیشکش او معروف بود در عمل نظام الملک آصف جاہ امتیاز برگرفته منصب  
 بہت ہزاری و بتولدار می سرکار بیٹرا در بعضی محلات سرکار فتح آباد و صوبہ خجستہ بنیاد  
 و پگنہ جوہلی پاتہری صوبہ خراجہ بلند گردید با سہ ہزار سوار نوکر می میکرد و سالکے کو نواب  
 مذکور بہ رحمت حق پیوست بفاصلہ چند ماہ سال ہزار و یکصد و شصت و یک ہجری او ہم فوت نمود  
 پس از ان ناصر جنگ شہید در ایامے کہ غزمت پہلی جرمی نمودہ قریب سکنش رسید بنونہ  
 پسر او با فوج خوب بر آمدہ در کنار لشکر اسلام خیمہ زد ناصر جنگ مراعات سرمداری اندوہ  
 اول بسم تعزیت بمنزل گاہ اشتافت و بیافتن منصب و خطاب ارنی و تقرر محلات پد  
 در جاگیر گلشن آرزو سے او سر سبز شد در عمل مصلحت جنگ حفظ و ہیراج بر نام او افزود  
 در سنہ ہجری ہزار و یکصد و ہشتاد و کسر سے پیمینی سر ادر شد پسر صغیر سے کہ از دامادہ بود  
 جائے او سرداری چہرہ بر افروخت اما چون پاسے ویرینہ در میان نبودند دست محلات  
 و رسیدن بنو کر می بیج صورت دست لہذا بعد یک دو سال قلیل از جاگیر برود گذاشت  
 بعبط در آمد چون پسر مذکور کہ بہت را و نام داشت قریب بنشاب رسید محلات ویرا از

شربتخواه یافت جوان خوشه و بود در بین جوانی ناکام از زندگی رفت راجه پسر بیجا  
 پسر پیر و بی سر که که فرقی است از قوم و بنگر نیاکانش در فوج اناکو ندی که برکنار دوری  
 تنگ بهما واقع است و سابقا مکان نشست راجه با بود توطن داشتند و تقریبی از آنجا بر آید  
 در دیهات قریب بلد و بیجا پور سکونت در زید ند پیر و بی در عمل نظام الملک آصفیا و منصب لایق  
 و بتولاری پرگنه پالم صوبه بید رس فرامی یافته بنوکری می پرداخت چون در گذشت اگامی  
 پسر کلانش بجای او تقرر پذیرفت و در غمته رفت و منصب هفت هزاری و خطاب راجه پسر بهما  
 و افزونی اقطاع چهره مغرت بر افزودن سال هزار و یکصد و نود و هجری بعدم سر استادت -  
 با زبان فارسی آشنائی داشت و در فن کبک و دودره که عبارت از کلام سوزون زبان  
 مردم مابین گنگا و جینا مابود و موسیقا فیما می کرد در اقم مسطور با و سه ربط خاصی داشت پسر  
 از و پسرش سد برام و برادر زاد هایش جاگیر ارثی را بتقسیم یافته سر رشته لازم پیشی سرکار  
 داشتند حالا بر احوال آنها الملاح نیست چهار او جالو جی حیونت بنا لکر -  
 پسر را در دیهات است که در عهد غلامکان منصب عمده و قیاتی دکن سرفرازی داشت و چون  
 با سدان راجه سا هو بهوسله که در سر تنگ بار ساندیده بود اینها بعد قرار یافتن صلح با حسین علی  
 شکایت ارمیان آوردند و بنظر داشت آنها او را بعد از عقید ساخت در ایامه که نظام الملک  
 آصف جاه از مالو اراه دکن پیش گرفته عبور زید با نمودند درخواست محمد انور خان ریائی  
 یافته بملک برهان پور تعیین شد او که آبله در جنگ داشت بر سلطت محمد غیاث خان بانوین  
 مذکور ساخته جلا قات پیوست و در جنگ عالم علیخان و مبارز خان عا د الملک مصدق  
 خدمت گردیده و منصب هفت هزار و هفت هزار و سوار بلند مرتبه گشته بعد فوت او نامبرده  
 بمنصبه در خرد و تقریر محالات ارنی و بتول علم اعتبار برافراشت سلیقه جاگیر داری خوب  
 داشت تا بادی اقطاع پرداخته فوج شایسته فراهم آورده و در محاربات رایت تهوری  
 از آنجا که مسیر منصوب بود و واسطه جواب و حال سران مرشد دکن می شد در عمل نامرتک

بختاب حیونت ناموهزی اندوخت و در جنگ پهلوی با فرین مزبور مصدر ترودات شاست  
 که دید اگر چه در انسیه فرسید نامی مقتول شدن او بنام نامبرده هم افتاد سال هزار و یکصد  
 و بنقش و دشش بگری بدار عدم شتافت پسر کلاتش را حیونت که آثار رشادت از چهره او  
 لایح بود و همین جیات او در گذشت الحال پسر که چکش مہارا و در او زنبها پسر حیونت  
 مزبور بطریق ارث بجایگیر او کامیاب گشته بنو کرسی سرکاری پر و الا نذر او زنبها سے کور  
 جوانی است چشمه و جوانمردی با همت و دلش درین ایام که خزان سرداران قدیمی است  
 آب تو رنگی دیگر دارد چون بتقریب نسوید این اوراق تحقیقات قوم بخارا که رسد رمان  
 بلاد و سا که است اتفاق افتاد نظر تازگی عن اینجا میطر از ده که خالی از معلومات نیست -  
**قوم بخارا** را این گروه را در فرین است یکے را بهو گیا و دو دین را بهرتیا گویند بهو گیا است  
 بنت پاژا یعنی قسم دارد و بهر قسم صاحب گادان بسیار داین قوم در آفاق گردی فادو  
 رسائی بلاد و مسکه بهر سمت که قصد نماید بے نظیر است رسوائے آنها کسے مشکفل این امر  
 نمی شود و بموجب قول سردار فوج آمد و شد و فراسی گادان دارند و بهر فرقی صاحب بلک  
 نشان و علم و زبان اینها نیز صاحب سلاح می باشند و فرودگاه وجود و باش اینها را  
 مکان معین نسبت زن و فرزند و سامان خانه و ارضی همراه دارند و شبانه در بادیه بی و درق  
 آب و گاه دیده فرود می آیند و سواس از جانوران درنده در بزین و دزدند و گادانها  
 شمشیر صنایع نمیکند گویند از قوت سحر دبان شیر دافی و دست دزد در بزین بند سازند بلکه  
 زنگوله کرده ن گادان که مقدم گادان دیگری باشند از سحر تعبیه کنند که هر جا صدائے آن  
 میرسد دبان موزیات بند میشود و فرقی دیگر که با سم بهرتیه است اگر چه تمام شیوه مذکور  
 دارد و اقسام آنها پنجاه و دو پاژا مقرر بجز صنایع مخصوص خود بلک و در دست نمی رودند -  
 در نواح اورنگ آباد و پونہ و غیره فرقی بهرتیه سایر دایرہ از مالواد و کون و خاندیس و  
 نواح دیگر غلہ رسان و فرقی بهرتیه در صوبہ میدر آباد و صنایع ناگپور و وراژ و کنا کشنا

نگاه پوری نماید نام سردار قوم بهوگیا بهنگی و جنگی است و نام سردار قوم بهرتیا لجن اگرچه  
 اینها در سلف گذشته اند اما در اولاد آنها هر که پیدا میشود تازه ساز خاتم اجداد خود است  
 و شماره گادان اینها بر وقت تالکوک میرسد و سنا زمت نیامین هر دو قوم بنا بر ضلع نوری  
 بابرک مرحوم قومیت دست میدهد و عند الضرورت شش یک بلشکر هم میشوند و جنگ می کنند  
 چنانچه که نواب آصف جاہ ثانی متعلق دہار در ورنبر و مرہٹہ فی مہملہ مغلوب گم دیدند و مرہٹہ  
 خواستند خود را تا نایل خاصه رسانند بخار پستے بهنگی گادان خود را که قریب پنجاہ ہزار گادو  
 پر انبار بود گرد و پیش نیل خاصه کہ وہ حصار سے مضبوط نمود و چپ قلش مراد نبل آورد  
 کہ رسائی فوج مرہٹہ تا نایل نشد و نیامین ہر دو فریق شادی کھدائی میشود اما رسم کہ خدائی  
 طرفہ دارند کہ ہر کسے خواہش زوہبہ داشته باشد تن تنها در جوق فریق ہم چشم برود و خود  
 خواستگار سے نماید آنها اورا مانند ہمان داشته بسر انجام شادی پر واخستہ و ادنی موافق متعلق  
 داوہ رخصت سازند بعد ازان اہم تار است کہ در قوم خود رسیدہ ضیانت قوم کند اما  
 صاحبان دختر شریک اونمی باشند و مادر و پدر شوہر شادی فرزند خود نمی بنید زنان ہر دو  
 قوم زیور سنگین از برنج در پا دوست دارند و جوڑہ عاج از پنجاہ تا نبل می پوشند بلکہ دختر  
 نو کہ خدا بگوشہ مجر و چند تا چوڑہ آدیزان سازند معنی لفظ بہوگیا موافق قیاس بدو وجہ  
 معلوم میشود و یکے اینکه بہو یعنی زمین است و گیا یعنی کندہ کردن یعنی تمام زمین را ملے  
 می کنند دوم اینکه بہوگیا لفظ مرکب یعنی گرسند است یعنی از گرسنگی جاہاسیکر و د معنی  
 بہرتیا اینکه بار کندہ است احوال سطرے چند در احوال رفقا و سیواچی بہوسلہ  
 می طرازند کہ سردار این قدیم این فریق در ابتدا دہنابی جاوہ و سنا جی کپور پڑہ است -  
 کہ ہوادہ فرج کبھی با سیکر دند و بتاخت و تاراج ملک می پر واخستند احوال اولین بالاسنقل  
 ذکر یافتہ زمین را کہ علم سخت می افرافت پس از را با پسہ سہنبا بگفتہ زوہبہ او کہ بتونکہ  
 پس خود دسلل خود کار فرما بود دہنابی و غیرہ کشتند پسرش را نو کپور پڑہ چند سیواچی

بچایسته پدر می پرداخت و از دهم نامور تر گردید اولاده اقوام هر یکی در دکن موجودند  
 از سرداران مذکور در بهاریه اند که در ملک گجرات در آمد کرده اکثر صوبه مذکور را تصرف  
 آورده اند دیگر از سرداران رگبوجی بهوسله است که باراجه مذکور نسبت بهم قومی نیز داشتند  
 صوبه بڑا مستحق باد بود و ملک دیوگده و چاندا نیز بدست آورده از راه گنگ بملک بنگاله  
 رفت و عیوض چوتبه آنجا صوبه ادلیسه گرفت بعد فوت او جانوجی پسر کلاشن بجای او  
 چون فوت نمود چندکے میان برادرانش نزاع بود آخر برموده جوجی بن رگبوجی مغز گرفت  
 و او سند نعلقه بنام پسر خود رگبوجی حاصل کرد دیگر از همراہان او مرار را رگبوجی پسر است  
 که نعلقه دار سردان غیره محالات صوبه بیجا پور بود و ناسے بسر کردگی برآورد قلعہ کیتی و غیره محلات  
 بسیارے در تصرف داشت حیدر علیخان مطابق سنہ ہزار و صد و نودم در قلعہ مذکور محصور  
 نموده دستگیر ساخت و در قید او بعدم خانہ نهاد و سرداران جزا از اندازہ تخمیر بیرون  
 محضی نماند کہ از تاریخ مرہٹی تا احوال ساہورا بہ ترجمہ نموده شد و بعد از ان وقتے چند مشر  
 بر احوال سرداران کہ از راقم سطور ربط مودتے داشتند و ملاقاتها فیما بین می شد تا اینجا  
 از خود گذارش یافت حالتمہ احوال بنا بر تنمیم کلام برسم اجال می نگاریم زیرا کہ کیفیت  
 تفصیلی این گروہ در تواریخ اسلامی مثل تاریخ خانیخان و خزانه عامرہ و ماثر آصفی کہ از تالیف  
 مہر است بشرح و بسط تمام مندرج و بعضے سوانح کہ بعد انام کتاب مذکور بدریافت رسید  
 نیز شتمہ بنوک قلم می آرم۔

**آغاز کیفیت مداخلت براہمہ کوکئی در دولت مرہٹہ**  
**بہوسله و برکنار گذاشتن انہارافقط بنام کوکئی**

ناقلان صادق القول می آرد کہ بلا جی بن بشتا تہ کہ نامش در احوال ساہورا بہ ذکر کیا

اول حال در ملازمان دهنباچی جادو سنباچی منخرط بود چون جوهر ریاست و کار دانی دست  
 بر شدی بهر ساندن قدم در سوال جواب اسور غلبه گذاشت و از طرف راجه ساہو بیضه و کانت  
 و خدمت امیر الامرا حسین علیخان پیوست و وقتیکه امیر الامرا عالم علیخان برادرزاده خود را  
 بصوبه باری دکن گذاشته حسب الطلب عبدالله خان قصد شاہجهان آباد کرد بلاجی مذکور  
 بسد کردگی پنجاہ ہزار سوار متعینہ ہجرتی امیر الامرا گزید و باجی را در پسرش کہ بلند طالع -  
 صاحب اقبال بود اکثر سہراہ دهنباچی جادو بھنور ساہو راجہ آمد و شد میداشت و مورد  
 خطابات و معذرت روات میگردد و درین ایام افواج متعینہ شاہجهان آباد کہ بسد کردگی  
 بلاجی دہند بود با اتفاق سکرچی لہار کہ از پنچنگاہ امیر الامرا صاحب اختیار دکن شد  
 مراجعت بدکن نموده تعیین عالم علیخان کردید عالم علیخان را غیر از نام نماند و حکم حکم بلاجی  
 بشناہدہ شکرچی لہار شد تا آنکہ صوبہ داری مالوہ از پنچنگاہ فرود آمد آرام گاہ محمد شاہ  
 بگردہ ہر بہادر کہ از قوم ناگر بود مقرر گشت و او در سنہ یکہزار و یکصد و سی و نہ ہجری آمدہ داخل  
 گردید راجہ ساہو باجی را در بلعینہ سہراہ دادہ جاوہ فرستاد و او برگردہ ہر بہادر نظر کردید  
 گردہ ہر بہادر جنگ کردہ مقتول شد باجی را و سالم و فغانم خود را پیش راجہ ساہو راند چون  
 از دہرین فہم تر دسے شایستہ بظہور رسیدہ بود دشمنوں عواطف باچہ گشت دہرین اشار  
 سدی پت نامی سر کردہ ہشت کس پر دہان وفات یافت راجہ ساہو باجی را و را اہل  
 دیدہ خدمت سری پت متوفی با و فرمود و بعنایت سکہ کٹار سرفرازی بخشیدہ بمنصب پنہوانی  
 و ہر شکی گشت پر دہان فوافت چون او از قوم براہمہ کوکئی بود و برہن را در زبان بند  
 پنڈت گویند بہ پنڈت پر دہان شہرت گرفت سکہ کٹار عبارت است از یکہ ہر وزارت را  
 در کیسہ پارچہ داشتہ برگوشہ رومال بستہ بر کٹار گذارند و کسے را کہ سرفراز میفرمایند  
 عنایت میکند تا یکسے قلم دان وزارت باشد اہمیاصل باجی را و بر این خدمت غلطی  
 سرفراز گشتہ کلاہ گوشہ افتخار برفلک رساند و باجی بر او خورد و او نیز بد رجا مارت رسید

هر دو برادر در تمام ممالک بجان کوشیدند و در افتتاح تلجیات و رفت و روب  
 خاکشاک غمت نیه و فساد و اجبارت و جلادت دادند از آنجا که نیز استقبال بر اوج بود  
 هر جا که رومی آوردند فتح و دولت استقبال می نمود و بجز نیک نامی و خزان حاصل  
 نمی شد - باجی را و دکن را از مغسده پاک ساخته و بانظام واقعی پرداخته باهشتاد  
 هزار سوار و توپخانه آتشبار و پیاده های بیشتر با اتفاق چاجی برادر جانب هند و ستان  
 رخت کشید اول تویح او جین را دستخوش غارت نمود و بر صوبه مالوا متصرف گشته  
 از پیشگاه خلافت مظفر خان بهادر برادر امیر الامرا مصمصام الدوله مامور بمقابله و تنبیه او  
 شده تا بسروخ رسید - باجی را و مصلحت در جنگ ندیده عطف عنان جانب دکن  
 نمود و باز در سال یک هزار و یکصد و چهل و هفت هجری قاصد مهنه <sup>مستان</sup> گشت  
 قمر الدین خان وزیر امیر الامرا از حضور بادشاه بتادیب او تعیین گشته سی و هج  
 مفاصله فیما بین گذار گشته در ملک مالوا درآمدند - باجی را و نیز بمقابله هر دو امیر کبیر  
 دو جوق کرد یکی را بسرداری پیلاجی جادو بمقابله وزیر الممالک فرستاد سه چهار بار  
 جنگ واقع شد و جوق و دیگر را بسرداری هو لیک در مقابله امیر الامرا گماشت - امیر  
 بر زخم اعتماد الدوله طرح صلح انداخت و بعد صلح هر دو امیر عالیشان معاودت  
 داخل دارالخلافت شدند و بعد یکسال امیر الامرا موافق درخواست راجپوتانگه سوا  
 سند صوبه واری مالوه و گجرات از پیشگاه بادشاه بنام باجی را و فرستاده مرزبان  
 احسان خود ساخت - باجی را و از هند و بخت صوبه های مذکور مغرور غ شده  
 بعد تاراجی راج هند اور پیلاجی را حکم کرد که در انتر مید که ملکیت مابین گنگ  
 بمنارفته شورش اندازد و از دریای جمننا گذشته بامبران الممالک متصل  
 اکبر آباد مخیم دار و آویزد - چون سر یقین مقابل شدند بحسب اتفاق شکست  
 بر لشکر مرسته افتاد و پیلاجی گرنخته بحالت تنه باجی را و پیوست ماحی را و



در ششم آمدہ بگوچھائے متواتر برسم یلغار در شبانہ روزے مسافت ہنفتاد کروہ  
 طے کرد و میلہ کالکا کہ ہفت کروہ پہلی مجتمع بود بتاراج آورد۔ قریب بود کہ برساکن  
 شہر دست اندازد بارے امرای بادشاہی توفیق مدافعت یافتہ کو جنگ  
 نواختند و بنرد مردانہ گرفتند و سہ ہزار آدم بکار رقص بسمل نمودند۔ باجی او  
 عنان معاودت جہان زمان تافت و از روسائے ہند ہر س را کہ مغلوب دید  
 بار اطاعت و مالگزاری بصیغہ چوتہ دہی برگردنش گزارشت بعد از آنکہ آبادی پونہ  
 بفر و جود باجی را و زینت بخش جہان شد۔ ایلیچیان را چہ چنگ سوامی والی جے پور  
 پیش باجی را اور رسیدہ طالب معاودت گشتند و ادائے مبلغ وجہ نعلبندی کہ  
 عبارت از خرچ روزمرہ سپاہ باشد بر ذمہ خود قبول کردند۔ بنا بران باجی را و  
 کہ بسرمیت پیشوا مخاطب شدہ بود را نوجی سیندیہ را کہ خاک برداشتہ او بود۔  
 مع ملہار را و ہولکر را و داجی پنوار بغوجی شایستہ و جزار ما ذون ساخت و آہنا با  
 در ملک را چوتہ رسیدہ رسم امداد بعل آوردند۔ ہمین کہ خرخش را چہ نجت سنگ  
 را ٹھور کہ مہمد اینہم شورش و فساد شدہ رفع گشت و عبا فستہ بر خاستہ نشست  
 سپاہ دکن قصد مراجعت داشت کہ ستر سال مرزبان چہتر پور کہ دران سال محو خان  
 نیکش بر طبق حکم اقدس در پے تخریب او شدہ در استیصال جی کوشید بلتھی  
 گردید۔ فوج دکن بچا بکی تمام متوجہ آن سمت شد و بوضع مجموعی خود از بند کرد  
 رسد لشکریان و تاخت و تالچ خانم کور را عاجز و زبون کردند و نوعی تنگ گرفتند  
 کہ آن سردار عمدہ سرکن پرکن عمان معاودت بدیار خود پیچید۔ را چہ سرداران فوج  
 را مبلغے گرفتند دادہ شاد کام مرض کرد۔ چون آہنا پیش باجی را و رسید  
 باجی را و در جلد وے این تردوات ہولکر را اندور و را نوجی را و جین داد۔ دین  
 اتنا خبر رسید کہ نواب نظام الملک آصفیہ از پیشگاہ خلافت سند صوبہ دار ملیوہ

حاصل کرده میرسد بنا برین بابی را و از مقر خود کوچیده بر بھوپال علم زد و در آنجا تلافی  
 مسکین رو داد و گرم جنگ و جدال بودند و سبب گیسو نشده بود که هنگام آمد آمد ناد  
 در میند وستان گرم گردید - نواب بابی را و مصالح نمود و ناصر جنگ خلف خود را در  
 اورنگ آباد نائب گذاشته خود بجناح استیصال جانب شاهی جهان آباد شتافت  
 بابی را و بعد رفع محبله نادر شاه پله اسلام ضعیف دیده بان ناصر جنگ آویزش بنیاد نهاد  
 و بحیثیت پنجاه هزار سوار جرارد زطاهر بلده اورنگ آباد پایسته نمود ناصر جنگ با ده  
 سوار مقابل شد و تثنیاء الهی در جنگ غالب آمد اراده تاخت پونه کرد لاسلاج  
 بابی را و بصلح پرداخته بملاقات و سه آمد و سرکار هندیه جاگیر یافت بمالوه  
 راهی گشت و در سال بیکهزار و یکصد و پنجاه و سوم هجری برکنار نرید اعزلیق بحر گشت  
 بالاجی را و ولد بزرگش که نانا لقب داشت مسند نشین ایالت پدر گردید -

## تسلط بالاجی او سپرزاجی او ابن بالاجی بن شستا تکه مذکور

چون منصب پنڈت پردہانی بعد انتقال پدر سیالاجی را و قرار یافت و از پیشگاه راجہ  
 ساہو بطلے خلعت پیشوای معزز و مہابہی شد چہاجی عم خود را بدستور و امین  
 جد و آبا مسلم داشته توانین راج رازیب و زینت بخشید و در رضائے خالق  
 و امنیت و آسودگی خلایق کوشیدہ قدم متین تر از پدر گذاشت و در سالیکہ  
 آصفجاہ از حضور رسیدہ رونق افزائی بر ہانپور بود شرف ملازمت میافست  
 خدمت مالوہ گرفت و آصفجاہ راتق و فائق صدیجات دکن گشت و تا ایام حیات  
 نواب موصوف کہ ہشت سال بود از راجہ ساہو نقشہ جنگ و صلح کچہار مرز ماند  
 و بعد وفات نواب پسرش ناصر جنگ قریب دو نیم سال مصالحہ بحال داشت  
 چون ناصر جنگ جانب آرکات شہید شد و راجہ ساہو ہم در ہمان سنہ یکہزار و

یکصد و شصت و سه سجزی رو بکتم عدم نهایه نظر بر اینکه او را فرزند نبود و اربکانان  
دولت راجه رام رفته که بالا ذکر یانت جانشین ساختن چون نصیبه کامل و  
بهره وانی از ریاست و سرداری نداشت سرانجام تمامی جهام و انجلیح مرام  
طبقه انام را در قبضه امرای معظام گذاشته خود را وجود معطل پنداشت در صورت  
مقدمه بالاجی را و بیشتر از بیشتر رونق و بهار دیگر گرفت و آنچه بود دو بالا شد بمزیدگی  
۱۰۰ رلی فهم و فراست و دانائی مرجع کل گشت تا آنکه قلعه ستاره براسه بود و باش  
راجه که خیر از نام دبیر بردن اختیار نداشت. مقرر شد و پونه را که از انجا سه منزل واقع  
است مستقر دولت خود تجویز کرد و خرابیهای خانه آنجا بهر شهادت نواب شهبه  
دید. بر او رنگ آبا، لشکر کشید و از رکن الدوله ناظم آنجا پانزده لک روپیه پیشکش  
گرفت و برگزشت از سوانح سال یک هزار و یکصد و شصت و چهار هجری آنت که چون  
از انقطاع سبنا و ستان در عهد سلطنت احمد شاه منصور علیخان صفدر جنگ بر سر احمد خان  
و غیره لشکر کشی نمود و نیا در جنگ و جدل با هر گز مشتعل گردید افغانان با وصف جمعیت  
قلیل دست از جان شسته تیغ و دودستی زدند و در اول محاربه غالب آمد اگر چه نزل را  
نائب صوبه را که در تهور و فراست و عدل و ریاست مستثنائے وقت بود بجان کشتند  
اما در جنگ دویم که وزیر الممالک صفدر جنگ خود مقابله کرد شکست در دست خورد و از رو  
این صورت وزیر تدبیر کرد که فرج از دکن طلبیده و ما از روزگار این مردم باید بر  
چنانچه راجه بجل کشور و راجه لچمی نراین و کلائے خود را نریستند. بالاجی را و جی آبا پس  
را نوجی سپید به رابطلای نری مدتی که که مرتبه عالی است معزز نموده مع مله  
سپو لکرو افواج و افرخصت ساخت سرداران مذکور قطع مراحل و طے منازل نموده از  
صفدر جنگ ملاقی شدند و سی و پنجاه هزار روپیه یومیه سرداران مذکور مقرر گردید و اولاً  
دکنیان از دریایه جمنای عبور کرده مشادخان افغان را که از طرف احمد خان فوجدار

نوبل جالیس بود ناگهائے ریخت نموده نیز میت دادند و بس یاری قوم افغانه که رفته  
 و دستگیر ساخته غنائیم فراوان بدست آوردند و تمام ملک را تا اخت و تاراج نمودند  
 اموال کوچک گرفتند و تا فرخ آباد و میو و غیره پایمال سمند حو ادرت و نکال نمودند  
 بعد از آن هر چند با اتفاق وزیر و سوار جل جات دفعات محاربات و پیروز  
 مردانه کردند و هم احمد خان و سعد الله خان و ثنویه بجای خود دم از مسایه  
 زده حتی المقدور در امور جنگ قصور نکردند تا سکن آخر کار جماعه افغانه از شرت  
 اعدا طاقت مقاومت در خود نیافته شکست فاحش خوردند و در کوه کما یون خریدند  
 محصور شدند حتی که در اینجا بسبب مخالفت آب و هوا و نبودن سرانجام غنا  
 هزاره با مردم راه عام گرفتند - چون عرصه جنگ بدر ازمی انجامید و مرز  
 میوسم برسات در ملک افغانه بطور چهارولی گذرانید وزیر سرداران دکن را  
 در جلد و کس اینهمه محنت کشتی با و جانفشانیها ملکی از حدود کوئیل و جالیسرو میو و  
 فرخ آباد تا کوثره جهان آباد محنت ساخت - احمد خان چار و ناچار تن بمتابعت  
 بوسیده جی آبا و هو لکر بمصالحت پرداخت وزیر الممالک فرخ آباد و میو و غیره  
 ملک شان زده لک روپیہ با احمد خان و او ای قبول کرده باقی را بصیغه مالگزار می  
 سیر و نعل بندی ازان بر بیته مقرر نموده معاودت بصوبه خود کرد و بعد از آن  
 در سال یک هزار و یکصد و هفتاد و بالاجی را و جمعی کثیر فرا هم نموده بعزم پیکار در  
 اورنگ آباد رسید آصفجه ثانی ادا م الله اقباله که حال او در دکن رونق افزا انداخته  
 آمده با سسی کر و هب از جائے خود پیشتر رفت آخر الامر ملک بست و هفت لک روپیہ  
 بطریق جاگیر توافع نموده صلح کرد گویند در آن آوان را اورسم امر ایان هند بهستان  
 هزمین و خباشت طینت چنان مقرر شده بود که هر گاه همو صعب در پیش می آمد یا  
 مشکله واقع می شد از نبودن حوصله و عام سرانجام همام مشکله خود را بی کاره

میدارستند و اقرار بجزایب و مردمانی سرداران دکن نموده التجامی آوردند و رونق کار خود باستمداد آنها می جستند چنانچه عماد الملک قازی الدینخان بنیره آصفیاه مرحوم بنا بر ناخوشی نجیب الدوله عالمگیر ثانی رگناتھرا و برادر اعمانی بالاجی را و ملہار را و ہولکر را در اسیستہ بکھزار و یکصد و ہفتاد و یک بمبالغہ و ببلغ مبالغ طلب داشتہ دور شاہیجان آباد را فرو گرفت و عالمگیر ثانی و نجیب الدوله در قلعہ محصور شدند چنانچہ یکماہ و پانزدہ روز جنگ توپ و تفنگ شروع ماند آخر ملہار را واسطہ صلح گشتہ نجیب الدوله را کہ از رشوت خوبے یافتہ بود بجزمت و آبروشما اسباب و اشیائے او از قلعہ بر آورده نزدیک خیمہ خود فرود آورد و صبح آن سہانہ و غیرہ ملک متعلقہ اش کہ آنروزے جمنابود رضمت نمود بعد از ان عماد الملک با پادشاہ آنچه کرد بر کتابہ روزگار ثبت است چون سدا مشیورا و عرف بہاؤ و عم زادہ بالاجی را و سلطنت ہند را ذلیل دید قلعہ احمد نگر بسازش و ساختگی قلعدار بادشاہی در قبضہ تصرف خود آورد و با نواب صلابت جنگ و آصفیاه ثانی نیز بہا نمودہ ملک شصت لک روپیہ برسم جاگیر از قبیل پرنجات اورنگ آباد و صدو ہیدر و بیجا پور و قلعہ دولت آباد و قلعہ آسیر و قلعہ بیجا پور در قبضہ تصرف خود آورد و قدر قلیلی کہ در تصرف نواب ہائے مذکور بسرایت ضابطہ چوتہہ آنها ماند این احوال در خزانہ عامرہ و تاریخ ماثر اصفی بتفصیل مرقوم است -

## فوج کشی عماد الملک با تفاق ہولکر و جی اپانجا ملک جاٹ

بنا بر ربط سخنے سطرے چند بقلم می آید کہ چون عماد الملک قازی الدینخان افواج سہرٹہ یعنی جی اپارا از ناگور و ملہار را و را از مالوہ برائے انتظام سلطنتہ ہن طلبہ خواست کہ اول ہم سورجیل جاٹ کہ با مستظہار گڈہ ہائے محکم و مکا بہائے

استوار باد نخت و پندار در سردار و فیصل دہد با وصف بودن انبوی کجاست  
 جم غفیر مرہٹہ ہاے مذکورہ را طلب فرمود آہنپا اور رکاب عزیمت نہادند و از پیشانی  
 و راہلے سر راہ باج و خراج خاطر خواہ گرفتہ بجمہت تمام فائز منزل مقصود شدند  
 عماد الملک کے دوسہ کوچ از شاہجہان آباد نمودہ انتظار می کشید رسیدن آن فوج  
 دریا موج مساعدت وقت دانستہ خوشدل گردید۔ سرداران را پیشوا فرستادند  
 و ہنگام ملاقات از فیصل اسب و کشتی ہاے پارچہ پوشاکی و خواہیچہ جو اہر انچہ شایستہ  
 ولایت باشد برسم تواضع در پیش نہاد۔ آخر الامر بصلاح و مشورہ باہم عزیمت پیشتر  
 نمودند و بتناخت و خرابیہائے ملک جاٹ پرداختند۔ سو جمل کہ در اصل قدرت  
 مقابل شدن افواج گران کہ از کران تا کران دائر و سائر بود در میدان نداشت  
 مقدور صرف کشتی نیافتہ در کمینر کہ یکے از گڈہ ہاے جاٹ مذکور است  
 خرید و پناہ بچار دیوار آن حصار بردہ ہنگامہ آراے جنگ توپ و تفنگ گردید  
 از دو باروت آسمان و زمین تیرہ و تار یک بود و صد اے توپ سامعہ رعد را  
 کروناشنوائی نمود۔ دلاوران نصرت مند بترتیب مورچال پرداختہ گڈہ را  
 مرکز و ارا حاطہ نمودند و ہر روز مراتب دلیری و دست برد با بوقوع می آوردند  
 مہنداروزے جی اپاکہ فی الجملہ خداترس بود بمقتضائے رافت جلی در خلوت  
 بہ ملہار را و ہو لیکر گفت کہ فی الحقیقت ما را از خراج و استیصال جاٹ <sup>مطلبہ</sup> ہیچ  
 نیت و از بر باد شدن اینان مدعا تصور نہ پس چه ضرور کہ سپاہیان خود را  
 بکشتن دہیم و عبت عبت نشاندہ توپ و تفنگ سازیم مناسب آنست کہ طرفین را  
 راضی نمودہ بوساطت خود طرح صلح اندازیم۔ ملہار او مہنی بجمہالت و خود پستی  
 از قبال انخرف سر باز زد و مطلق پسند نکرد حتی کہ صحبت یکدیگر منجر  
 بنا خوشی گشت و عبارے بردمان خاطر بالشت۔ فاما حق تعالی ہو لیکر را نیچو

خود پسندی فی الفور داد یعنی فرزند رشیدش کہنہ وجی نام در بہان معرکہ  
 بضر بگو کہ کشتہ اتحاد - ماہار اوجہ از غم پسر وجہ از ندامت نشیندن سخن  
 صلاح معہ بہیر و بگاہ و لشکر خود کوچ نمودہ آن رو سے جہنا رفت و حسب الایمان  
 عماد الملک اردو سے حضرت خدیو گہبان احمد شاہ بادشاہ را کہ متصل سکندریہ  
 رونق افزا بود بغارت آورد بعد از ان جی اپا در میان آمدہ انفصال معاملہ از جاٹ  
 نمود و زر خطیر کار سازی یافت - عماد الملک عازم شاہ جہان آباد شد وجی اپا  
 رخ عزیمت سمت نارنول کرد چون آنجا رفتہ قرار گرفت در ملک ماٹ و اڑپٹینا  
 رام سنگہ و بھیسنگہ گرفتار و شورش برخواست رام سنگہ خود را بیدخل دیدہ  
 مستمان را بحضور سر مینت پیشوا یعنی بالاجی را و فرستادہ ملتی استعانت  
 شد و درخواست کمک و مدد کرد - بالاجی را وجی اپا را کہ مراتب کار دانی و سچا  
 و جانفشانی اویقین خاطر شدہ بود ہمہ وجوہ مالک و مختار فرمودہ بنا بر معاہدہ  
 رام سنگہ و ہم بر لے تحصیل زر چوتہ کہ را جہاے آن ضلع در اداسے ان سوال  
 داشتند نوشتہ فرستاد جی اپا با سپاہ فراوان کوچیدہ بتاخت و تاراج ملک  
 راجپوتیہ پرداخت و آبادیہا را بفرستہا بشعلہ غضب سوخت و نائرہ دو آہ  
 در کانون سپند پر زمی حیات افزوخت - ہر چند راجپوتان در مغاک جانستانی  
 ثابت قدم بودہ ہاگر نیتن بر خود روانی نمودند و در دادن جان عزیز بسیج  
 تمیز نمی کردند - لیکن از دو ادوی مردم دکہنی کہ جنگ در گریز دارند و مانند برق  
 بجای قرار نمیگیرند نہایت عاجز و حیران شدہ در ناگور وجود ہپور کہ مستغیر  
 ریاست راجہ بھیسنگہ بود مجتمع گشتند و مرہٹہ ہا از ہر چار طرف بماصرہ ہوا  
 خلقے را در شکست ازیت کشیدند حتی کہ از بند شدن رسد سے قافیہ سنگ  
 شد کہ غلہ سرخ جان شیرین بھر سائید و گاہ در ہپوگاہ میسر نمی شد -

فرد - مردم چو پیشهر در خیزیدند - از قحط و وبا بجان رسبند - چون  
 عرصه بیکمال باین نوبت گذشت راجه روزی در مجلس خود نشست گفت  
 که ای وای از ما چو تان کسی نیست و شما ندکه ما نصرا هم این همه بدادند و کاه  
 تمام سازد - از شنیدن این سخن جاها جاها و مهنای را که گرگ کهنه بودند  
 بگری سهاحت بفرکت آمد و از بس تهور بر زبان آوردند که اگر ما را حکم شود  
 سرگرم جان نثاری شویم - راجه کمال محظوظ شد و بطعای جاگیر و نعت  
 حوشن نبوده فرمان داد و نامبرده رخصت شده بتقریب سوال و جواب  
 معاملات بدرباری آفرشتند و بتقریر سرپا تیز و پریش آمده هنگامه چربانی  
 کریم ساختند - انا سجا که اراده آنها نودر نگر بود و از دل تا زبان بگروئے  
 که امش تند عرض کردند که ما را سخنی در خلوت گفتنی است بی آبا ساده لوح بیک  
 شجاع و مغرور زور بود و چون روی اهل دکن برینه تن بیچوکی نشسته سخن  
 می نمود بملازمان خود تقید کرد که همه دور شوند و کسے گرد و پیش و نزدیک  
 بمانباشد - هرگاه عرصه از مردم اعتمادی عالی شد و غیر از آبا و این دو شخص  
 دیگر نماز حرفی در گوش گفتند که بی سنگه راهم دادن قدری ملک از  
 حضور منظور است یا نه آبا گفت که در حق موکل شما همین اولی است  
 که اولاً تمام ملک را بگذار و بعد اتان از رام سنگه گفته هر قدر ملکی که  
 که پدرش در تصرف داشت خواهد و ما نید و کلاسه مذکور دین مذکور را  
 آبا را فاضل کرده بعد هر از کس بر آوردند و از هر دو طرف زخمهاست تمام زمین  
 ختنه که دو سه ضربت کار بچو جوان قوی بازور آفرسانند - در زمین  
 نماز زمان آبا هم آورده بیکه را از هم گذرانیدند و ویو میسید  
 هر دوی خود که تقریب پانصد کس با چوت بر دیو ژهی حاضر بودند



جنگ کنان در ناگور رسید و در حضور راجه سلام کرد۔ راجه پو فر نو از پیش  
 و راغوش گرفت۔ بالعام خلعت و لقمه زیادہ از حوصلہ اش سرفراز فرستاد۔  
 بنا بر فرات ہرون و بر آوردن سور چال مرہٹہ حکم نمود۔ مرہٹہ ازین واردات  
 نامرغوب سخت سراسیمہ و مغلوب شدہ از مکان گنر و دگاہ کوچ نمودند  
 و تہفاوت وہ پانزدہ گروہ خیمہ زدند۔ بیاسے رامال و منال و پال و پرتل  
 بغارت رفت۔ بہر حال بقصدے وقت یک گونہ دلد و مدار نمودہ معاودت  
 ہر کن کردند و تدارک این امر موقوف بر وقت داشتند لیکن راجہ بھیم سنگ  
 مصلحت ارباب مصلح صوبہ اجمیر و غیرہ با چند مجال علیحدہ کردہ بر اسم سنگ  
 داد و بنیاد سلوک و اتحاد مرعی داشت آخر آنہمہ ملک از بے حوصلگی رام سنگ  
 در تصرف نناند و بقبضہ مرہٹہ در خونہا بے حی اپارفت۔ بالاجی را و از اطلاع  
 این خبر خیلے مغموم و ملول شدہ بصبر برداشت و جنگجوی پسرش را از ماتم پدیر  
 بر آوردہ مراسم دلجویی و مراسم تقدیم رسانیدہ و از فرط نوازش بتقویٰ منصف  
 جاگیر پدیر سرفراز گردانید۔ چون جنگجوی فہم رسا و فراست بلند و تہور ذاتی  
 داشت و لقمہ سرواری از چہنیش می درخشید۔ در سر کار پیشوا ترقی کرد۔  
 بالاجی را و اورا رئیس سر کردہ فوج عمدہ مقرر نمود و مقدمات عظیمہ ہندوستان  
 و قبضہ اقتدارش داد و بعد چندے نری پیکہ بختشیدہ بطلے جاگیر آ  
 قدیمہ و خلعت صوبہ داری او میں بدستور جد و پدیر معزز و مہاہی فرمودہ بر  
 دلجویی آن شیر بیٹہ لہرات و جو انمروی صوبہ اجمیر را اعفانہ میران کرد۔  
 چنانچہ دہاجی پٹیل عموی حقیقی اورا و ساما جی پٹیل را کہ از اتسہ با سے او بود  
 پسر ہمش دادہ افواج حوار و توپخانہ آتشبار و خزانہ ہیشمار مرخص ساخت  
 مادہ ہوراد سہیندہ مع جنگجوی ہر اور حقیقی خود بسبب اعتبار سے کہ داشت

تا تمدن خود در حضور تزار و او به بشمار الیه بعزم راسخ و قصد عالی بکوه چپای بلبل  
 در کوه کله یک هزار و یکصد و هفتاد و دو مجری داخل هندوستان شد و بعد فراغ از  
 بند و بست ملک قاجاریم با مستصواب عماد الملک خواست که اولاً ملک روپیه گز  
 قدم جبارت در حدود شجاع الدوله نهد پس باین داعیه از هینا گذشته عازم  
 استیصال نجیب الدوله گردید که مقدر و مصاف در میدان نداشت در سکر حال  
 محصور شده نشست و چهار ماه برسات ریزشش گوله و بان مانند برق دمان و ابر باران  
 از طرفین در میان ماند چون مرهبطه را معلوم شد که نجیب الدوله با تفاق سرداران  
 روپیه مثل حافظ رحمت الله و سعد الله خان از شجاع الدوله پیغام ملک ارد  
 از خیمت گویند پندت را با جمعیت هشت هزار سوار و پیاده از ملک گذرانید او  
 تمامی چاند پور و امر و به و غیره ملک توابع روپیه را سوخته فارت نمود و روسا  
 روپیه از جنگ گریختند در دامن کوه کمایون رفتند شجاع الدوله بجز آگاهی  
 چون موسم شباب زود و شتاب پا در رکاب گذاشته توابع خود را فرمان  
 داد که هر طرف روسی مرهبطه پابند مانند سوار بکوبند و نگذارند که احدی جان  
 سلامت برد تا آنکه هر دو گوساین عهد جمعیت را طرف فرودگاه آنها و میرزا  
 نجف خان زابا پنجهزار سوار و سیر باقر را با چهار هزار سوار جدا جدا متفرق به تنبیه  
 تخریب مرهبطه ها تعیین ساخت - گویند پندت بعد آویزش و پیکار از راه  
 که آمده بود سکن پرکن برگشته رفت و بسیاری از گریختگان در دریا  
 لقمه نهنگ اجل گشتند شجاع الدوله مظفر منصور از چاناپور تدبیر کوچ پیشتر نمود  
 و افغانه شهر از کوه برآمده پیوستند و نزدیک شکر تال رسیدند نجیب خان  
 از ورطه بلا که از عدم رسمی غلات و دیگر وجو بات بحالت سکرات مبتلا بود بخت  
 دادند و با وصف غلبه خود با هم غیر از صلح صلح ندیدند و کجی نیز به سبب

آمد ابدالی تسلیم کرد و هندو بیست سمت لاهور و تمام برهنه گردن شدند  
 حریف هر روز منظور داشت بدین اشارت گمان تو را و شیر بهادر و مله بازر  
 بود لکر با سرداران دیگر از کن رسیدند در ظاهر شاه جهان آباد دیره زدند و  
 منتظر امر فریب شدند که آدینه بنگیان صوبه دار لاهور که در آن روز با همسر  
 و اجد ابدالی و دم المیتان از جهانخان ادرباست پہلوئی کرده بکوہستان  
 لکھی جنگل بسر اوقات می نمود طلب کرد آنها را از گم گشتند نخست با عبدالصمد خان  
 حاکم سرسند مقابلہ دست داد و بعد مقابلہ و مقاتلہ بگیر افتاد در پیش در سرسند  
 رسیدہ بداد دہی مظلومان و غوررسی بیچارگان و استمالت رعایا و تخریب حال  
 سکنہ اسباب پرداخت و بعد تسلط قرار واقعی علم نہضت پیشتر افرخت ابدالیان  
 کہ جا سجادر نہانجات سکونت داشتند اندک زد و خورد کرده باہ انتشار و فرار  
 سپردند - مرہٹہ با ازین فتوحات بلخ باغ شدند و از بس شادی و پریشانی  
 مخمخیدند خواستند کہ خود را بلا توقف تحریف در زنند و خط لاهور را از وجود  
 پاک سازند بنا بران بارادہ ستیز جلوریز مشتافتہ رو بہ لاهور نمودند -  
 تیمور شاہ و جهانخان کہ در لاهور قیام داشتند با ستماع غلبہ فتح جنوبی  
 برگشتہ آمدن ابدالیان مخالف و ہراسان بدون ہر دعنان تافتہ متوجہ  
 ولایت شدند -

س

ازین فرستند آمدن مارغیت کہ بچہ زدند بچہ ز خا رہ نیست  
 مرہٹہ با را از استماع این حرکت دلیر تر گشتہ قدم پیش گذاشتند تا دریا  
 پہلم تعاقب نمودہ برگشتند - غنیمت بسیار بدست مرہٹہ افتاد و قوم سکھ  
 کہ در آن زمان بہتر آن کثرت نداشتند نیز کمروا فقت بستند - ان حاصل  
 چون ایام بازشش فریب بود جنوبیان پیٹہ مرہٹہ یا صوبہ لاهور را حوالہ

آدینہ بیگمان نمودہ ہفتادونچ لک روپیہ بطریق پیشکش و سالیانہ بزمہ  
خانم زکوریہ مقرر ساختہ انا سجا معاودت کردند۔ رگھوناتھ راوشمشیر بہا  
راہی دکن گردیدند و جنگجوی مع دتا پٹیل وغیرہ رفحائے خود عازم تخییر ملک  
راجپسے اجمیر گشتہ نواحی دہلی اقامت گزیدند۔ قضا را در بہان سال  
آدینہ بیگمان از مرض الموت در گذشت جنگجوی سا با جی پٹیل را صوبہ دار لاکھ  
نمودہ مرض ساخت و فوجداری سر ہند بصدیق بیگمان کہ از ہر اہمیان آدینہ  
بیگمان بود و حکومت دو آہ بزن خان متوفی تشرار یافت۔ سا با جی تادرا با  
انگ بند و بست نمود اما نجیب الدولہ و تمامی جماعت افغانان از استیلا  
مرہطہ عاجز آمدہ استغاثہ پیش امیر شاہ ابدالی بردند و عرائض تو اترو توالی  
مشہرہ انواع جہادت آراے و عجز نلے ارسال نمودہ بنا بر تشریف آوردن  
ہندوستان براسے جہاد ترغیب و تحریص کردند۔

آمدن امیر شاہ ابدالی جانب و استقبال سازدن تاجپیل

سا با جی او گرتین جنگجوی سیتند و ملہا جی مولکر

اگر چند کور و رود امیر شاہ ابدالی بر ہندوستان در خزائنہ عامرہ و ماثر اصفی  
بتفصیل و بسوط مندرج است اما درینجا بنا بر بعضے معلومات تازہ کہ در آن وقت  
بنود سرور شستہ سخن تا اختتام عرصہ زندگانی بالاجی را و بطریق اجمال و مننا  
مردور افتاد۔ مخفی نماید کہ ہر چند امیر شاہ ابدالی را از روز برگشتہ رفتن تہ شاہ  
مخلو ز خاطر بود کہ فوجے از قزلباشان خونخوار و غازیان ظفر شعار فرسہ آوردہ  
قصد ہندوستان فرماید اما موافقت یکے از رئیسان ایچدود را از خدا

منہاست دین اشکانی مستحیات نجیب الدولہ پیم مشعر بز انواع تطبیح و بجا  
 و عجز بیالی سید۔ این را محض تائیدات آسمانی دانستہ عزیم جرم کرد و  
 بست و چهار دستہ کہ دوازده ہزار سوار را بکشدستہ نامند در رکاب ظفر آشتنا  
 گرفت و علاوہ این شمار تیمان چہ توان کہ کہ یک یک مغل چہا چہا پنج پنج کس  
 جوان قوی سیکل و شبل و ازیراق و اسباب بصورت خود مقابل بہراہ  
 داشت و این گروہ از بہ سبقت کردہ اعدا را از زم آماے و غارت نماے  
 حاہ برمی سازند بالجہا۔ تاہ با فتن قاہرہ زد ریاسے آنک کوچ کرد و اکشر  
 ٹہا سجات مرہٹہ را بقتل آورد۔ صابری بیگخان گرنختہ کنارہ گزیہ جنکو جی و  
 دتا ٹیل باستماع اینخبر دست از صالیمہ استماع الدولہ و نجیب الدولہ کہ سوا  
 و جواب آن در میان بود باز داشتہ با جمعیت ہشتاد ہزار سوار آرمودہ کار با  
 مقابلہ جمہن را عبور کردہ در ملک انتر پید در آمدند۔ نجیب خان و سعد اللہ خان  
 و احمد خان بپکش و حافظ رحمت و دوندی خان سرداران روہیلہ حاضر شدند  
 قشون شاہی بر سخم قراولے حسب الامر نزدیک سر ہند با مرہٹہ رسیدہ سپاہی  
 گرد و ترک و تازی آفاز نمود۔ بعد ازان سہ یقین سترگر ہیز نمودہ ہینکم در  
 میدان باولی اقصاے دہلی رسیدند شاہ با ز دریا گزشتہ شامل حال  
 فوج خود گشت و جنگے شدید واقع گردید کہ بہرام فلک از دید آن بر خود لرزید  
 مبارزان طرفین داد و مردانگی و بزدلی داوندہ تیز را ہر دم در روزگاہ افتادہ  
 انغانان بر بہر یکے تیغ راندند چون خیارد و پارہ کردہ طاقت فغان ہر آوردن  
 نداوند۔ ہر چند مرہٹہ ہا بنرد مردان ما گردند اما با شاہیانان کو قدرت کہ  
 بر آید و گر بہر شیر پنج کشاید۔



گرہ شاطر بود جزو سس بجگ      چوند پیش بانہ روئین چنگ

د تاجی پشیل و سایاجی غرضه مشجاعت بر خود تنگ دیده جان باختند چو کجی  
 احوال دو امیر گیر که توت بازو و دست ظهار او بودند چنین دیدد هر بیت غنیمت  
 دانست جهان خود ازان مهلکه بدر برده و براه ریواژی آنها لودی سمت ملک اجپو  
 سستتافت - جنود تیر و زنی تانار نزل تعاقب نموده از کوره که بست کرده  
 بجای پوراست معاودت کرد و این واقعه در ۱۳۳۰ بکینار و یکصد و بیستاد سوم  
 بوقوع آمد - بدیافت این احوال طهار را و هو لکیر که از سوراخ مزاجی درین نواحی  
 شریک جنگ شده بود بر آمده شریک گردید - اولاشکوه و شکایت با کرد و از طنز  
 بر زبان آورد که نوجوانی و عدم تدبیر کابلیان نوبت رسید و این صورت پیش آمد  
 حالا خواهند دید که اینچنانها چتسم بتلافی می پردازد و اخراج مدعی می سازد  
 الحاصل پس از بسیاری رود بدل بروز محمود با جماعت مبارزان دلاور چون بجز  
 پر خروش روان شد - همچنین نزد یک سکندره رسید - آبادیش را غارت  
 گردانید و خزانه و وسایل را که در لشکر شاه می رفت تاراج نمود - شاه که در تابلو  
 رحل اقامت داشت بجز استماع اینهمه حالات شاه پسند خان و قلندر خان  
 بجمعیت ده هزار سوار کارگزار تعیین ساخت و تاکید نمود که از بیجا برسم  
 بخار شتافتند بزند - ابدالیان خون اشام تیغ انتقام از نیام بر آورده  
 فی الفور سوار شدند و نیز جلوس نموده و یک شب روز بعد طے هفتاد گروه به  
 شاهجهان آباد رسیدند و روزانه بار استراحت کشاده نصف شب روانه  
 آرزو می شدند - چون طهار را و دید که جنود شاهی قریب رسید  
 بر لیس تباری بنام سپاه و روانگی بیبر و بگگاه موک گشت - و خود با چند هزار  
 با تنهایی که هر یک را یک تاز عرصه بیجا میدانشد و در مقام کمین نشست  
 تا آنکه از هر دو طرف صفت بست و هنگامی که زرم گرم کردند و چون بر سر تپه رسید

مشده بودند اکثری را علف تیغ بهیچ نمودند و بیک حمله تیغ پیش را  
 پس با ساختند. چون کتاب ثبات نیاورده راه گریز گرفت. تقریباً تمام  
 لشکر او راه یافت. با خرابی حال و نجات و نکال تا رسیدن به اوج  
 بسواس را و در تلمی کبیر و بهرت پور بکامیت جاسط نشست و شاه از  
 کوچ فرموده در ملک ماین لنگا و جنابست کرو به از دلی چھاونی کرد.

## نہضت اشیرا و غرق بہا و پنی عم بالاجی او بسواس و غیر از کن بمقابلہ احمد شاہ ابدالی و غرق گشتن انہا در بحر فنا

چون این اخبار بگنگار پھوش گذار بسامع بالاجی را و سرینت رسید مشوش  
 شدہ سرداران خود بجا نموده بزم مشورت آراست مد اشیرا و عرف بہا و  
 لہر چاجی پنڈت عم پنڈت پردہان بہ نیابت پیشوا می ممتاز بود بمقتضای  
 غیرت ذاتی و تہور جلی زبان بہ بیان کشود کہ درین مدت از سرداران متعینہ  
 بہ دستمان کارے کہ لائق آفرین و تحسین باشد گاہے بطور نیامدہ بلکہ قصار  
 کروڑ ہار و پیہ کردند تا با متفاج چہ رسد۔ اولاً ہر کس کہ برین کار مقرر شدہ  
 بیرون دہر رشتہ حزم و احتیاط از کف میدہد و کار بہ دہول و بے پروای  
 می انگند۔ در نتیجہ صورت اگر جناب سرینت اجازت فرمایند نیز بسواس  
 را ہمراہ کردہ و ہند اینترتہ من خود عزم میکنم و او را بزمسند ریاست  
 ہند نشانیدہ بہر دست آنضلع قرار واقعی می نمایم آخر کار پس از گفتگو  
 آنچه عقل مستقل و متفکرانہ بود ہمہ شخاص پسندیدند و بر اسعہ اجتماع  
 با طرف و جو انبہنہ رشتہ رفت در فرست قلعے قلعے فرمایم کہ گاہے

و هم و خیال در تعداد آن قاصر و حیران بود هر چند بالاجبی را و جدا می فرزند  
 که جوآنے رشاد و خلف بزرگ بود بر خود گو ارا نداشت اما مصلحت لکن چار و  
 تا چار ابن بازیگردن گذشت القصد در ساعت سعید و زمان حمید بهاد و  
 بسواسر ل اور بجبریت دو لک پیاده و سوار و خزان ان سز دن از شام  
 و مردان کادگر از تنز بیله ای جاد و دد اما جی کاکو کار و مود با جی بهو سده ابر هم  
 کار ڈی که سرگروه نه پلانشن جناتی و چیل ضرب توپ کلان و دیگر توپ مجاز بود  
 و سرداران نامدار که تفصیل آن موجب تطویل کلام است و آرایه های توپ  
 صفت کن و ضرب سز دن از دکن کمر همت بر ششمین سز دن بر سبست قسمی انبو فوج  
 بود که بوقصد فرود آمدن در دشت و صحرا فرسخ با غیر از خمیه و خرگاه هیچ مسا  
 نمیشد و بهنگام کوچ تا نظر کار میکرد سپاه سپاه بکلا سز می آمد لشکرش  
 در یکه بود مولج ناپیدا کنار و لشکر یا نش از سپاهی تا اهل حرفه مستغنی  
 از احتیاج و مال و اسب که رایا را نبود که بمقابله پیش آید و در پله جنگ خود را  
 هم سنگت ننماید معینا هر گاه باین چشم و جاه بعد از طے مراحل از دریا  
 چنبل که متصل دمو پور میگردد گذشتند و ظاهرا مجبوراً مضرب خیام  
 لغزت ساختند جنگجوی و ملهار را و مع سور حل جاٹ مرزبان دیک و تهرت  
 شرف حضور پیش دریافت یعنی گشتند در اینجا کج چاهے متواتر سال یکبار  
 و یکصد و هفتاد و سوم در شا به جهان آباد رسیدند و بر بار آبله خیمه دند  
 یعقوب علیخان صوبه دار که از طرف شاه بود در وازه قلعه دار الخانات  
 بند نموده در مقام مقاومت گشت بهاد و در حیلی سعید الله خان که نزد یک  
 قلعه واقع است آمد نشست و فوجی را بنا بر یورش امر کرد و مرسته با از جه طرف حیدر  
 بود که جنگجوی سمت و ازه خیمه اسد برج له هر چند در کشتاد و ازه کوشش نمودند



مضبوطی و استحکام که از تختہ ہائے برنجی و سیخہائے آہنی استوار بود سود  
 نداد و بنا بر آنکہ در قلعه مردم ہم کم بودند کہ سے بچمال حراست و خبر گیری آن سمت  
 نہ پرداختے تھے کہ چند صد مرہٹہ از رفقائے پٹھل را و ہولکر بالائے فصیل قلعه  
 رفتہ دست بغارت گیری مکانات سلاطین کشادند و توفیق نیافتند کہ  
 ہدرا بکشایند در غمین پانزدہ بست منغل از طرف سلیم گڈہ رسیدہ بزدن  
 بندوق و شمشیرہ دو ازہ کس را بجان کشند مرہٹہ ہا سراسیمہ شدہ رو  
 بفرار نہادند و خود را کہ از فصیل قلعه بزیارند اذخند بسیارے را دست و  
 پاشکت و کار کردہ ناکردہ تصور گشت۔ بعد ازان سرداران مرہٹہ ہا در  
 حویلی سعادت خان فرود آمدہ مورچہ ہا بستند۔ ابراہیم خان کارڈی صاحب  
 لوتپ در ریتی جمن بردہ بالائے دمہ تجبیہ کرد کہ از صدمہ گولہ آن مکانات  
 اندرون شکست و ریخت می شد۔ یعقوب علیخان زیادہ مجال ایستادگی  
 ندیدہ بعد درستی عہد و پیمان قلعه را حوالہ ساخت مردم مرہٹہ در شہر  
 و بر کار خانجات و دیوڑھی ہائے سلاطین و دیگر مکانات اندرون قلعه  
 مداخلت نمودہ چونکی ہا نشانیدند و نیز بردر وازہ ہائے بیگمات مثل لوانب  
 ملکہ زمانی و لوانب صاحبہ محل زوجہ ہائے فردوس آرامگاہ محمد شاہ بادشاہ و  
 دیگر عمدہ ہا و سرداران ہند کہ در شہر سکونت داشتند محصلان گماشتند  
 از اسبجا کہ دران زمان حضرت شاہ عالم بہادر سمت مشرق تشریف داشتہ  
 بر تخت سلطنت جاوسس کردہ بودند و غازی الدینخان در دہلی بر عہد آن  
 شاہچیان را از سلاطین بر آورده بادشاہ کردہ بود و بہادو این را مناسب ندیدہ  
 آنرا و کچ عزلت نشانید و سر اجوان بخت ولد بزرگ شاہ عالم را و لیچہ ساختہ  
 سکہ آنحضرت جاری گردانید و سقف دیوان خاص را کا زقرہ بود بر کندہ دار الضرب سکہ

چون سورج جات مرد ثقه و دور اندیش بود بهاد و که بمشوره ملهار را و بر آ  
 انگایش طلبید عرض کرد که هر چند عقل و شعور را مردم زمین را نفهم و فرست  
 سرداران ذوی الاقدار و مقربان دربار دولت مدار نمیتواند رسید لکن  
 از اینجا که حسن ظن صاحبان در حق این بنده ناتوان هیچان برانست و سوا  
 آن آنجناب بمقتضای خداوندی فدوی را باین نوازش سرفراز مینماید <sup>سینه</sup>  
 هر چه بعقل ناقص میگذرد گزارش میکنند و ظاهراست که تمامی روسا و پند  
 بدشمنی این سرکار سر و کار دارند و مخالف در صف آرای هیچ نوع کمی نداند  
 پس صلاح دولت آنست که اسباب زیادت و بیبر و بنگاه را در گویا  
 و آنرو که خنجر گذاشته بوضع خود از حریف جنگ باید کرد - در صورتی که  
 اینچنین پندند اقتدا از هر قلعه ماکه و یک و کبیر و بهرت پور بسینند  
 آنچه منظور شود خالی کرده میدهم که احوال و احوال را در اینجا بگذارند و بیکبار  
 برویه قدیمه خویش محاربه در پیش نمایند زیرا که شاه خود در اینجا بسبب اختلاف  
 هوای علی الخصوص در موسم گرما زیاد ماندن نمی تواند و از امر ایان میجویند  
 بر تقدیریکه همه با متفق و یکجا شوند کسی را اینقدر نمایند که بدون اعانت شاه  
 مقابله شما با کند قطع نظر ازین اگر درین دست برد با بردشمن غالب و  
 فتحیاب شزند چه بهتر و الا خود داری ساختن و گرنجین را مضائق نیست  
 و تنگ سلطانی جنگی است که قدم پس رفته را باز پیش گذاشتن بس مشکل است <sup>تند</sup>  
 هر چه مرضی مبارک باشد احسن و اولی - ملهار را و دیگر سرداران کهنی عقل منور  
 آفرین با کردند و مشوره او راسته نند و گفتند که فی الحقیقت صلاح همین است لکن بهادران  
 موافق فیقار مطلق پسند نکرد بلکه بر شغف گفت که سوجان میندار است بقدر خود <sup>خود</sup>  
 حرف میزند و ملهار را نیز برینا تجربه است <sup>است</sup> و همین نامردی می بودیگره نوکران بادین بنگار <sup>ناخبر</sup>

باشند ما را کجا گواراست که این سبکی و بی حمیتی را که گران تر از سگرات موت  
 بر خود روا دارم و رسم جنگ قزاقی که کار بی سرو پایان است بعل آرم جهدا  
 حقیقت مذکور اینقدرم منزهت بود و لشکری با است این را گفته از مجلس برخاست  
 و گرفتن سورجل را پیش نهاد ساخت -

۵

با یکام دل دشمنان بود انگیس که نشنود سخن دوستان خیر اندیش  
 جلیان محبت علی الخصوص ملهار را و هو لکر آزرده خاطر شده گفتند که چه شد  
 بهاد و صاحب ربا اینهمه دور اندیشی و دانشمندی چون نادان سخن پوچ بر زبان  
 آوردند خدا خیر کند که انجام این غرور بخیر معلوم نمی گردد و فی الواقع این بر همین  
 تکه سر جنگ واقعی نخواهد خورد و ما غش مجال نخواهد آمد اما اینقدر بفرموده  
**مصروع** سلامت همه آفاق در سلامت اوست - والا ما متی کو و عاقبت  
 بلکه رسیدن دکن از جمله محالات خواهد بود به حال سورجل همان روز بگذره خود  
 آمده با اشاره ملهار را و وقت شب گریخت و خیمه و دیگر اسباب را که بمرداشتن  
 نتوانست موجب افتش را ز خود داشت همانجا گذاشته شب شب داخل  
 بهرت پور گردید - اگر چه فرج مرسته تعاقبش نمود لیکن چون تیز و تند رانده بود دست  
 نیافت - القصه بهاد و نار و شکر را بجهت ده دوازده هزار سوار جلا دشی  
 در شاه جهان آباد گذاشته بطرف پانی پت و کر نال که از آنجا بمسافت  
 سی گره است رخس اقبال تاخت - درین اثنا مخبران خبر  
 آوردند که عبدالصمد خان و قطب شاه و چهار سوار دیگر از طرف  
 شاه بسر کردگی دوازده هزار سوار رزم خواه در گنج پوره که کژور با  
 روپه را مال و اسباب از اطراف و جوانب در آنجا مقرر  
 شده است قیام دارند و تسلو را مستحکم و مضبوط نموده

استقلال میرنند بهاد و شیران مقدم و مقدمه فتوحات اہم شمرده برسم بلغیا  
 شتافت و بیک شنگیر در زیر قلعہ رسیدہ اطراف آن را فرو گرفت و بحرات چہانت  
 قوی سرسواری بکشود ہر چند عبدالصمد خان و غیرہ کوششہائے نمایان کردند مگر  
 از جمعیت افک کہ بقدر ننگ در آرد نبود کلہم پس پاشدہ کشتہ افتادند حتی کہ یک  
 کس از سرداران انصار جانب نشد لشکریان بہاد و از غنائم انجا انہار ہا بر و استند  
 و فریفتہ جنگ مغلان گشتند چون اینخبر لشاہ ابدالی رسید مع تمامی امرایان  
 ہند وستان مثل اوزب شجاع الدولہ و نجیب الدولہ و احمدخان ننگش و حافظ خان  
 و غیرہ کہ جمعیت موجودہ شریک رفیق بودند از مقام فرودگاہ کوچ نمودہ بہر  
 دریا سے ہمن رسید فاما بسبب موسم ہر نکال دریا در طغیانی بود و مرور و عبور  
 نمیداد گویا کہ شاہ بر لب دریا نشسته یکشانہ روز بیخ نخل و نقش ہا نوشہ  
 در دریای انداخت تا آنکہ روز دوم حکم قادر قدیر کہ چون و چرا دران گزیرت  
 اندیاد عرض بقدر یک تیر پرتاب پایاب گردید و طرفہ اینکہ ہر کس از ہر دو  
 طرف یک قدم راہ را غلط کرد غرق شد۔ بالجلہ شاہ با کلیہ سپاہ از گنڈ پاک پت  
 عبور شدہ برابر عسکر مرہٹہ کہ بجارنخ گنجپور در ظاہر بانی پت ڈیرہ  
 داشت خیمہ و خرگاہ نصب ساخت و یک خیمہ قزلباشی مختصر بقلم  
 پاؤ کروہ از لشکر پیشتر ایستادہ کردہ مقرر نمود کہ ہر روز صبحی بلا غنہ  
 ترکش صد تیر بکمر بستہ مع محدودے چند دران خیمہ آمدہ تا شام  
 نشستہ می ماند و سواران چوکی طرفین برسم ہوشیاری و کشک  
 ہواری دوز و شب ایستادہ میماندند۔ بہاد و نیز امر کرد کہ سپہ امین  
 عسکر خندق عمیق بطریق سنکر کندہ نمایند و درخت ہا سے  
 عظیم را ہر پدہ بردور آن تہیہ سازند۔ چنانچہ توپ ہا سے

بزرگ جا بجا قائم کردند و همگی دودر و ازه از برآمد و در آمد مقرر شدند درین  
 اثنار و نرے جنگ خوبی واقع شد و قریب پنج شش هزار از طرفین تعین در  
 آمدن - تفصیل این اجمال آنکه شاه و لیجان وزیر بر اے دیدن مسجدے که  
 متصل پانی نیت بود سوارے نمود مردم مریدے خبر یافتے پورش نمودند و جنگا  
 پیکار و کارزار قسے گرمی پذیرفت که موبر اندام بهرام فلک است شد قریب  
 یکس پهر معرکه زد و کشت در میان ماند بلونت را و خسر پوره بهاد و گویند پند  
 مکاس نار انا و ارا که از وقت باجی را و در ملک سنیدل که نند و غیره دائرو  
 سائر بود نوشته فرستاد که هر قسم که داند و لقا اندر رسته را که ازان راه  
 رسا بشکر شاه میرسد رسیده مسرود سازد - نام گرفت بجز دور و  
 کم بحیثیت چهل هزار سوار و خزانه و رسد بسیار بطرف سهارن پور تعلقه  
 نجیب الدوله که کوچیده نوسے بان داد و وصول آذوقه موکد شد که مزیدی بران  
 متصورینا شد در اردوے شاه گرانى بدرجه نهایت رسید بلکه غله یکر و ز  
 منفق و مطلق شد و گاه در میچگاه میسر نیامد لشکریان بسبب گرسنگی مضط  
 و نالان گشته از زندگی میرشدند و استغاثه آن حضور شاه بردند اما پان  
 هندستان سوائے نجیب الدوله قافیه جنگ تنگ دیده حضور شاه  
 مذکور و کج کردند و عرض نمودند که درین باب مصلحت کوشی بهتر از  
 مردم کوشی است و خلقے را در معرض هلاک انداختن بخلاف  
 مرضی خالق برداشتن است و علاوه این جنگ دوسر دارد و خداوند  
 که مال کار چه شود شاه فرمود که درستی امورات اینجا موقوف و  
 منقطع بر برتجو نیز شما است هر قسم که بهتر دانند نمایند و مقدم جنگ را بر اینجا  
 گذارند و جلدی لسا زنده بیند که بسبب ولت و رسائی حیم کار حریف نام می نام

زیرا که مابعد دولت صرف به نیت جهاد و پاس اسلام و حمایت مسلمانان این بلاد  
 غریمت کرده ام و دیگر هیچ غرض و مطلبی نیست چنانچه نواب شجاع الدوله از  
 بهاد و پیغام نمود که اگر اصلاح کردن منظور و قرن صلاح باشد دران باب  
 سعی و کوششها کرده شود - بهاد و جواب داد که هرگز راهی نداشت یعنی اگر  
 شاه از رو بروی ماکوچ کرده آن روئی امگ برده هر قسم که بگوید قبول  
 است - نواب موصوف این سخنان تکبر آمود اصفا نموده بار دیگر دم نزد و پیچ  
 اذان بر زبان نیاورد لیکن چون تکالیف غلات بر مردم بدرجه اتم گزشت  
 شاه بجهان آمده به نصیر خان بلوچ فرمود که بر و نایب خا و سرگومین را بریده  
 بیار خان مذکور فی الفور مع عطای خان در رانی باد و دسته فوج قاسم که عدد  
 جمعش نسبت به هزار سوار می کشید فتنانان گردید و مسافت چهل کره را در  
 عرصه سه هر طے کرده سحرگاه به نزدیک لشکر گویند پنڈت که در جلال آباد  
 بود رسید و از انجا همه نعره زنان سیف های درختان علم کرده چون بل  
 بلا بر سر آنها که هر یک از بعد مسافت بلا اندیش فری در کار خود مشغول  
 و مصروف بودند و نوعی حزم و احتیاط نداشتند ریختند بعضی در خواب بود  
 که بخواب رفتند اکثر دست و روئی شست و شومی نمودند که دست از جان  
 شستند برخی ذکر خواب دو شین مسکیر دند که تعبیرش مرگ یافتند و سندی  
 غسل می ساختند که محتاج بغسل آخرین نگشتند - گویند پنڈت که من بود  
 سرا سیمه و مضطرب خواست که خود را اذان در طه بلا بیرون سازد و مردم شاه  
 سوار می دیده و شناخته سرش بریدند و تمامی لشکرش در طوقه العین زیروز بر  
 نموده عنان تاب گردیدند - خانمذکور و مظفر و منصور روز دوم محض و شاه رسیده  
 سر را بگذاختند و بنوازش بادشاهی سرفراز گردید و همت قسط که عاید حال

شده بود بر طرف شد۔ بہاؤ و سردارانش باستماع این نغمہ تازہ بجائے خود  
 متشکر و تحیر شدند و چون خزائن رو بکے بہاؤ بود و ہزار سوار معتدرا بر اسے اور  
 آن نزد نار و شنکر بہ شاہچہان آباد رخصت کر دند۔ نار و شنکر فہ سوار و تملی  
 رو پیہ تقسیم کردہ تعقد نمود کہ رفتن روز را موقوف ایشہ لبش کوچ کردہ باشند  
 و قدر سے فوج خود نیز ہمراہ داد قضا را سواران ہر روز سے کہ داخل لشکر خواہند  
 شد بواسطہ تاریکی شب راہ راست را گم کردہ بہراہ دیگر افتادند و بشامت  
 ایام ناکام قریب چو کی سفلیہ کلاہ پوشش کہ پنہزار سوار مسلح و مستعد است  
 بودند رسیدند۔ آہلایدند کہ گووہ جنوبیان است یکمتر بہ پورشش نمودہ  
 ہمہ راز شہر شہسبگر رفتند و از گشتہ ہا پشتہ ہا ساختند و خزائن را قارت نمودند  
 تا آنکہ احد سے ازان فریق زندہ و سلامت نماند بہاؤ و را کہ عرض احوال گردید  
 اندکے مکدر و ملول گشتہ از فرخ حوصلگی و عالی ہمتی اسبج در دل نگذرا نند  
 از اسجا کہ سرداران با ہم نفاق پیشہ و فلک بر سر ستیزہ بود روز بروز متفرق  
 کارش بر خلاف تصور ہر ہم و ابتری حی نمود ابالی لشکر را از واردات  
 حرکات مختلفہ رعب و ہراس با فزون از قیاس حی افزو ممکن نبود کہ از ترس  
 خوف قشون شاہی گچے کہ از لشکر بیرون آید حاصل ہے ارادہ بر آمد سنکر کہ  
 خندق و پناہ فرود گاہ را گویند نہا بند در منصورت اثار گلوانی زیادہ از حد پیدا آمد  
 قلعے عظیم واقع شد بسیار سے جانور آدم تلف شدند و راہ عدم ہیو دند بنا بر  
 اکثر فرقہ انار زندگی را خیر باد گفتہ وقت شب بر اسے آوردن کاٹہ ہمہ و غیرہ می بر آمدند  
 روز و جب اتفاق شد کہ قریب بہت ہزار کس معربا جو و شتر بہاز گاہ و ہمیں غلہ غیرہ  
 راست دیدہ می آمدند شب تا دیکہ بود رہے فاطمہ کردہ سمت لشکر شاہ پامراہ گاہ  
 و سپاہ جو بگورستان شافند یعنی ہر گاہ متصل رسیدند لشکر خود خیال کردہ چنانچہ

رسم این مردم می باشد تمام کفن فلان و بهمان آواز و ادون و فریاد زدن شروع  
 کرده سواران چکی معلمان همبیکه صدای آنها را شنیدند و شناختند که مشغول  
 بودند بیشتر محلی و متواری گشته پیشتر آمدن دارند. چون بر قاپور رسیدند  
 قیام بدان بے سران رحمت تبع بیدریغ را نند و بدلیجی تمام علف همصام خون  
 شام ساخته تنغینه را در قید حیات بگذاشتند. علی الصبح که صغیر و کبیر  
 از اردوسه معطنه بر لے دیدن آن آمدند ذشت و صحرایر از لاشها بود و از  
 سر و چندها بجا توده توده افتاده بودند تا ما از علوهستی و درستی خواستیم به یاد و  
 چندیان نمایان که زبان در ادای آن ظاهر است مطلق ازین وجوہات میل و محبت  
 بخاطر شهنشیر قوت و لیکه خوردگستنی مزاج بود حوصله اش تنگی نمیگرفت لهذا  
 خواست که مقتضای مصیبت ملکی و شیده بازی کرد و شهنشیر ملکی بقولیکه  
 نه بر مائے مرکب توان تا خلق که باها سپر باید انداختن  
 بنام صلح فیما بین گزارد چنانچه بذریعہ نواب شجاع الدوله سوال و جواب  
 آن در میان آورد و بهبود و ائق و بیان صادق گفته فرستاد که اینجانب  
 از مرضی شاه و اعیان بارگاه بر چه بیرون نیست قیسے که صلاح دانستند  
 گرایند که ساخته و پرداخته منظور و رضا مندی ایشان را موجب خویشند  
 خود میدانم نواب موصوف بخند و شاه رفت اینهمه را معروض داشت همان  
 سخن را باز تکرار نمود که ما درین ملک غیر از نیت خیر و اعانت ملت غرا  
 دیگر دعائیت. شما دانید و کارها اجدادان نجیب خان در خلوت بارفت  
 گفت که فریاد شوم مرثیه با من عداوت قلبی دارد و قطع نظر ازین بین  
 دشمن است که هر وقت قاپور و فرزندت مواسے بدنی بلکه سببی نکند  
 و اختلاف مزاج و بین دلیل است برین و شجاع الدوله نوحان است



انجام گاشی نهد نیز ظاهر است که حرفی بر طرفین جنگام ضعف و فروتنی خود چنان  
 چنانکه بر زبان نمی آید و طریقه منت و عاجزی مرعی دارد و خصوصاً در این احوال که  
 که از قدیم سست عهد و نادر است سخن اند و براسے عرض و مطلب خود بجا چست  
 و حیلہ را وسیلہ می بندارند و احوالنا همین که دور ایشان گرد و زمانه موافقت  
 ایشان کند فوراً برگردند و گدشته با نقش بر آب شمارند پس هر کسی که ازین  
 مردم مزور بر حذر است آسوده و بیخطر است شاه فرمود که خاطر جمع باش  
 در نیت قدسه غیر از تو گفتہ کسی پذیرا نخواهد شد گویند که در لشکر جنوب ملت  
 غریب رو نمود که هر یک از فکر کار خود مشوش و مضطرب بود لیکن پیمان  
 ازان رو که در مزاج استقلال کمال داشت بوجهی ازین رو داد و از انقضای  
 راه راست آسود و کلفت نمی ساخت و بکنارہ پیشانی و شگفتہ رو سے سر انجام  
 جهان می پرداخت و می گفت چه شد که خزانہ سرکار بغارت رفت و مخالف  
 لشکر ما را تاریخ کرده بر دوشا، اللہ تعالیٰ ہر گاہ سوار می شویم شاہ رازند  
 بگوشت کمان میگیرم و چون تیر صاف از میان لشکر مسلمانان می گذرم  
 مادر چه خیالیم و فلک در چه خیال کاسے کہ خدا کند فلک را چه مجال  
**ببر از این دو لبوں اسرا و شاہ درانی و قبیل رسیدن با تاجی لشکر**  
 آورده اند بہادور و وزیکہ جنگ صف قرار داده بود و چہار گہڑی شب باقی ماند  
 بنواب شجاع الدولہ نوشت کہ الحال ہم چیزے نہ رفتہ و این آخرین سوال  
 و جواب است کہ کردہ می شوہ اگر صلح قرار یابد بہتر این جانب بہہ وجہ رنج  
 و الا تحقیق میدان کہ فرادگے است و میدان - چون این نوشتہ بنواب  
 رسید لشکر سلطان از حامل پرسید عرض کرد کہ در لشکر او شان تیاری بود

یقین است که سوار شده باشند درین ضمن بر کاره دیگر خبر آورده که آنها سوار شدند  
 شجاع الدولی الفور بر درگاه شاه حاضر گشت شاه در خواب بود بخواجہ سرگفت  
 کہ حضرت را بیدار نمایند کہ عرض ضروری دارم شاه بر در دولت سر آمد نواب را طلبید  
 نواب باریاب بجا آمده تمامی ماجرا مشرفاً معروض داشت شاه بجز و شنیدن  
 بر اسب خاصه چوکی سوار گشته پیشتر از همه با در میدان آمده ایستاد و بر اسب سوار گشت  
 خروج ولایتی و بندوستانی حکم داد جنود غیر وزی دست و دست از هر چهار طرف  
 در آن گشته بجاے خود قائم گشت و امرایان بندوستان را بدست راست  
 چپ امر کرد و جمعی از مغلیه بتا بر معاونت و دستنهار آنها گماشت که مبادا اگر کسی را  
 لغزشی رود بد فرودار و معین باشند و ہر اولی بچہدہ شاه و لیخان قرار یافت  
 و شاہ مع تیمور شاہ پسر خود بمقتضای عاقبت اندیشی کہ در صورت نوحہ دیگر  
 ولایت گیرد قول علحدہ ترتیب داده خبر گیری ہر یک بذمہ خود شناخت نخست  
 بنا بر احتیاط در شام مہجہ ہا گشت کردہ و مردم را جاسا قائم نمودہ علم نصرت بر پا  
 ساخت - ازان طرف بہاد و لسبواس را و لسواری فیلان مست و عہدہ کوس  
 قلب را و لوق بنخسید و بیمن و لیسا را آن چکوچی سبندہیہ و بیلاجی جادو و ہلکا  
 ہو لکو و دیگر سرداران و الاقدار نظام گرفتند و ہر اولی باہتمام ابراہیم خان  
 کارڈی تفویض یافت . مہذا باتین جنگ سلطانی سرگرم عرصہ جانستانی

**مثنوی**

آراستہ گشتہ از دو سو صف شد روی زمین دران لفظ  
 میدان و غاز جوش مردم آمد چو محیط در ططم  
 ابراہیم خان کارڈی برابر نیل سواری بہاد و رسیدہ رام رام کرد  
 و سربازان آورد کہ اگر چہ از دو ماہ پیشتر نیافتہ رام و بسبب تاراج شدن

شده اتفاقاً هم نکرده ایم لیکن در تها است که تک سرکار خورده ایم هر روز که روز  
 جانفشانی است حلال می کنم - این را گفته از اسپ پیاده شده و بندوق در دست  
 کرده و دامن به نکر زده چون زمین و زمین پیش پتان باشد رخ به میدان کرده با  
 و شبیه فوجش در یک آهین بود آتشبار که بموج در آید و بجز آتشین بود آهین گداز  
 که بتلاطم پی هم طوقان توج بر پا گردد - **مشنوی**

لشکر زده و سوغت ساد در هم گویی که دو کوه خورده بر سر  
 خورشید بسایان چشم خفته - در پرده گرد شد نهفت  
 آن گرد که مهبیات سجاد داشت از برق سنان ستاره بادا  
 تا بنده ز روی تیغ جوهر چون از فلک کبود اخت

اولاً جماعت مغلیه که هنگام تسویه صفوف بجوشش و خروش نبرد کوش شده  
 مرید به با آنرا چون آب دریا نوش کردند و در یک آویزش قریب سیما  
 مثل حضرت شکل بکار آمدند درین اثنا آواز غول شاه و لیجان وزیر که بهراول  
 و سردار کل بود بلند شد - نواب شجاع الدوله که بجای خود قائم بود از کاسی  
 واروغه اخبار پرسید که صدای غول شاه و لیجان نمی آید سبب چیست خبر  
 چون او را سپ را همینز کرده آنجا رفت چرمی بیند که شاه و لیجان بر زمین  
 خاک بر فرق و رویا له و مظان برادش نام های منقلب میدید و میگوید که آ  
 قریب با ولایت دور است بسلامت نخواهند رسید برگردید و در همان  
 صریحه گفتند که مردن بکار بهتر از زیستن بکار است لیکن در آن وقت که  
 می شنود و گوش بر سخن می نهد همین که این را دید گفت بفرزدهم شجاع  
 در آنوقت بیجا شدن را نتواند دید و بعد در پیش نرسید مهربان طرفه شود  
 و رخنه و شایبی واقع گردد و دست بر زمین میان فریق مظان را زیر و زبر

کوه که در آنجا بود  
 و در آنجا بود  
 و در آنجا بود

شاه که این سخن را شنید هزار سوار سنجی تعیین کرد که با نصد سوار در شکرت رفتند  
 کمانه را که در دیره مانده با سهند جبر او قهر او سوار کرده بیار و بانی از لشکر  
 بیشتر رفته استاده شوند که هر کس از میدان جنگ گاه گریخته بیاید بلا سخا  
 تیر و دهن نهانند و بگذرانند که احدی بیک قدم پس گذارد و سنجیان حسب الامر هر که را  
 که فرار شده می آمد تیر و تیر میزدند غرض که ازین تدبیر قریب هفت هشت هزار  
 سوار چه از گریختگان و چه از پس ماندگان جمع شدند شاه مع انجاعت خود هر  
 پنهان که در رکاب خود داشت بسامانند گفته جمله او گشت جمله کردن همان بود  
 و فتح باب شدن همان اگر چه دشمنان در حوب و ضربت هیچگونه تقصیر نه کردند لیکن  
 چون انسان سهم قضا را سپرد کردن نمیتواند تاگزیرتن تقدیر سپردند یعنی  
 درین کوشش با حقش که شورش روز محشر بد نظر میکردند تیرهای از  
 قضا با شده برابر و کسب و اس را اورسید و چند چشم زدن جان بکن تسلیم  
 گردیدند بهادر ازین خبر نگر که طاقت جنگست فزود که لاشش آن مقتول را  
 بر نیل که با وجود بندت در خواصی آن نشسته است مهادند و خود از فیل  
 نرو و آمده بر اسب سوار شد و پورش بهایه دلیرانه و کوشش و کوشش ستیا  
 بود قوی آورده که دو اسب سوارش از کثرت زخمها از پا در آمدند مرتبه  
 سومی خود تنی گردید پیلای جاد و یکصد و شصت زخم برداشت و دیگر  
 سرانان علی قدر درجات هم مجروح و بیروح گشتند شکست دست  
 نصیب خویشان گشت از که نامه منبرم شدند و در طرفه العین این چنین لشکر  
 عظیم بر آبر خاک گردید قزلباش طغر بلاش در اندک فرصت از فراریان لاش  
 بر لاشش انداخته تابست گروه تعاقب نمودند مردم گریخته را خندقی سنگ  
 در میان محاطت کند بودند جاه بلا شد با رسته در این سران سیه و مضطرب گشته

سرنگون افتادند و اکثر سے از سرداران و انصار گرفتار ملازمان شاه گشتند  
ابراہیم خان کارڈمی که زخم شمشیر چپی داشت اور اچیلہ نواب شجاع الدین  
گبیر کردہ آور دو نواب پوشیدہ در ترمیم جراحتش کوشیدہ میخواست کہ اورا  
صوبہ خود کند و لاش بسواس رابع با پوچہ پنڈت وکیل کہ برقیل بود بیت  
ایشان در آمد گویند کہ ما دہورا و سندھ یہ کہ دران معرکہ مصدر ترودات  
شدہ بود بعد کشتہ شدن برادر حقیقی خود تجوجی سندھ یہ و رفقائے ہمراہی خود  
پا و دیگر جا با زخم ہا برداشتہ در میدان افتاد و مقدور نہ داشت کہ یک وجہ بالا  
جائے خود حرکت کند و قدم بہاہ زندہ لیکن چون کار سار حقیقی جاہ ساز ہوا  
است شخصے را بسر قتلش رسانید و او بمقتضائے حقیقت این خاندان کہ مراجعت  
سمایان از ہزرگان ایشان دیدہ بود فی الفور از اسپ فرو آمدہ از زمین ہجا  
و راہی شد و ملہار را و ہولکرت سے کہ از ترجمہ نامہ او ظاہر می شود و آن ترجمہ  
داخل ماثر اصفی است جان سلامت برد شمشیر بہا در سپہ راہی را کہ از شکم  
طوائف بود ہنگام گریختن در میان راہ نزدیک بہرت پورا زد دست رہزنان بخش  
سبل نمود۔ سخن محقر شاہ ازین سنج خدا داد سجدت شکر جناب صمدیت  
سفاذہ ہجا آورد و از غنائم چہ نوشتہ شود یک یک مغل دہ دہ شتر بر ز مال  
و اسباب کشیدہ می آورد و امن آمال را از زند و زبور و جواہر مال مال میکرد  
و اسپان و شتران جوق جوق مطلق العنان بہر طرف می گشتند و سلفقت  
احوال آہنانی شد۔ عالمی قتل و اسیر گردید مغلان خونخوارہ زنان جمیلہ  
و کوہ دکان جوہر و سلامت داشتہ باقی از زن و مرد چہ از سپاہی و چہ  
با ناری قریب چہل ہجاہ ہزار کس را چہل چہل و ہجاہ ہجاہ بجا نشاندہ چون  
باد رنگ و خیار از ہم میگذرا نیندند و کشتن گس و شکستن جنس را برابر و کشتن

می مشهورند و می گفتند که هرگاه از ولایت بجهاد هندی وستان کمر بستیم  
 تا در خواهرم گفتند بودند که ده کس هندی نژاد را بر ابرای خاطر ما خواهند گشت  
 تو اب آن بجای ما می شود - غرض قهر آبی نازل بود و در و بر و سه ڈیره هر یک سوار  
 از سر آدمیان مانند هندی دانه انبار با بودند که دیده خود بدیدین آن خیرگی می نمود  
 و مو بر بدن راست می شد - لیکن در مثل شجاع الدوله ما من عاقبت بود  
 که هر که از گریه گان در آنجا میرفت از صدمه آسیب سفاکان محفوظ و ایمن می ماند  
 و تو اب هر یک را فر از خور احوال زاد را پی داده و مردم خود همراه کرده رسانند  
 میداد - روز دیگر تو اب بنا بر صاف کردن جاے رزمی نگاه و شناخت لاش  
 بهلا و سرداران و یگی باو جوی پندت و یکد و سردار مره پشه ناکه مقید بودند با خود  
 گرفت سوار شد و یک چتر کلان کنده حیدر باے کلیم را خاک پوش کرد و  
 نزاع کفر و اسلام بجای فون نمود بقدر دویزار هینار خورد و کلان از سر آدمیان  
 در شمار آمد و نبود در هر هینار سر از کپزار یا پانصد کتری نمود درین اثنا شخصی آمده  
 ظاهر کرد که از اینجا بغاوت یک گروه لاش بری سراقاده است تو اب و همه با  
 بر اے دیدنش رفتند و هرگاه آنرا از زمین برداشتند نه آنه مر و اید یافتند که  
 نی دانه قیمت سیصد سیصد روپید داشت - ازین معنی احتمال بر سردار گردید و  
 باو جوی پندت و مره پشه پادیده دیده پر آب کردند و ظاهر ساختند که این  
 همان است که از دست او هزار بار و پیو را مراعات یافته ایم - چون نیک  
 ملاحظه نمودند آنستند که بهاد و است ازان رو که نشان تخم کتار که مظفر  
 کارڈی دروکن بر پشت آورده بود تا نید سخن میگرد علاوه این بهاد و که هر روز  
 دو انده صد ڈنڈوت آفتاب میگرد و دلغ مساس آن بر هر دوزر تو اب هر بود  
 ڈنڈوت و در زبان هندی بجات است ازان که سرنگون بر زمین خوابیده

سجدہ نمایند جو سستے بلند زور آور زور کش پھرتی بیخ سالہ ریاضت  
 می نشاند مگر از نبودن سر با کلیه رفیع سخن غنی گشت تا آنکه یکے از سخن برین گویا  
 گفت که جواسنے ولایتی از ویرا ایستاده تماشا بین است و خود بخود حرف سر  
 شایده که از سر این سر سر اسر واقف باشد لایب آرد و بجزو طلبیدہ است  
 نمود اگر چه اولاً انکار کرد و ثانیاً بعد از رد و بدیل واقف و نمودن جمعیت خاطر و  
 زہن را از توجہ من الوجہ مواخذہ و پریشانی آن در میان نخواهد آمد  
 گو کہ ترا خوش خواہیم کرد بر زبان آورد کہ در وقت زد و کشت کہ نوبت شمشیر  
 و خنجر بود این را دیدم کہ در اسب پر کوشش کشته افتادند مرثیہ مسیوم کہ بر  
 اسب دیگر سوار گشت و حمله کرد خود بر حم گولے بندوق از زمین بر زمین افتاد  
 افتادن بہان بود و گر بختین قوج مرثیہ بہان بالجملہ با زطاعت سواری کہ در  
 خود نیافت از معرکہ رو بر تافتہ با مستعانت بہالہ آہستہ آہستہ روان شد  
 من و چهار بیخ سوار دیگر بر سر این رسیدہ آواز دادم کہ کجا میروی بایست  
 اگر خود بہادوستی یا دیگر سرداری مطلع کن کہ ترا ضرر جانے نخواہد رسید  
 و سلامت نزد شاہ خواہم برد۔ این شخص سخن ما را ناست شنیدہ انگاشتہ  
 بجواب نہ پرداخت بلکہ چشم ہم بالا ساخت و قسمی کہ میرفت میرفت  
 چواتے از ما بے پروائی و بے باکی اورا برداشت نکرده بہین کہ شمشیر  
 در دست بنمودی آمد نام بردہ چستی و چابکی را بکار بردہ بضرب بہالہ از زمین  
 در ر بود و در دم بیدم نمود۔ پس بایان از ہر چہا طرف چہم آورده و در  
 گرفتیم آن شیر شیشہ شہامت و پردلی بطرفی کہ چون ہرگز گریستہ بہشت  
 کہ بریان میرفتیم کاشش اگر اسبے در زیر زان میداشت یکس را از ما  
 زندہ نمیگذاشت و سلامت میگذاشت من ہم درین ضربت بارہگت مردن

دیده ام لیکن لاوری باین بهیبت و بهیبت بنظر نیامده که هنگام بنزیرت که جهانته دست از پا  
 نشانته گر بنحیه میزد و یکبر دیگر سعی افتد حتی که یک مثل صد مرتبه سلاح بسته را سعی کرد  
 و کسی از سر بر نهی شد و اینچنین جرات مرا گنجی کرده است که نتوان گفت مر جا بر مادر و پدرش مهذا  
 هرگاه طاقش طاق شدیم جنت خود ساخته بر خاک پلاک خفت سرش معلوم میرسد که کدام کس بنده  
 آخر سر مذکور سنجور شاه از پیشین همان شخص بر آمد و همه آکشته شدن بهاد و یقین شد بعد از آن  
 شاه لاش لبوا این او را که به یک سخن بود و بزرگ مشتاق دیدن تقالیش بودند طلب فرمود  
 و چنینی که رو برو آوردند و پرده از رو برگرفتند تمام مردم هند و ستانی و ولایت صلوات  
 صلوات گفتند که چو لاشه زیمایان خوبی و مناسب اجناس و نراکت بدن و ملاحظت حسن  
 در بدین نیامده بود و در یافت می شد که زنده است به خوب استراحت میجواید  
 عمرش شانزده هفتده سال بود و تعریف بنگ سبز آنچه گفته اند از چهره اش هر روز می نمود  
 زخم تیر بر او و زخم شمشیر بقدر یک انگشت بزرگ در او داشت و پارچه اش مطلق  
 خون نالود نمود - مقلان خوش سیرت بهایم سریرت فراهم گشته غلو کردند و متفق اللفظ  
 و المعنی شدند که لبواس او پادشاه هند و ان بود و جله اش را پیر از گاه کرده از مغالته بولایت  
 خواجهم بر دشمنان الدوله سنجو شاه عرض کرد که عداوت دشمنی و ابته با سر رشته زندگانی  
 است قاعده هند و ستان اینست که موته را هر چند مخالف عدو باشد بر ویه و رسم او  
 و تمیز بینا بیند و این علاوه بر آن حضرت بولایت تشریف خواهند برد ما را ازین مردم  
 همیشه کار است در بیخوت بدنامی این معنی که رئیس هند و ستانیم بر سر ماناتا بدخواهاند <sup>و</sup> می  
 که التماس من پذیرا شود شاه معروفه را منظور کرده بر ای سوزانیدن حکم داد و ابته  
 همان وقت لاش بیلو و لبواس او را حواله راجه بهیبت بهاد فرموده گفت که بزودی برسم  
 معمول و طریق هند آتش هند و رسمیات آن بعل آرنده شاه فرمود شنیده که ابراهیم خان  
 کاروی در مثل شماست باید کلید راست شیخ الدوله که عذر و انکار کردن نتوانست



گفت قربانت شوم می طلبم چون کارڈی مذکور بحضور آمد آنجناب با او خطاب ساخت  
که ابراهیم خان کارڈی شرط شجاعت و جوانمردی نبود که زنده ماندی و اسیر آمدی عرض کرد  
که بشیر در امر قضا و قدر چاره ندارد و خیل جبهه روز با چاراست الا بعد گریخته رفتن سردار  
قرب چهار گه پری بشعرا افزونی شتمل بوده میدان نبرد را نگذاشتم و ثبات قدمی  
ساختم اگر حال آنحضرت بقولے که مصرع مستحق کر امت گنه گار اند - در پرتو  
و پرورش ما گوشند و از کمترین بندگان در طرازان تصور فرمایند مرد سپاهی و منشی  
ام روزی بکار خواهم آمد و تشار فرقی مہارک تو انتم شد و این سخن بود که ابد الیمان  
در انخان هجوم آورده بر سر گفتگو آمدند که این کارڈی که ہزار ہا برادر و اقربائے مارا  
کشته است حوالہ ما کنند کہ قصاص خون آنها بگیرم شجاع الدولہ آہن بر دست  
پچیدہ و بروت راتاب اذ جواب ہ شد کہ پیشتر تو کردی گریے بود حال ارفیق باست  
ہر گوی ممکن و شدنی نیست کہ اورا بشما بدیم ہر چہ با د اباد من حاضر من غرض صحبت  
عجیب و غریب اتفاق افتاد نزد یک بود کہ گردنہ بر خاست شود و شملہ مفیدہ  
بہو اکشد شاہ و لیجان کہ میزد و داشتند و جہان دیدہ و شخوار پند بود در میان  
نواب را بگوشہ برد و فہایتید کہ فرزندم حال اتارفع بلو ابنا بر مصلحت و صلاح وقت  
ابراہیم خان کارڈی را سپرد ما باید کرد و فیما بین چرا مجوز خلش و کاوشن باید شد ہمینکہ  
شورش اینہا کم می شود امانت را بطور سلامت نزد شمار سائیدہ خواہم داد  
فاخر جمعہ دار و از بیباکی و جہالت دست بردار شجاع الدولہ طوعاً و کرہاً قبول  
ساخت اگر چہ خان معظم بیاس خاطرش بکشتن علانیہ نپرداخت لیکن چون اورا ہم  
بالو ہمین صحبت بود جراح را اشارہ نمود کہ بی زہر بر زخمہایش بگذارد آن جوان  
شجاع زورمند بعد اوت لفظی مفتضائع و ہلاک شد - آسودگی از فلک  
جستن بخردی است این منحصہ است کہ در کار گاہ آسمان نیست ہمچنین احوال

جنگجوی و شرح این سامان غریب آنکه مشایخ الدوله کاسی راج را بر اے سوال  
 جواب اکثر امور نرزد بر خوردارخان سردار شاه فرستاده بود۔ موتی لعل دیوانش  
 اور دست گرفته در خیمه برد و سخن در گوش کرد که درستی امور عہدہ ہم منظور است  
 یا ہمین قدم رکوز او گفت کہ البتہ ہرچ بگوئید بمقدور قصور ندارم پس اندرون  
 خیمہ کلان در ترائیکی پال مختصرے استنادہ بود پردہ اش برداشت و بنظر آورد۔  
 کاسی راج میگوید کہ دیدیم جنگجوی را چیرہ بر ہاں پوری برسروجا بنگیہ مشرعیہ گجرات  
 در پاداشتہ بواسطہ زخمی کہ در دستش سیدہ بود از پیمائے دستار حایل  
 بر گردن ساختہ نشنہ بود ہمین کہ چشم چارشد چشم را زیر کرد گفتم اے راوجی سبب  
 اینقدر حجاب چیست کار تا ہا کردہ این نام آن تا قیام زمین زمان قایم و برقرار  
 خواہد ماند جو ایب واد کہ ارادہ خود این بود کہ در قتل ہمراہ دیگران کشتہ می افتادم  
 لیکن چون بروز ازل در نصیب این فلک نندہ محروم از زندگی حرف پاسبانگی  
 نوشتہ بودند نوعی رہائی نبود و جانی گریز نداشتیم حال آنکہ از من طلب زبردارند  
 و مبلغ شش لک روپیہ بخوانند ہر چند سرانجام آن ہنگام رسیدن مکان  
 چندان شکل و مجال غیرت اما کو درینجا و اینہا کے می گزارند مگر تو ای صاحب کہ  
 فیما بین بزرگان ما و ایشان از قدیم دوستی است بر حال این سبکس غریب  
 ستم رسیدہ ترحم فرمائند و در اسیری دستگیری نمایند بقولے کہ الانسان  
 عبد الاحسان تا دم واپسین مرہون و منت تدبیر خواہم بود و در تلافی آن منت  
 خواہم نمود۔ کاسی راج بتسلی پرداخت و گفت کہ حالارفتہ تو ای صاحب را ازین  
 مقدمہ مشروحا اطلاع میدہم و میدانم کہ اوشان کار سازی را از خود دانستہ  
 مختصر بخوانند و توجہ در بیچ ندانستہ سعی قرابہ واقعی خواہند کرد یقین بود  
 کہ برد و لک روپیہ معاملہ فیصل شود۔ قضا را انواب معزالیہ و نجیب الدولہ

بیک مندرشہ تماشائے رقص میدیدند مشارالیه آنچه گفتنی بود گذارش ساخت  
 و مقدمہ جنگجوی را پاسبان مخالفت صحبت بروقت دیگر انداخت نجیب الدولہ بس کہ  
 دانائے بود تبسم کرده گفت کہ از بشیرہ کا سی راج دریافت می شود کہ چینیے دیگر عرض  
 کرد نیست و محض درمن گفتن نمیتواند شجاع الدولہ ظاہر کرد کہ آنچه سخن و کدام حرف است  
 فضل الہی فیما بین ما و شما هیچ وجه جدائی و پوشیدگی نیست و پرده حجاب مفارقت  
 در میان نیلین نجیب خان اورامیش طلبیدہ بمبالنہ و ابرام تمام گفت کہ سرسوار می  
 بگو و الا قسم بخور و دست بر پای آقاے خود بگذار تا مبرہہ لا علاج شدہ گمرہ از راز  
 نہفتہ کشا و حقیقت جنگجوی را مفصل در معرض اظہار نہادہ خان موصوف گفت  
 نو اوصاحب ضرورت نیست ایننے خیلے بہتر و مناسب می نماید کہ بقسم سردار عمدہ  
 رہن آسان رسانتن و بدستگیری افتادہ پر دہنن کار جوان مروان است تو  
 مقصر نیابد ماند و من ہم حاضر م و بعدر مقدور در شریک شدن و سرانجام زر  
 نمودن را بر خود لازم دانستہ ام یاران یاد و آید و یقین پندارید کہ دنیا جلیے  
 گذران و یادگار است و سحر سول نیکوی ہیچ چیز باندازنہ وقت میرود و سخن  
 بہر حال تا دیر مذکور اینچنین سخنان در میان ماند ہر گاہ مجلسین برخواست شجاع الدولہ  
 کہ رخصت شدہ بڈیرہ خود آمد تجویز کرد کہ جنگجوی را بہر قسم کہ دست دہد از پنجہ  
 عتاب عقاب باید ہر آورد و نجیب الدولہ کہ اذ دل منافق و از زبان موافق بود  
 عداوت قلبی از خاندان مسند سیدہ داشت صبح پیش از ہمہ ہا سوار شدہ محضو رشا  
 رفت و بیان ماجرا کرد شاہ چین کجین شدہ بہ بخوردہ ارخان فرمود کہ جنگجو در  
 قید تو ہست التماس نمود کہ شاہانے نے این عرض محض خلاف موافق است  
 پس رزان نسچیان را مامور ساخت کہ بروید و جہاڑہ لشکرش بگیرند خانہ کور  
 از انجام کار ترسیدہ پیشتر از رفتن آن دیوسیرتان یساول خود را منحنی اشارت

کرد که بزودی رفت رفیع این دغدغه سازد و جلا دشمن سفاک بر سر آن مظلوم  
 سر ابا عموم رسیده تیغ برانند و بیک ضربت کارش تمام کردند و پنهانجا دفن ساختند

س

انسان بجز لیت بیک زبان عالم  
 وین عمر گران آید در کشتی غم  
 ناگاه رسد نهنگ دریای اجل  
 غرقش کند و بر دیگر ذات عدم  
 او یک معلمان در لشکر شجاع الدوله رفتند خلق خدا را از میت میدادند و هر روز تعداد  
 تازه میکردند یعنی بعضی شاه رسید فرمود که شجاع الدوله قمر زنداست هر کس که  
 بنسبت او مرتکب بی ادبی خواهد شد سزای لائق خواهد یافت چنانچه دو سه  
 منعل زلفها بر ششم شامی و غیرت و دفع گزند تیر در بینی انداخته و بر خر سوار شده  
 در شام گشت کرد و انقدر مدو منادی کرد که ماردگر بر کس که ز پادتی خواهد نمود بسز خواهد  
 رسیده تا آنکه ازین تقید و ناکید شوخی این فریق یک گونه بر طرف گشت - قطعه  
 تاریخ این سانچه عظیم از طبع عزاد میرزا او مغفور در خیرانه عامیره مندرج است اینجا  
 نظریه بتیمیم کلام و یاد آلوده شده تاریخ بتکم می آید -

قطعه

بهاد و با فوج خود تلف شد از دست مجاهدان قتال  
 تاریخ شکست فوج کفار - فرمود خرد غنیمت پامال ۳  
 چون پس خبر در کن نزد بالاجی را اور رسید دائره نشین غم گردید و پس  
 از پنج ماه و سیزده روز نوزدهم ذی قعدة ۱۰۰۰ راه بادیه فخر گرفته بالیسرو  
 برادر پیوست - تتمه احوال مربوطه یعنی نشست مدهورا و پلیر بالاجی را و مذکور  
 و بعد از آن نراین را و برادر خود مدهورا و کسپین سوای مدهورا و لپرش و  
 پس از آن بابجی را و پلیر گننا حقه را و پلیر ادر بالاجی مذکور تا حالت تحریر که مکه  
 میگردد از ابتداء سنه یک هزار و یکصد و هفتاد و هجری که مبعث آغاز ریاست

نندگاتعالی که بخواه پائی است در دفتر و قلم ما را بکنی بگویم است  
 زیرا که این کارنا مجازت تفصیلی دفتر نه جدا گانه دارد و این مختصر محل آتین نیست  
 الحمد لله این چند اوراق و قالی که به بساط الغنائیم نامزد است به تاریخ نوشتن  
 شهر جمادی الاخره سنه یک هزار و دویست و چهارده هجری قمری است  
 پنجدهم نو مبر ماه انگریزی مسده یک هزار و هفتصد و نود و نه هجری قمری  
 ماه رومی سنه دو هزار و یکصد و یازده اسکندری ملاحظه یازدهم فرورداد ماه  
 سنه یک هزار و یکصد و شصت و نه هجری قمری از خانه مربع السیرتند شفیق خان  
 در نوبه و ستره اندر عیوبه حسن انجام که نیت اتمام گرفتند - ترصد که مطالعه کنندگان  
 این کتاب طبر را تم مسطور را بدعا بکند خیر یاد آرند و جرم اختلاف در او است  
 نگذارند با الله التوفیق

قطعه

هزاره و دویست و چهار هجری  
 که تا صاحبخانه روزی بر حمت  
 شفیق من نوشت این ماجراست  
 کند در حق این مسکین و علماست







